عَاقِبَةُ المُتّقِين

طُبِعَ فِي مَطبَعِ مُفِيدِ عَام الوَاقِعِ فِي آگره سَنَة ١٣٠٢ الهِجرِيّة

فہرست عاقبۃ المتقین

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۲	دیباچہ۔	۳۰	کتاب الصلوٰۃ۔
۴	مقدمہ۔	ر	بیان فضیلت اذان کا۔
۱۰	بیان اخلاص وصدق ونیت صا[illegible]	۳۲	بیان اجابت موذن وغیرہ کا۔
۱۳	بیان اتباع کتاب وسن[illegible]	ر	بیان اقامت کہنے کا۔
۱۵	بیان ہدایت [illegible]	۳۴	بیان مسجد بنانے کا حاجت کی جگہ مین
۱۶	بیان علم [illegible] وغیرہ۔	ر	بیان مسجد کے صاف ستھرے خوشبودار رکھنے کا۔
۲[illegible]	بیان سنتے پہچاننے لکھنے علم حدیث کا۔	۳۴	بیان مسجد مین جانے کا اندھیری راتون مین
۲۲	بیان علما کے پاس بیٹھنے کا۔	۳۷	بیان مسجد مین پڑے رہنے وغیرہ کا۔
۲۳	بیان علما کے اکرام واجلال وغیرہ کا۔	۳۹	عورتون کا گھر مین نماز پڑھنا باہر نہ نکلنا
۲۴	بیان علم پھیلانے وغیرہ کا۔	۴۰	بیان محافظت نماز پنجگانہ کا نماز کے وجوب پر ایمان لانے کا۔
ر	بیان ترک کرنے جھگڑے کا۔		
۲۵	کتاب الطہارۃ۔		
ر	بیان پورے کرنے وضو کا۔	۴۳	بیان مطلق نماز کا رکوع وسجود کی فضیلت کا
۲۷	بیان محافظت کا وضو پر تازہ کرنا وضو کا	۴۴	بیان نماز پڑھنے کا اول وقت مین۔
ر	بیان فضیلت مسواک کا۔	۴۵	بیان [illegible] جماعت کا اور جتنے جماعت نیا[illegible]
۲۸	بیان انگلیون مین خلال کرنیکا۔	ر	بیان کثرت جماعت کا۔
۲۹	بیان ان کلمات کا جو بعد وضو کے کہے جاتے ہین	۴۶	بیان جنگل مین نماز پڑھنے کا۔
ر	بیان پڑھنے دو رکعت نماز کا بعد وضو کے	ر	بیان صبح وعشا کی نماز پڑھنے کا جماعت سے

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۴۷	بیان نماز نفل گھر مین پڑھنے کا۔	۵۶	بیان نماز کا بعد عشا کے۔
۴۸	بیان انتظار کرنے نماز کا بعد نماز کے	"	بیان نماز وتر کا۔
۴۹	بیان محافظت کا نماز صبح و نماز عصر پر	۵۷	بیان باوضو سونے کا رات کو اٹھنے
"	بیان بیٹھے رہنے کا مصلے پر بعد نماز		کی نیت سے۔
	صبح و نماز عصر کے۔	"	بیان اون کلمات کا جنکو سوتے وقت
۵۰	بیان اذکار بعد نماز صبح و عصر و مغرب		بستر پر کہے۔
"	بیان امامت نماز کا نماز کے پورا کرنے	۵۸	رات کو جاگے تو کیا کہے۔
	کا اچھی طرح پڑھنے کا۔	۵۹	بیان رات کو نماز پڑھنے کا۔
۵۱	بیان صفون کے برابر کرنے کا اور	۶۱	بیان آیات و اذکار جو صبح و شام
	صف اول کا۔		پڑھے جاتے ہین۔
۵۲	بیان ملانے صفون کا بند کرنے والا کا	۶۳	بیان ناغہ ہو جانے وظیفہ شام کا۔
۵۳	بیان آمین کہنے کا پیچھے امام کے اور	"	بیان نماز ضحی کا۔
	دعا وغیرہ کا۔	۶۴	بیان صلوٰۃ التسبیح کا۔
۵۴	کتاب النوافل۔	۶۵	بیان نماز توبہ کا۔
"	بیان محافظت کرنے کا بارہ رکعات	"	بیان نماز حاجت کا۔
	سنت پر رات دن مین۔	۶۶	بیان نماز استخارہ کا۔
"	بیان محافظت کا دو رکعت پر صبح سے پہلے	۶۷	کتاب الجمعہ۔
۵۵	بیان نماز کا پہلے پیچھے ظہر کے۔	"	بیان نماز جمعہ ساعت جمعہ سعی الی الجمعہ کا
"	بیان نماز کا پہلے عصر کے۔	۶۸	بیان نہانے کا دن جمعہ کے۔
"	بیان نماز کا درمیان مغرب و عشا کے۔	۶۹	بیان سویرے جانے کا طرف جمعہ کے۔

صفحہ	مقصد
۶۹	بیان پڑہنے سورہ کہف کا دن جمعے شب جمعہ کو۔
۷۰	کتاب الصدقات۔
〃	بیان زکوۃ دینے کا تاکید وجوب زکوۃ کے۔
〃	بیان عامل صدقات کا۔
۷۱	بیان تعفف وقناعت کا۔
۷۲	بیان حاجت مانگنے کا ادب ... لاتے
〃	بیان مانگے ملنے کا
۷۳	بیان صدقہ دینے کا باوجود کم مقدرتی کے
۷۵	بیان چہپاکر صدقہ دینے کا۔
〃	بیان صدقہ دینے کا زوج واقارب کو
۷۶	بیان قرض دینے کا۔
〃	بیان آسانی کرنے کا مفلس پر۔
۷۷	بیان خرچ کرنیکا نیک کامون مین۔
〃	بیان جورو کے صدقہ دینے کا شوہر کے مال سے اذن لیکر۔
۷۸	بیان کہانا کہلانے پانی پلانے کا۔
۷۹	بیان شکر احسان کا مکافات کرنے کا احسان پر۔
۸۰	کتاب الصوم۔
〃	بیان روزے کا روزے کی فضیلت کا
۸۲	بیان روزہ رمضان کا شب قدر کا قیام کا۔
۸۴	بیان چہہ روز دن شوال کا۔
〃	بیان صوم عرفہ کا۔
۸	بیان صوم محرم کا۔
-	بیان روزہ عاشورہ کا۔
〃	بیان روزہ شعبان کا۔
۸۶	بیان ہر ماہ کے تین روز دن کا۔
〃	بیان اتوار وجمعرات کے دن روزہ رکہنے کا۔
۸۷	بیان صوم داؤد علیہ السلام کا۔
〃	بیان سحری کا۔
۸۸	بیان جلد افطار کرنے کا تاخیر سحور کا
〃	بیان افطار کرنے روزہ کا کہجور یا پانی پر۔
〃	بیان کہانا کہلانے کا روزہ دار کو
۸۹	بیان روزہ کہولنے کا پاس کسی شخص کے۔

صفحہ	مقصد
۸۹	بیان اعتکاف کا۔
"	بیان صدقۂ فطر کا تاکید صدقہ مذکور کی۔
۹۰	کتاب العیدین۔
"	بیان جاگنے کا ہر دو شب عیدین میں
"	بیان سویرے سے جانے کا عیدین میں
۹۱	بیان قربانی کرنے کا۔
"	کتاب الحج۔
"	بیان حج وعمرہ کا۔
۹۴	بیان خرچ کرنے کا حج وعمرہ مین۔
"	بیان عمرہ کا رمضان مین۔
"	بیان خاکساری وخواری کا حج مین
۹۵	بیان احرام ولبیک پکارنے کا۔
۹۶	بیان احرام باندہنے کا مسجد اقصےٰ سے
"	بیان طواف واستلام حجر اسود ورکن یمانی ومقام ودخول بیت کا۔
۹۷	بیان عمل صالح کا عشر ذی الحجہ مین۔
۹۸	بیان وقوف کا عرفہ ومزدلفہ مین۔
۹۹	بیان کنکری پھینکنے کا۔
"	بیان سر منڈانے کا منیٰ مین۔

صفحہ	مقصد
۹۹	بیان زمزم پینے کا۔
۱۰۰	بیان نماز کا تینون مسجدون مین۔
۱۰۱	بیان رہنے کا مدینہ مین فضل احد و وادی عقیق کا۔
۱۰۳	کتاب الجہاد۔
"	بیان رباط کا راہ خدا مین۔
۱۰۴	بیان حراست کرنے کا راہ خدا مین۔
	بیان نفقہ کا راہ خدا مین غازی کے سامان درست کرنے کا۔
۱۰۵	بیان گھوڑے پالنے کا راہ خدا مین۔
۱۰۶	بیان غازی ومرابط کے عمل صالح کرنیکا
"	بیان صبح شام چلنے کا راہ خدا مین۔
۱۰۸	بیان شہادت چاہنے کا راہ خدا مین
"	بیان تیر اندازی کا راہ خدا مین۔
۱۰۹	بیان جہاد کرنے کا راہ خدا مین۔
۱۱۱	بیان اخلاص نیت کا جہاد مین۔
۱۱۲	بیان جہاد کرنے کا دریا مین۔
"	بیان فضیلت شہادت وشہدا کا۔
۱۱۵	بیان انواع شہادت کا۔
۱۱۶	کتاب قراءة القرآن۔

مقصد	صفحہ
بیان قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے سیکھنے سکھانے کا۔	١١٦
بیان دعا حفظ قرآن کا۔	١١٨
بیان خبر گیری قرآن کا تحسین کرنے آواز کا	"
بیان پڑھنے سورہ فاتحہ کا۔	١١٩
بیان پڑھنے سورہ بقرہ و آل عمران کا	١٢٠
بیان پڑھنے آیت الکرسی کا۔	١٢١
بیان پڑھنے سورہ کہف اور اوسکے اول و آخر کا	١٢٢
بیان پڑھنے سورہ یس کا۔	١٢٣
بیان پڑھنے سورہ تبارک الذی کا۔	"
بیان پڑھنے قل ہو اللہ احد کا۔	١٢٤
بیان پڑھنے معوذتین کا۔	١٢٥
کتاب الذکر والدعار۔	"
بیان ذکر خدا کا کھلے چھپے۔	١٢٥
بیان جمع ہونیکا ذکر خدا پر۔	١٢٧
بیان اون کلمات کا جو مجلس کی گپ شپ کا کفارہ ہو جاتے ہین۔	١٢٩
بیان کہنے لا الہ الا اللہ کا۔	"
بیان کہنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کا	١٣٠
بیان تسبیح تہلیل تکبیر تحمید کا۔	١٣١

مقصد	صفحہ
بیان جوامع تسبیح و تحمید کا۔	١٣٣
بیان کہنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا۔	١٣٤
بیان رات دن کے وظیفہ کا۔	"
بیان ذکر کا بعد نماز فرض کے۔	"
بیان اچھے برے خواب کا۔	١٣٥
بیان نیند نہ آنیکا رات کو خواب مین ڈر جانیکا	"
بیان گھر سے نکلنے اور مسجد مین جانے کا۔	١٣٦
بیان استغفار کا۔	١٣٧
بیان کثرت دعا کا۔	١٣٨
بیان اسم اعظم وغیرہ کا۔	١٤٠
بیان دعا کا سجدے مین نماز کے پیچھے اخیر رات مین	١٤١
بیان کثرت درود کا۔	١٤٢
کتاب البیوع وغیرہا۔	١٤٣
بیان کمائی کرنیکا۔	"
بیان طلب کرنے رزق کا اول وقت صبح مین	١٤٤
بیان ذکر خدا کا بازارون مین۔	"
بیان میانہ روی کا طلب رزق مین	١٤٥
بیان طلب حلال و اکل حلال کا۔	١٤٦
بیان تقوی پرہیزگاری کا ترک شبہات کا	١٤٧
بیان آسانی و نرمی کرنیکا لین دین مین	١٤٨

صفحہ	مقصد
۱۴۹	بیان اقالہ نادم کا۔
"	بیان سچ بولنے تجار کا۔
۱۵۰	بیان قرض ادا کرنے کا۔
۱۵۱	بیان اون کلمات کا جو قرضدار غمگین آفت زدہ گرفتار کہتا ہے۔
۱۵۲	بیان مملوک کے ادا کرنے کا حق مولی کو
"	بیان آ ز نے مملوک کا۔
۱۵۳	کتاب النکاح۔
"	بیان چشم پوشی کا۔
"	بیان نکاح کرنے کا زن دیندار سے۔
۱۵۵	بیان اچہے برتاؤ کا ساتہہ جورو کے
۱۵	بیان نان نفقہ اہل وعیال کا۔
"	فصل بیان بین پرورش لڑکیوں کے
"	بیان اچہے نام رکہنے کا۔
"	بیان ادب سکہانے کا اولاد کو۔
۱۶۱	کتاب اللباس … دو یا تین بچوں کا
۱۶۲	بیان سفید کپڑے پہنے
۱۶۲	بیان قمیص کا۔
۱۶۳	بیان دعا کا وقت کپڑا پہننے کے

صفحہ	مقصد
۱۶۳	بیان سادگی لباس کا۔
۱۶۵	بیان کپڑا پہنانے کا کسی محتاج کو۔
"	بیان باقی رکہنے بڑہاپے کا۔
۱۶۶	بیان سرمہ لگانے کا۔
"	کتاب الطعام۔
"	بیان بسم اللہ کہنے کا طعام پر۔
۱۶۷	بیان کہانے کا برتن کے کنارے سے
"	بیان کہانے سرکہ کا تیل کا گوشت کا او جگر۔
۱۶۸	بیان اکٹھے ہو کر کہانے کا۔
"	بیان انگلی چاٹنے کا بعد کہانے کے۔
"	بیان حمد کا بعد کہانا کہانے کے۔
۱۶۹	بیان ہاتہہ دہونے کا بعد کہانا کہانے کے۔
"	کتاب القضاء وغیرہ۔
"	بیان عدل کرنے کا۔
۱۷۰	بیان مظلوم کی حمایت کرنے کا۔
۱۷۱	ظالم سے ڈرے تو کیا دعا پڑہے۔
۱۷۲	بیان بچنے کا قرب سلطان سے۔
۱۷۳	بیان شفقت ورحمت کا خلق پر۔

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۱۷۵	بیان اچھے وزیر و نائب کا۔		کے دلونکو خوش کرنے کا۔
"	کتاب الحدود۔	۱۹۳	کتاب الادب وغیرہ۔
"	بیان امر بمعروف نہی عن المنکر کا۔	"	بیان شرم وحیا کا۔
۱۷۹	بیان عیب پوشی کا۔	۱۹۴	بیان حسن خلق کا۔
۱۸۱	بیان قائم کرنے حدود کا۔	۱۹۶	بیان نرمی وبردباری وحلم کا۔
۱۸۲	بیان ترک شرابخواری کا۔	۱۹۷	بیان کشادہ روئی خوش کلامی کا۔
"	بیان حفظ شرمگاہ کا۔	"	بیان افشار سلام کا۔
۱۸۳	بیان عفو قتل وغیرہ کا۔	۱۹۸	بیان مصافحہ کا۔
"	کتاب البر والصلۃ۔	۱۹۹	بیان گوشہ گزینی کا وقت عدم ...
"	بیان ماں باپ سے نیکی کرنے کا۔	۲۰۱	بیان غصہ پی جانے کا۔
۱۸۷	بیان صلۂ رحم کا یعنی سلوک کرنیکا ناتے والوں سے	"	بیان صلح کرادینے کا۔
۱۸۸	بہ ...		
	کا		
۱۸۹	بیا ...		... اول وقت صبح مین
	صا ...		بازارون مین۔
"	بیا ...		... کا طلب رزق مین
۱۹۰	بیان ...		بحلال واکل حلال کا۔
۱۹۱	بیان ...		
"	بیان فصاد ... مین		بیان تقوی پرہیزگاری کا ترک شبہات کا
...	بیان ...	...	بیان آسانی ونرمی کرنیکا لین دین مین

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۲۱۴	بیان ہمنشین نیک کا۔		فقر وغیرہ کا۔
"	بیان رو بقبلہ بیٹھنے کا۔	۲۳۲	بیان زہد و اکتفا کرنے کا تھوڑی چیز پر
۲۱۵	بیان سکونت کا ملک شام مین۔	۲۳۷	بیان رونے کا اللہ پاک کے ڈر سے۔
۲۱۶	بیان رفقاء سفر کا۔	۲۳۹	بیان موت کے یاد کرنے کا۔
"	بیان ذکر خدا کا وقت سوار ہونیکے	۲۴۱	بیان خوف خدا کا۔
"	بیان چلنے کا رات کو اوترنے کا آخر شب مین۔	۲۴۲	بیان رجا و حسن ظن کا ساتھ اللہ پاک کے۔
۲۱۸	بیان ذکر خدا کا ٹھوکر لگتے وقت جانور کو۔	۲۴۳	کتاب الجنائز۔
"	جب منزل پر اوترے تو کیا کہے۔	"	بیان مانگنے عفو و عافیت کا اللہ پاک سے۔
"	بیان دعا کرنے کا پس پشت۔	۲۴۴	مبتلا کو دیکھکر کیا کہے۔
۲۱۹	مرنا غربت کا۔	"	بیان صبر کرنے کا جان و مال کی بلا پر۔
"	کتاب التوبۃ۔		
"	بیان شتابی کرنے کا توبہ مین۔	۲۴۹	جسکے بدن کو کچھ دکھ پہونچے وہ کیا کہے۔
۲۲۵	بیان خالی ہونے کا واسطے عبادت کے متوجہ ہونے کا طرف اللہ تعالے کے۔	"	بیان حجامت کا۔
۲۲۶	بیان عمل صالح کا وقت فساد زمان کے	۲۵۰	بیان عیادت بیمار و دعا ربیمار کا۔
۲۲۷	بیان جمے رہنے کا اچھے کام پر اگرچہ قلیل ہو۔	۲۵۱	بیمار کو کیا دعا دے بیمار کیا کہے۔
		۲۵۲	بیان عمل کا وصیت مین۔
"	بیان محتاجی و تہیدستی و فضیلت	۲۵۳	بیان محبت لقاء اللہ کا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی خاتم انبیائہ محمد وعلی الہٖ وصحبہ ومن بھم اقتفی **اما بعد** حدیث جبریل مین جسکو شیخین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے بیان اسلام ایمان احسان کا آیا ہے اسلام کی خوبی یہہ ہے کہ آدمی بیفائدہ کامون کو چھوڑ دے یہہ چھوڑنا اوسی شخص سے بنتا ہے جو خدا کا ڈر رکھتا ہے خدا سے وہی آدمی ڈرتا ہے جسکو علم ہوتا ہے جنت اوسی کے لئے ہے جسکو خدا کا ڈر ہے جاہل آدمی جو خدا کو نہین پہچانتا ہے اوسکو خدا کا کچھ ڈر بھی نہین ہوتا ہے اسیلئے اوس سے گناہ ہوتے ہین گناہونکا انجام جہنم مین جانا ہے رسالہ **بشارۃ الفساق** مین جن اعمال واقوال پہ وعدہ عذاب دوزخ کا آیا ہے حال اونکا لکھا گیا ہے اس رسالہ **عاقبۃ المتقین** نام مین اون اعمال واقوال کا حال لکھا جاتا ہے جنکا انجام دار السلام ہے اب ہر مسلمان اپنے عمل وقول کو ان دونون رسالون پہ عرض کرکے معلوم کرسکتا ہے کہ حالت موجودہ اوسکی کیا ہے حالت منتظرہ کیا ہے جو آدمی جسطرح کے کام مین رہتا ہے اگر اوسی حال پہ اوسکو موت آجاتی ہے تو اوسکا انجام وہی ہوتا ہے

جوان دونون رسالون مین لکہا گیا ہے بلکہ انجام ہر بشر کا پہلے سے علم آلہی مین مقرر ہو چکا ہے اوسی مقدر کے موافق اوس سے کام بنتا ہے کل میسر لما خلق لہ دنیا مین جنّتی دوزخی کی کوئی پہچان اس سے بہتر نہین ہے جو اس حدیث مین آچکی ہے دوزخ مین جانیوالا لوٹ پہیر کر وہی کام کرتا ہے جو اہل نار کے کام ہین جنت مین جانیوالا وہی کام کرتا ہے جو اہل جنت کے کام ہین سو جس شخص کو تم دیکہو کہ وہ اعمال صالحات مین مشغول ہے جانلو کہ انشاء اللہ وہ جنتی ہوگا جس آدمی کو دیکہو کہ کبائر مین مبتلا ہے معلوم کرلو کہ وہ جہنم مین جاویگا گو حکم قطعی جنتی ہونے یا دوزخی ہونے کا کسی کلمہ گو پر نہین ہو سکتا ہے اسلئے کہ علم خاتمہ کا خدا ہی کو ہے جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے وہی حالت اوسکا انجام ہے ؎

حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت ست
کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد

خاتمہ کا اچہا یا برا ہونا ہرچند سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ہو سکتا ہے مگر حسن خاتمہ سوء خاتمہ کے لئے حدیث شریف مین علامتین آئی ہین اونسے یہہ بات ہاتہ لگتی ہے کہ اگر یہی حال رہا تو انجام اوسکا اچہا یا برا ہوگا کیونکہ دارمدار حسن خاتمہ سوء خاتمہ کا عمل پر ہے عمل گویا ایک عمدہ جانچ ہے واسطے معلوم کرنے انجام خیر یا شر کے یہہ بات کہ اگر خدا چاہے تو کسیکو ذرا سے نیک کام پر بخشدے یا ذرا سے بد کام پر پکڑلے ادر چیز ہے کیونکہ جسطرح وہ نکتہ گیر ہے اسیطرح نکتہ نواز بہی ہے ایک بدکار آدمی کو فقط ایک پیاسے کتے کے پانی پلانے پر بخشدیا ایک عورت کو بلی کے بہوکا رکہنے پر جہنم مین بہیجدیا ایک آدمی نے سو خون کیئے تہے اوسنے توبہ کی سارے گناہ اوسکے مٹ گئے بلعم باعور کو باوجود علم و فضل بہید کے ذراسی محبت دنیا پر دوزخی کردیا بہرحال معیار عاقبت خیر عاقبت شر کا یہی عمل انسان کا ہے ؎

از مکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

برے کام کرکے مغفرت کا یقین رکہنا اچہے کام بجالا کر رحمت سے ناامید ہونا سخت بیوقوفی ہے اگرچہ یاس و امن دونون کفر ہوتے ہین ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہے ؛

مقدمہ

اللہ کا شکر ہے جسنے ہمکو مسلمان بنایا اسلام سکہایا ایمان جتایا احسان بتایا اسلام سے بڑہکر ایمان سے زیادہ احسان سے بہتر کوئی نعمت نہین ہے وہ شخص بڑا بہتاور ہے جو مسلم مومن محسن ہے گو دنیا مین سب سے زیادہ مفلس فاقہ مست کیون نہو وہ آدمی بڑا بدبخت ہے جسکا کچہہ حصہ ان تینون چیزون مین نہین ہے گو دنیا مین ہفت اقلیم کا بادشاہ ہی کیون نہو پہر جو کوئی ان تینون مراتب مین جسقدر کامل ہوتا ہے اوتنا ہی وہ نزدیک خدا کے مقرب ہوتا ہے جو شخص جتنا ناقص ہے اوتنا ہی خدا سے دور ہے اسلام لغت مین مطلق تابعداری کا نام ہے شرع مین بجا آوری امر و نہی کا نام ہے ثبوت اسلام کا یون ہوتا ہے کہ آدمی احکام خدا اور رسول کو مان لے جان لے اوسپر عمل کرے مفہوم اسلام و ایمان کا قریب یکدیگر ہے اگرچہ وصف ظاہر مین جدا معلوم ہوتے ہین کیونکہ یہہ نہین ہو سکتا کہ ایک شخص مسلمان ہو مگر مومن نہو یا مومن ہو مگر مسلمان نہو نفس تصدیق مین نہ کمی ہوتی ہے نہ بیشی یہہ کم و بیشی ایمان شرعی مین پائی جاتی ہے کہ کبہی ایمان کو قوت حاصل ہوتی ہے کبہی ضعف آلگتا ہے کبہی ایمان اجمالی ہوتا ہے کبہی تفصیلی اس تقریر سے درمیان ادلہ زیادت و عدم زیادت ایمان کی توفیق حاصل ہوجاتی ہے اسیکو نووی نے بہی پسند کیا ہے تفتازانی نے طرف محققین کے نسبت کیا ہے تاج سبکی کہتے ہین یہہ اختلاف لفظی ہے بہرحال ایمان نام ہے تصدیق قلبی کا اسلام نام ہے بجا آوری حکم کا احسان نام ہے اخلاص دل کا ایک لفظ کا استعمال کبہی دوسرے لفظ کی جگہہ بہی آجاتا ہے اسلام ایسی چیز ہے کہ سوا اوسکے کوئی دوسرا دین مقبول نہین ہے **قال تعالے** ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین مراد لفظ اسلام سے اسجگہہ وہی چیز ہے جو حدیث جبریل علیہ السلام مین نزدیک مسلم کے آئی ہے الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد ا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا معلوم ہوا کہ ان سب کامونکو ملاکر اسلام کہتے ہین اگر ایک کام کو بہی کوئی شخص ان کامون سے عمدا بعد فرضیت کے ترک کرتا ہے تو وہ مسلمان نہین رہتا حدیث شریف مین جسطرح تارک عمد صلوۃ کو کافر فرمایا ہے اسیطرح حکم کفر کا تارک عمد زکوۃ وصوم وحج پر بہی لگایا ہے

تفصیل اس مسئلے کی رسالہ **وسیلۃ النجاۃ** مین لکہی گئی ہے اسجگہہ فقط اتنا مطلب ہے کہ خوبی اسلام کی لکہی جاوے سو اسلام وہ چیز ہے جسکی دعا انبیاء نے مانگی تہی کسی اور بشر کی تو کیا ہستی ہے ادعیۂ نبویہ مین آیا ہے اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین اسکو احمد و بخاری نے ادب مفرد مین رفاعہ سے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے نسائی بہی اسکے مخرج ہین یعنی اے اللہ تو ہمکو مسلمان مار نیکون مین ملا رسوا مکر فتنے مین مت ڈال **قال تعالے** ولکن اللہ حبب الیکم الایمان و زینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان یعنی اللہ نے تمکو ایمان کی محبت دی ہے ایمان کو تمہارے دلونمین زینت بخشی ہے کفر و فسق و گناہ تمکو برا لگتا ہے معلوم ہوا کہ جب کسی شخص کی یہہ حالت ہوگی تب کہین وہ مسلمان ایماندار ٹہیریگا ورنہ اوسکا نام کافر فاسق عاصی ہوگا اسی وجہ سے یہہ بات کہی جاتی ہے کہ فسق و عصیان کا رشتہ کفر سے نزدیک لگا ہوا ہے گناہ کا ڈانڈا مینڈا اسرحد کفر سے ملا ہوا ہے گو اہلسنت نے مرتکب کبائر کو ایمان سے خارج دائرۂ کفر مین داخل نہین کیا ہے اسلئے کہ ہنوز نفس تصدیق قلبی باقی ہے گو اسلام ظاہری ناقص ہوگیا ہے یہہ اور بات ہے کہ اکثر نام کے مسلمانون کو گناہ کبیرہ اصرار عصیان کفر تک پہونچا دیتا ہے اسیلئے یہہ کہا ہے کہ معاصی کفر کے قاصد ہین جسنے گناہ کرنا شروع کیا اوسکو گویا کفر نے پیغام بہیجا اسلام نے سلام رخصت کیا پہر جو کوئی گناہ پہ جما ہوا ہے رات دن خطا کیا کرتا ہے اوسکے پاس گویا ہر دم قاصد کفر آیا کرتا ہے ؏

قاصد ترے بار بار آئے
اک ہفتہ مین تین چار آئے

ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے یہہ سوال کیا تہا کہ تو مجہکو اور میری اولاد کو مسلمان بنائے رکہہ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک معلوم ہوا کہ کوئی نعمت و کرامت بزرگی و فضیلت مین اسلام سے بڑہکر نہین ہے اللہ نے اس دعا کو قبول فرمایا جب سے اب تک کچہہ نہ کچہہ ذریت ابراہیمی اسلام پہ قائم چلی آتی ہے اور قیامت تک چلی جاویگی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص ذریت ابراہیم علیہ السلام مین ہین اشرف انبیاء کرام ہین آپکی امت بہی اکرم جملہ امم ہے ساری

سادات اولاد سید المرسلین ہین سارے قریش ذریت اسمعیل بن خلیل اللہ ہین انہین زمانہ ختمی پناہ سے ہمیشہ اسلام قائم رہا اور رہیگا گو بعض ذریت اسحق علیہ السلام کی بعد موسی علیہ السلام کے مسلمان نرہے جب نرہی تب ہی اونپر خدا کی مار پڑی سلطنت و نبوت دونون کہو بیٹھے ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ پہر ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو یہہ نصیحت کی تہی کہ خبردار تم مسلمان ہی رہکر مرنا اللہ نے اس دین کو تمہارے لئے پسند کرلیا ہے یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون افسوس ہے کہ خدا تو ہمکو مسلمان بنا دے ہمارے لئے دین اسلام پسند فرماوے ہم خدا کی پسند کو چہوڑکر اپنی پسند پر چلین پارسی ہندی بنین یا نصرانی یہودی کہلائین اس سے بڑہکر اور کیا کفران نعمت الہی ہوگا ایسے لوگ حقیقت مین بندے نہین ہوتے ہین گندے ہوتے ہین پہر بہی اپنے عمل بد پر شرمندہ نہین ہوتے ابراہیم علیہ السلام وہ شخص تہے جنکو جہان بہر کے دین والے مانتے جانتے ہین جل مجالہ ہے اونکی تعظیم کرتے چلے آئے ہین سو یہہ اسلام اونکی ملت کا نام ہے اونہین نے ہمارا نام ہی مسلمان رکہا ہے یہہ کچہہ ہمارا نیا بانا نہین ہے بلکہ پرانا ٹروپ ہے، ھو سمٰکم المسلمین من قبل یہی نام ہمارا توریت وانجیل مین بہی آیا ہے قرآن مین بہی اسی نام سے ہمکو یاد فرمایا ہے و للہ الحمد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اگر کوئی پوچہتا کہ تم کون ذات ہو تو کہتے انا ابن الاسلام یہہ سلمان وہ صحابی ہین جنکے حق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ فرمایا تہا سلمان منا اھل البیت یہہ نسبت اپنی طرف اسلام کے بطور فخر کے بیان کرتے تہے سچ ہے اس سے بڑہکر اور کیا فخر ہوگا کہ ہم اوسی نام سے پکارے جاوین جسکو اللہ نے ہمارے لئے چن لیا ہے اوسکے خلیل جلیل نے ہمارا وہ نام رکہا ہے خدا کے رسولون نے اوس نام پر اپنا نام چاہا ہے موسی علیہ السلام کی قوم مین جو لوگ ایمان لائے تہے اونکی فرمایش خدا سے یہہ تہی ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین اے رب تو ہمکو صبر دے ہمکو مسلمان مار معلوم ہوا کہ یہہ دو چیزین بڑی نعمت ہین ایک صبر دوسرے مسلمان رہکر مرنا انبیا مین ایک تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ دعا کی تہی کہ اللھم توفنا مسلمین دوسرے یوسف صدیق علیہ السلام نے توفنی

مسلماً والحقنی بالصالحین اسلام سے بڑھکر اور کیا منت ہوگی حالانکہ اللہ تعالےٰ نے اسلام
کا نام دین رکھا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام کون ہبہ اس سے بہتر ہے کہ سوا اس دین کے
دوسرا دین منظور نہیں ہے جیسا کہ اوپر گزرچکا کون عطا اس سے افضل ہے کہ اسلام کو ہمارے لئے
پسند فرمایا ہے رضیت لکم الاسلام دینا کون بخشش اس سے بڑھکر ہے کہ ساری مخلوق کا بانا
یہی اسلام ہے ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ ترجعون کون
خلعت اس سے زیادہ قیمتی ہے جو خدانے ہمیں پہنایا ہے بلکہ اپنے خلیل وسارے مسلمین ومہدیین
کو بخشا ہے ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین
یعنی ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ یکتا مسلمان تھے مشرک نتھے صدقے اس آیت کی
جامعیت پر دنیا مین ادیان نسوخہ مین سے اب فقط یہی دو مذہب والے سنے جاتے ہین ایک یہود دوسرے
ترسا یہہ اہل کتاب کہلاتے ہین انکے سوا جتنے اہل مذاہب سوا اہل اسلام کے ہین وہ سب مشرک ہین
گو الگ الگ نام رکھتے ہون مگر کام سبکا یہی شرک باللہ ہے سو ابراہیم علیہ السلام کو سارے جہان
کے دینون مذہبون سے علحدہ کرکے مسلمان ٹھیرایا مسلمان بھی کون جو صفت اسلام مین یکتا ہے یکتا
ہو اسیلئے یہہ بات ہے کہ ملت اسلام کو ملت حنیفی کہتے ہین حنیف وہ شخص ہے جو طرف کسی امر باطل
کے نہ جھکے دین حق سے ہرگز نہ پھرے اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ ایک بڑی بھاری آگ مین ڈالے
گئے مگر اسلام سے نہ پھرے اب خدا کے خلیل جلیل نہون تو پھر اور کیا ہوگا سبحان اللہ یہان تو بطفیل
اسلام کے آگ سرد ہوکر باغ ہوگئی وہان مقلدین فرعون کے لئے پانی آگ بنگیا اغرقوا فادخلوا
نارا یہی حال زمانۂ دجال مین ہوگا کہ اوسکی آگ حق مین مسلمان کے جنت اوسکی بہشت حق مین کافر
کے دوزخ ہوجاویگی بہلا کون نعمت اس اسلام سے بڑھکر ہوسکتی ہے حالانکہ خدانے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ وہ یون کہین انا اول المسلمین پھر اس کلمہ کو اشرف اذکار ومفتاح
عبادت ٹھیرایا کہ ہر دن مین کئی بار مونہہ سے نکلتا ہے وللہ الحمد اسلام اعظم عطایا اکرم ہدایا نہو تو
پھر کیا ہو حالانکہ نجات پانا مومن کا قیامت کے ہول سے بچنا محشر کی سختیون سے محفوظ رہنا آفات

احسان جسکو اخلاص کہتے ہین اوسکا کہین اتا پتا ہی نہین چلتا مگر نزدیک بعض علماء حدیث کے

اس عہد سست مین نہ سنا نام اضطراب	شاید پتا لگے رگ بسمل کے آس پاس

بیان اخلاص و صدق و نیت صالحہ کا

حدیث طویل ابن عمر مین مرفوعاً ایک قصہ تین نفر کا آیا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ رات کو وہ ایک غار مین جاکر سو رہے تہے کہ ناگہان ایک پتہر پہاڑ پر سے سرک کر غار کے مونہہ پر آپڑا رستہ بند ہوگیا یہہ ٹہیری کہ خدا سے بوسیلہ کسی عمل صالح کے دعا کرنا چاہیئے ورنہ نجات معلوم ہر ایک نے اپنا عمل صالح ذکر کرکے کہا کہ اے اللہ اگر مینے یہہ کام خالص تیرے لئے کیا ہے تو تو اس پتہر کو ہٹا دے کہ ہم باہر نکلین پہلے نفر کا عمل یہہ تہا کہ وہ رات بہر دودہ کا پیالا لئے ہوئے سرہانے اپنی بوڑہی ماں باپ کے کہڑا رہا اونکو نیند سے نہ جگایا نہ آپ پیا نہ بچون کو پلایا جب وہ دونون خود صبح کو جاگے تو اونہون نے پیا اسکی دعا پر وہ پتہر کچہہ سرکا لکن ایسا کہ باہر نکل سکین پہر دوسرے آدمی نے اپنا عمل صالح ذکر کیا کہ چچا کی بیٹی کو سو اشرفیان دیکر زنا کرنا چاہا تہا بعد قابو پانے کے خوف خدا سے باز رہا مال بہی چہوڑا اسکی دعا پر وہ پتہر ذرا سا اور سرکا مگر لائق باہر نکلنے کے نہ ہوا تیسرے نے اپنا عمل صالح ذکر کیا کہ اوسنے ایک مزدور کی اجرت سے مال بڑہایا تہا پہر وہ سارا مال اوس مزدور کو دیدیا اوسکی دعا پر وہ پتہر ہٹ گیا رستہ ملا یہہ نکل کہڑے ہوئے اسکو شیخین نے کئی طریق سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت کرنا خدا سے ڈر کر کسی گناہ سے باز رہنا خلق خدا کے ساتہہ احسان کرنا عمل صالح ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ اپنے عمل صالح کو یاد کرکے خدا سے سوال کرنا درست ہے ایسا توسل منع نہین ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ عمل صالح کے طفیل سے دنیا کی بلا بہی ٹل جاتی ہے آخرت مین اوسکا اجر الگ ملیگا معاذ بن جبل کو جب طرف یمن کے بہیجا تہا تو انہون نے کہا اے رسول خدا مجہے کچہہ وصیت کیجیے فرمایا تو اپنے دین کو خالص کر تجہکو تہوڑا سا عمل کفایت کرجاویگا رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ عمل بے اخلاص گو بہت ہو کافی نہین ہوتا ہے

تھوڑا عمل ساتھ اخلاص کے بہت ہو جاتا ہے ضحاک بن قیس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو تم اپنے کام خالص کیا کرو اللہ تعالے قبول نہین کرتا مگر وہی عمل جو خالص اوسی کے لئے ہوتا ہے رواہ البزار اس حدیث کے اول مین یہہ آیا تھا کہ اللہ تعالے کہتا ہے مین بہتر شریک ہون جسنے میرے ساتھہ کسیکو شریک کیا تو وہ کام اوسی شریک کے لئے ہوا معلوم ہوا کہ اخلاص مقابل شرک کے ہے جب کوئی عمل خالص واسطے اللہ کے نہین ہوتا ہے تو ضرور اوسمین شرکت غیر اللہ کی ہوتی ہے اور کچھہ نہین تو ریا تو ضرور ہی ہوتا ہے ریا کو چھوٹا شرک فرمایا ہے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ایک آدمی نے رسول خدا سے کہا بھلا بتاؤ ایک شخص اجر و ذکر کا جویان ہے اوسکو کیا ملیگا تین بار فرمایا کچھہ نہین پھر کہا کہ اللہ قبول نہین کرتا ہے کسی عمل کو مگر جو خالص ہو خاص اللہ کے لئے کیا گیا ہو رواہ ابو داؤد حدیث ابی الدرداء مین مرفوعًا آیا ہے کہ دنیا ملعون ہے جو کچھہ دنیا مین ہے وہ سب ہی ملعون ہے مگر وہ کام جس سے خدا مقصود ہے رواہ الطبرانی ف عمر بن خطاب کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہین ہے عمل یعنی اعتبار عمل کا مگر نیت سے ہر آدمی کو وہی ملیگا جو اوسکی نیت ہے جسنے ہجرت کی اللہ و رسول کے لئے اوسکی ہجرت اللہ و رسول کیطرف ہوئی جسنے ہجرت کی دنیا کے لئے یا کسی عورت کے لئے کہ اوس سے نکاح کرے اوسکی ہجرت اسی کام کے لئے ٹھیری رواہ الشیخان یہہ حدیث اصل اصول اسلام ہے دار و مدار جملہ اعمال کا اسی خبر پر ہے آدمی اپنی نیت کو معلوم کر کے دریافت کر سکتا ہے کہ کون کام اوسکا خالص اللہ کے لئے ہوا کون کام دنیا کے کسی مطلب کے لئے ہوا جو کام خاص اللہ کے لئے کیا ہے وہ مقبول ہوگا جو دنیا کے لئے کیا ہے وہ مردود ہے اوسکا کچھہ اجر ملیگا بلکہ اوسپر پکڑ ہوگی عائشہ کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کریگا جب وہ بیدا مین پہونچیگا سارے لشکر والے اگلی پچھلی زمین مین دھنس جاوینگے پھر سب اپنی نیتون کے موافق قبرونسے اوٹھین گے رواہ الشیخان یہہ واقعہ زمانہ ظہور مہدی علیہ السلام مین ہوگا اس لشکر مین ایسے لوگ بھی ہونگے جو زبردستی شریک لشکر کئے گئے تھے اونکی نیت جنگ کی نتھی معلوم ہوا کہ جو گناہ کسی سے زبردستی کرایا جاتا ہے اوسپر پکڑ نہین

ہوتی ہے یہہ اللہ کا فضل ہے بلکہ عدل ہے گناہ پر اوسی شخص کی پکڑ ہوگی جسنے وہ گناہ اپنی خوشی سے
کیا ہے بڑا گناہ ہو یا چھوٹا جسنے کوئی گناہ دوسرے کی زبردستی سے کیا ہے وہ مجبور معذور ٹھیریگا
انشاء اللہ تعالےٰ انس بن مالک نے کہا ہم غزوہ تبوک سے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پھر آئے فرمایا کچھہ لوگ ہمکو چھوڑکر مدینے مین رہگئے ہین ہم کسی گھاٹی جنگل مین نہین چلے لکن وہ
لوگ ہمارے ساتھہ تھے اونکو عذر نے روک رکھا رواہ البخاری ابو داؤد نے اتنا اور زیادہ
کیا ہے کہا وہ ہمارے ساتھہ کیونکر ہوئے وہ تو مدینے مین رہے ہے فرمایا اونکو بیماری نے روک
رکھا معلوم ہوا کہ فقط نیت پر بہی اجر ملتا ہے کچھہ کام کرنے ہی پر حصر نہین ہے عذر سے اجر نیت
کا باطل نہین ہوتا ہے ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ
تمہارے جسم تمہاری صورتمین نہین دیکہتا ہے تمہارے دلون کیطرف دیکہتا ہے رواہ
مسلم یعنی تمہاری نیت کو پرکہتا ہے کہ کیسی ہے یہہ نہین دیکہتا کہ تم موٹے ہو یا دبلے خوبصورت
ہو یا بدصورت نیت اچھی چاہیئے بدن کیسا ہی ہو صورت کیسی ہی ہو حدیث طویل ابی ہریرہ
مین مرفوعا آیا ہے کہ ایک بندے کو خدا نے مال وعلم دیا ہے وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے صلہ رحم
کرتا ہے جانتا ہے کہ اس مال مین اللہ کا حق ہے ایسا شخص افضل منازل مین ہوگا ایک وہ بندہ
ہے جسکو نہ مال دیا نہ علم وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بہی وہی کام کرتا جو فلان شخص
کرتا ہے سو اوسکو اوسکی نیت کا پہل ملیگا دونون ثواب مین برابر ہونگے الحدیث رواہ
الترمذی مرد مفلس کو شخص دولتمند عیاش پر رشک آتا ہے بلکہ حسد ہوتا ہے جی مین کہتا ہے
کہ اگر مین مالدار ہوتا تو اسیطرح کا عیش کرتا اس نیت پر گناہ اس شخص اور اوس شخص کا جو اپنا
مال عیش ناجائز مین اوڑاتا ہے یکسان ہے گناہ بے لذت اسکو کہتے ہین کہ کیا تو کچھہ بہی نہین
مگر بلا مین پڑگئے معلوم ہوا کہ افعال قلوب پر بہی پکڑ ہوتی ہے سزا ملتی ہے نیت کام دل کا ہے
نہ اعضا کا بری نیت کا برا انجام ہوگا اچھی نیت کا اچھا انجام ابن عباس کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے نیکیان برائیان لکھی ہین پہر بیان اون کا اپنی کتاب

مین کیا ہے جسنے ارادہ کسی نیکی کا کیا مگر وہ نیکی نہ کی تو اللہ اوسکے لئے ایک پوری نیکی لکھتا ہے پہر اگر اوس نیکی کو کر گزرا تو اوسکے لئے دس نیکیان سات سو نیکی تک بلکہ اس سے زیادہ لکھتا ہے جس نے برا ارادہ کیا مگر وہ ارادہ پورا نہ کیا تو اوسکے لئے ایک پوری نیکی لکھتا ہے پہر اگر کر گزرا تو ایک ہی برائی لکھتا ہے یا اوسکو مٹا دیتا ہے ہلاک نہین ہوتا اللہ پر مگر وہی شخص جو ہلاک ہونیوالا ہی رواہ الشیخان اللہ کے فضل کو تو دیکہو کہ گناہ کی نیت کو بہی ایک حسنہ ٹہیراتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ عمل مین نہ آوے اور جو آگیا تو ایک ہی سئیہ لکھتا ہے نہ زیادہ بخلاف عمل نیک کے کہ نری نیت پر ایک نیکی ثابت ہوتی ہے کام کرنے پر دس گنی سات سو گنی بلکہ ہزار گنی لکھی جاتی ہے ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسنے اپنا صدقہ ایک بار چور کو دوسری بار زانیہ کو تیسری بار تونگر کو دیا تہا لوگون نے کہا دیکہو یہہ صدقہ کسکو دیا ہے جب اوسکو معلوم ہوا کہ یہہ صدقہ کسکو دیا گیا تو اوسنے کہا اللہ تیرا شکر ہے چور زانیہ تونگر پر یعنی یہتے تو اچہی نیت سے دیا تہا مگر ہاتہہ مین ان لوگون کے گیا اوس سے کہا گیا شاید یہہ چور چوری سے زانیہ زنا سے بچے تونگر عبرت پکڑ کے اپنا مال صرف کرے رواہ الشیخان یعنی جب نیت اچہی ہوتی ہے تو غلطی سے اجر نہین جاتا ہان برا دینا اوسکا ہے جہان یہہ بات معلوم ہے کہ وہ لینے والا برا آدمی ہے لیکر بری جگہہ صرف کریگا جسطرح امراء رؤسا اپنے ہمنشینون کو دیا کرتے ہین اونکا صرف کرنا گناہ مین انکو معلوم ہوتا ہے اس دینے لینے پر پکڑ ہوگی ابو الدرداء مرفوعاً کہتے ہین جو اپنے بستر پر آیا اوسکی یہہ نیت تہی کہ مین رات کو اوٹہکر نماز پڑہونگا پہر آنکہہ لگ گئی نہ جاگا یہانتک کہ صبح ہوگئی تو اوسکو اجر اوسکی نیت کا ملیگا یہہ سوجانا اوسکا اللہ کیطرف کا صدقہ ہے رواہ النسائی ان سب حدیثون سے معلوم ہوا کہ جہانتک ہوسکے اچہی نیت کرے بری نیت سے بچے

بیان اتباع کتاب و سنت کا

عرباض بن ساریہ کہتے ہین وعظ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا وعظ جس سے

دل ڈر گئے آنکھون سے آنسو بہے ہمنے کہا اے رسول خدا یہہ وعظ تو ایسا ہے جیسے کوئی کسیکو رخصت
کرتا ہو ہمین کچھہ وصیت کیجئے فرمایا مین وصیت کرتا ہون تمکو اس بات کی کہ ڈرو تم اللہ سے اور سنو
اور مانو گو تمپر کوئی غلام ہی حکومت کیون نکرے جو کوئی تم مین زندہ رہیگا وہ جلد بہت سا
اختلافات دیکھیگا سو لازم ہے تمپر چلنا میری سنت پر اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت
پر پکڑو اوسکو دانتون سے اور بچو تم نو ایجاد کامون سے بے شک ہر بدعت گمراہی ہے رواہ
ابو داؤد یہہ حدیث کیا ہے ایک معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ جو بات اس
امت مین ہونیوالی تھی اوسکی خبر پہلے سے دیدی فرمادیا کہ بعد میرے بڑا اختلاف ہوگا سو یہہ
اختلاف کثیر بعد زمانہ تبع تابعین کے ظاہر ہوا الگ الگ مذہب نکلے دین مین نئے نئے کام ہونے لگے
ایسے وقت مین ہمکو یہہ وصیت کی ہے کہ ہم سنت پر چلین بدعت سے بچین ہر بدعت کو گمراہی ٹہرایا
بڑی ہو یا چھوٹی عقیدہ مین ہو یا عمل مین قول مین ہو یا فعل مین گھر مین ہو یا شہر مین امیر مین
ہو یا فقیر مین اس حدیث سے تقسیم بدعت کی جڑ کٹ گئی اتباع سنت کا حکم نکلا ابو شریح خزاعی نے
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم اس بات کی گواہی نہین دیتے ہو کہ لا الہ
الا اللہ وانی رسول اللہ کہا ہان فرمایا اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھہ مین ہے دوسرا اوسکا
تمہارے ہاتھہ مین ہے سو تم اوسکو پکڑے رہو تم ہرگز گمراہ نہوگے اور نہ بعد اسکے کبہی ہلاک ہوگے
رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ قرآن پڑہنے عمل کرنے کے لیے ہے نہ نرے چومنے چاٹنے برکت
کرنے کے لئے جو کوئی قرآن پر عمل کرتا ہے وہ گمراہی و تباہی سے بچا رہتا ہے جو عمل نہین کرتا
وہ گمراہ ہوکر تباہ ہوجاتا ہے امت مین جب سے تقلید کا سوانگ نکلا ہے قرآن شریف کا سمجھنا بند
ہوگیا ہے اب ہر حکم کتب آراء و قیاس سے دریافت کرکے عمل کیا جاتا ہے ابن عباس مرفوعا روایت کرتے
ہین کہ جسنے پکڑا میری سنت کو وقت فساد امت کے اوسکو اجر سو شہید کا ہے رواہ البیہقی
اسکو طبرانی نے بہی حدیث ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے مگر اجر ایک شہید کا ذکر کیا ہے ابو ایوب کا
لفظ یہہ ہے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور وہ خوف زدہ تھے فرمایا تم اطاعت کرو

میری جب تک کہ مین تمہارے درمیان مین ہون اور لازم پکڑو اللہ کی کتاب کو حلال جانو اوسکے حلال کو حرام سمجھو اوسکے حرام کو رواہ الطبرانی فی الکبیر رسول خدا کی اطاعت یہہ ہے کہ اونکی سنت پر عمل کرے زید بن اسلم نے ابن عمر کو دیکھا کہ بند ازار کھولے ہوئے نماز پڑہتے ہین پوچھا یہہ کیا ہے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اسیطرح کرتے تھے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ معلوم ہوا کہ سلف امت کو یہانتک اہتمام اتباع سنت کا تہا کہ ذرا ذراسے کام مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال پر چلتے تھے مجاہد کہتے ہین ہم ساتہ تھے ابن عمر کے ایک سفر مین اونکا گذر ایک جگہہ پر ہوا وہان سے الگ ہوگئے پوچھا یہہ تمنے کسلئے کیا کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا تہا اسیطرح کرتے تھے رواہ البزار جب ایسا اہتمام اتباع سنت کا ہوتا ہے تب کہین آدمی سعادت اتباع کی پاتا ہے ابن عمر پاس ایک درخت کے جو درمیان مکے مدینے کے تہا آتے اوسکے نیچے قیلولہ کرتے کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسیطرح کرتے تھے رواہ البزار حافظ منذری نے کہا ہے الاثار عن الصحابۃ فی اتباعھم لہ واقتفائھم بسنتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیرۃ جدا ؁

بیان بدایت بالخیر کا جسکو دیکھکر اور لوگ بھی وہی کام کرین ؁

حدیث طویل جریر مین قصہ ایک قوم محتاج کا آیا ہے جنکو دیکھکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج ہوا لوگونکو ترغیب صدقہ کی دی کسی نے نقد دیا کوئی غلہ لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوئے فرمایا جسنے نکالی اسلام مین کوئی اچھی راہ اوسکو اجر ہے اوس سنت کا اور جو کوئی اوسپر چلے بغیر اسکے کہ کچھہ اجر اونکا کم ہو الحدیث رواہ مسلم اس حدیث کا لفظ یہہ تہا من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ حذیفہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے من سن خیرا فاستن بہ کان لہ اجرہ الحدیث رواہ الحاکم واثلہ بن اسقع کا لفظ یہہ ہے جسنے جاری کی کوئی راہ نیک اوسکو اجر ہوگا اوس راہ کا جب تک لوگ اوس راہ پر چلین گے اوسکی زندگی مین اور اوسکے مرنے کے بعد یہانتک کہ چلنا

اوس راہ کا چھوڑ دیا جاوے اسیطرح جسنے کوئی بری راہ نکالی اوسپر گناہ ہے اوس راہ کا یہانتک
کہ وہ راہ چھوڑ دیجاوے جو شخص مرا اور وہ مرابط تہا اوسکا عمل جاری رہیگا جب تک کہ قیامت
کے دن وہ اوٹھے رواہ الطبرانی فی الکبیر مرابط وہ شخص ہے جو سرحد ملک اسلام پر حفاظت
کے لئے لگا رہتا ہے دشمن کو ملک اسلام مین آنے سے روکتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی شخص طرف کسی چیز کے کسیکو بلاتا ہے وہ دن قیامت
کے پاس اوس دعوت کے لگا کہڑا ہوگا اگرچہ ایک آدمی نے ایک ہی آدمی کو کیون نہ بلایا ہو رواہ
ابن ماجہ معلوم ہوا کہ دعوت کرنا طرف اتباع کتاب وسنت کے بڑا عمدہ کام ہے زیادہ نہین
ایک ہی آدمی کو شوق اتباع کا دلانا طرف عمل بالحدیث کے بلانا فائدہ بخشیگا پہر جس کسی نے ایک
محلہ یا شہر یا ملک کے لوگون کو طرف اتباع کے بلایا ہے گو کوئی آوے یا نہ آوے تو اوسکے اجر کا
کیا ٹہکانا ہے اسنے تو اپنا کام پورا کیا اب کوئی مانے یا نہ مانے ٭

بیان علم وطالب علم وتعلم وتعلیم وفضل علما ومتعلمین کا

حدیث معاویہ مین مرفوعاً آیا ہے جسکے ساتہہ اللہ ارادہ بہلائی کا کرتا ہے اوسکو دین مین سمجھ
دیتا ہے رواہ الشیخان دین کی سمجھ یہی ہے کہ قرآن پر چلے سنت کو پکڑے رہے ہر بات کا
حکم قرآن وحدیث سے معلوم کرے نکات ومقاصد کتاب وسنت کو سمجھے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہہ ہے جو شخص چلا کسی رستہ پر علم ڈہونڈنے کو آسان کر دیتا ہے اللہ اوسکے لئے رستہ بہشت کا
رواہ مسلم گویا راہ علم مین چلنا جنت کے رستہ پر لگنا ہے اس حدیث کے اول مین یہہ بہی فرمایا
ہے کہ جسنے دور کی کوئی سختی دنیا کی کسی مومن سے اللہ اوسکی سختی دن قیامت کے دور کریگا
جسنے چہپایا عیب کسی مسلمان کا اللہ اوسکا عیب دنیا وآخرت مین چہپا دیگا جسنے آسانی کی کسی
تنگدست پر اللہ دنیا وآخرت مین اوسپر آسانی کریگا اللہ مددگار رہے بندے کا جب تک کہ بندہ
مددگار رہے اپنے بہائی کا آخر مین اس حدیث کی فضیلت ذکر کی یون ارشاد فرمائی ہے کہ جمع

نہین ہوتی کوئی قوم کسی گھر مین خدا کے گھرون مین سے پھر وہان تلاوت کرتی ہے کتاب اللہ کی اوسکا درس کرتی ہے آپسمین مگر فرشتے آکر اوس قوم کو گھیر لیتے ہین اور اوپر سکینہ اوترتا ہے یعنی دل کا چین رحمت اونکو ڈھانپ لیتی ہے اللہ ان لوگون کا ذکر اون لوگون مین کرتا ہے جو اوسکے پاس ہوتے ہین

گر بگذرم بخاطر عاطر شگفت نیست	خاشاک بین کہ بر دل دریا گذر کند
لك البشارة فاخلع ما عليك فقد	ذكرت ثم على ما فيك من عوج

پھر فرمایا جسکے عمل نے دیر کی اوسکا نسب جلدی نہین کرتا رواہ مسلم یعنی ع بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست * حدیث ابو الدرداء مین مرفوعاً آیا ہے کہ فرشتے اپنے پر واسطے طالب علم کے بچھا دیتے ہین اوسکے کام سے راضی ہین جتنی مخلوق آسمان و زمین مین ہے وہ سب عالم کے لئے مغفرت مانگتی ہے یہانتک کہ مچھلی اندر پانی کے عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت تارون پر علماء وارث ہین انبیاء کے انبیاء نے کسیکو وارث درہم دینار یعنی روپے پیسے کا نہین کیا ہے اسی علم کا وارث کر گئے ہین سو جسنے اس علم کو حاصل کیا اوسنے بڑا حصہ لیا رواہ ابو داؤد مراد علم سے اس حدیث مین علم قرآن و حدیث کا ہے نہ علم جہلۂ یونان و فقہاء زمان کا جسکو اہل دنیا علم سمجھے ہین وہ حقیقت مین جہل ہے نہ علم حدیث مین آیا ہے ان من العلم جہلا یعنی بعضا علم جہل ہوتا ہے صفوان بن عسال کہتے ہین مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آیا آپ مسجد مین ایک لال چادر پر بیٹھے ہوئے تھے مینے کہا اے رسول خدا مین علم طلب کرنے آیا ہون فرمایا مرحبا بطالب العلم طالب العلم کو فرشتے اپنے پرون سے گھیر لیتے ہین پھر ایک دوسرے کے اوپر تلے آسمان دنیا تک پہونچتے ہین محبت طلب علم سے رواہ الطبرانی واثلہ بن اسقع نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے طلب کیا علم کو پھر پالیا اوسکو اللہ اوسکے لیے دوہرا اجر لکھتا ہے اور جسنے اوسکو نہ پایا اوسکے لئے اکہرا اجر رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ علم آوے یا نہ آوے مگر جو محنت طلب علم مین کیجاتی ہے وہ برباد نہین جاتی اوسکا بھی اجر ملتا ہے و للہ الحمد ابو ذر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر اگر تو صبح کو واسطے سیکھنے ایک آیت

قرآن کے سیکھے تو یہہ بہتر ہے تیرے لیے سو رکعت نماز پڑھنے سے اسیطرح اگر تو صبح کو ایک
باب علم کا سیکھے خواہ اوسپر عمل کیا جاے یا نہ کیا جاوے تو یہہ سیکھنا تیرا ہزار رکعت سے بہتر ہے رواہ
ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ کثرت علم کی کثرت عمل سے بہتر ہے اسلیئے کہ عمل سے فقط عامل کو فائدہ
ہوتا ہے علم سے ہر کسیکو نفع پہونچتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے دنیا ملعون ہے جو کچھہ دنیا مین ہے وہ سب ہی ملعون ہے مگر ذکر خدا کا اور جو کچھہ لگ بگ
اس ذکر کے ہے اور عالم اور متعلم رواہ الترمذی یہہ ایک ایسی فضیلت ہے کہ جسکا کچھہ پایان نہین
ہے سارے جہان سے ذاکر عالم طالب العلم کو چنکر باقی جہان کو ملعون فرمایا ہے مراد علم سے وہی علم دین
ہے دین کا علم یہی قرآن و حدیث ہے جس کسی سے زیادہ ذکر نہو سکے تو اوسکے لئے یہی شغل علم
کفایت کرتا ہے کیونکہ اس شغل مین ذکر خدا بھی آجاتا ہے ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نہین ہے
حسد مگر دو شخصون پر ایک وہ آدمی جسکو خدا نے مال دیا ہے وہ حق سے اوس مال کو اوڑا رہا ہے
دوسرا وہ آدمی جسکو خدا نے حکمت دی ہے وہ اوسی حکمت کے موافق حکم دیتا ہے لوگونکو حکمت مذکور
سکھاتا ہے رواہ الشیخان مراد حکمت سے اسجگہہ حدیث ہے نہ حکمت یونان بدلیل قولہ تعالےٰ یعلمہم الکتاب
والحکمۃ محاورہ حدیث و قرآن مین جہان کہین لفظ حکمت کا آیا ہے مراد اوس سے یہی علم سنت کا ہے
حکمت کو قرآن مین خیر کثیر فرمایا ہے یہہ اسلئے کثیر ہے کہ سنت تعداد مین قرآن شریف سے زیادہ ہر
سو جتنی زیادہ ہے اوتنی ہی خیر بڑھکر ہے حدیث مین آیا ہے انہ لمثل القرآن اوھی اکثر دوسری
حدیث مین حدیث کو مثل قرآن کے ٹھیرایا ہے اوتیت القرآن ومثلہ معہ یہہ مثلیت قبول حکم و حجت مین ہے
یا یہہ کہ دونون وحی الٰہی ہین ان ھو الا وحی یوحی حدیث مذکور مین جسطرح فضیلت علم کی آئی ہے
اسیطرح فضیلت سخاوت کی بھی مذکور فرمائی ہے معلوم ہوا کہ عالم وسخی لائق اسکے ہین کہ انپر حسد
کرنا درست ہے حسد کا مطلب اسجگہہ یہہ ہے کہ اگر اتنا مال اتنا علم ہمارے پاس ہوتا تو ہم بھی یہی کام
کرتے اس نیت سے اجر مین یہہ حاسد و محسود دونون برابر ٹھیر جاتے ہین وللہ الحمد ف حدیث ابو ہریرہ
مین مرفوعاً آیا ہے مومن کو بعد موت کے جو کچھہ اوسکے عمل وحسنات مین سے ملتا ہے ایک علم ہے جسکو

سیکھکر پھیلایا دوسرے ولد صالح ہے جسکو چھوڑ گیا تیسری چیز مصحف ہے جسکو ورثہ مین دیگیا چوتھی چیز مسجد ہے جو بنا گیا پانچوین چیز سرا ہے جو مسافرون کے لئے بنائی ہے چھٹی چیز نہر ہے جسکو جاری کیا ساتوین چیز وہ صدقہ ہے جو حالت صحت وحیات مین نکالا ہے یہہ سب چیزین بعد موت کے مومن کو ملتی ہین رواہ ابن ماجۃ ؁

نہ مرد آنکہ ماند پس از وے بجاے — پل ومسجد وچاہ ومہمان سراے

دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعاً یہہ ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو عمل اوسکا بند ہوجاتا ہے مگر تین چیز کا اجر باقی رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ دوسرے علم جس سے نفع اٹھے تیسرے ولد صالح جو اوسکے لئی دعا کرتا ہے رواہ مسلم ؁

سالہا بر تو بگذرد کہ گذر — نکنی سوے تربت پدرت
تو بجاے پدر چہ کردی خیر — تا ہمان چشم داری از پسرت

ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک فقیہ شیطان پہ ہزار عابد سے زیادہ تر سخت ہوتا ہے رواہ الترمذی عہد نبوی مین فقیہہ اوسکو کہتے تھے جو دنیا مین زاہد آخرت مین راغب طالب علم عالم باعمل ہو نہ اوسکو جو مسائل نکاح عتاق طلاق اجارہ بیع سلم وغیرہ جانتا ہو غزالی نے احیاء العلوم مین پانچ چار لفظ ایسے بتائے ہین کہ زمانہ سلف مین اور معنی پر بولے جاتے تھے زمانہ خلف مین اوسکے کچھہ اور معنی ٹھیر گئے منجملہ اونکے ایک لفظ فقہ کا بھی ہے قرآن وحدیث مین جس جگہہ لفظ فقہ یا تفقہ یا فقیہہ کا آیا ہے مراد اوس سے علم وعالم کتاب وسنت ہے نہ فقہ وفقہاء اصطلاحی کہ یہہ اور چیز ہے وہ اور بات تھی ؁

جوہر جام جم از طینت کان دگر ست — تو توقع زگل کوزہ گران میداری

ایک بار ابوہریرہ مدینے کے بازار پہ گذرے کہا اے بازاریو تم بہی کتنے عاجز ہو پوچھا کیا ہوا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث بٹ رہی ہے اور تم یہان بیٹھے ہو وہان جاکر اپنا حصہ نہین لیتے پوچھا کہان ہے کہا مسجد مین یہہ سب جلدی سے گئے ابوہریرہ وہین کھڑے رہے جب پھر کر آئے

کہا کیوں کہا جنے تو وہاں کچھہ بہی نہین دیکہا کہا کیا مسجد مین کوئی نظر نہین آیا کہا ہان کچھہ لوگ نماز پڑہتے قرآن پڑہتے ہین حلال حرام کا ذکر کر رہے ہین انہون نے کہا کم بختو یہی تو میراث ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا اہل دنیا کی میراث مال ہوتا ہے انبیاء کی میراث علم وکمال ہوتا ہے اللهم ارزقنا ف جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے علم دو ہین ایک دل مین یہہ علم نافع ہوتا ہے دوسرا زبان پر یہہ علم اللہ کی حجت ہے بنی آدم پر رواہ الحافظ الخطیب فی تاریخہ مراد پہلے علم سے علم باعمل ہے جس سے فائدہ ملتا ہے مراد دوسرے علم سے علم بے عمل ہے جو زبان سے نکل کر گلے نہین اوترتا پہلے علم کا عالم مغفور ہوگا دوسرے علم کا عالم ماخوذ ہوگا حدیث ابی امامہ مین جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے جو گیا صبح کو مسجد مین اوسکا کچھہ ارادہ نہین ہے مگر یہی خیر سیکہنے یا سکہانے کا تو اوسکو برابر ایک کامل حاجی کے اجر ملیگا رواہ الطبرانی مراد خیر سے اسجگہہ علم ہے معلوم ہوا کہ مسجد مین بیٹھکر علم دین کا سبق پڑہانا طالب علمون کا وہان آکر علم سیکہنا درست ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ وقت تحصیل علم کا یہی صبح کا وقت بہتر ہوتا ہے اسیلیے یہہ بات جاری ہے کہ مدارس مین لڑکے جوان بوڑہے غالبًا وقت صبح کے تعلم علم کے لیے آتے جاتے ہین

بیان سننے پہنچانے لکھنے علم حدیث کا

ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے سرسبز رکہے اللہ اوس شخص کو جسنے سنی ہم سے کوئی حدیث پہر پہونچا دیا اوسکو جنکا تو ان بہت سے پہونچے ہوئے سننے والے سے زیادہ یاد رکہتے ہین رواہ ابوداؤد اس حدیث مین فضیلت ہے سماعت وتبلیغ علم حدیث کی اور مدح ہے اون لوگون کی جنکو وہ حدیث پہونچی ہے یعنی عالم ومتعلم سنت دونون بہت اچہے ہوتے ہین سرسبزی کی دعا کچھہ اوریہی ہمت دلارہی ہے مگر جبکہ بدقسمتی مانع نہ ہو دنیا کے عالم متعلم ہر عصر ومکان مین بہت ہوتے ہین آخرت کے عالم ومتعلم نسخہ کیمیا بنگئے

ہین ابو رزین کا لفظ مرفوع یہہ ہے کوئی قوم کتاب اللہ پہ جمع ہو کر آپس مین لین دین
علم کا نہین کرتی ہے مگر وہ قوم خدا کی مہمان ہے فرشتے اونکو ڈھانپ لیتے ہین جب تک
کہ وہ اوٹھین اور کسی اور بات چیت مین پڑجاوین کوئی عالم طالب علم مین باہر نہین نکلتا ہے اس ڈر سے
کہ کہین مر جاوے یا لکھنے کو باہر آتا ہے کہ کہین وہ علم پرانا نہ پڑجاوے مگر مثل اوس شخص کے ہوتا
ہے جو صبح شام راہ خدا مین چلتا پھرتا نکلتا باہر آتا جاتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا
کہ علمار کا نشر علم کے لئے گھر سے باہر نکلنا کتابون کا اپنے ہاتھ سے لکھنا بڑا اجر رکھتا ہے جب نرا
لکھنا کتاب کا موجب اجر عظیم کا ٹھیرا تو تصنیف تالیف کرنا علم کا پھر اوسکا مسودہ مبیضہ لکھنا کیا
کچھ اجر نہ رکھتا ہوگا یہی سبب ہے کہ ہمیشہ علمار کتاب وسنت درس علم حدیث کا دیتے رہتے ہین سند اس
علم مبارک کی بخشتے ہین اپنے ہاتھ سے کتب علوم قرآن وحدیث کو لکھا کرتے ہین ہمیشہ اشاعت سنت
کا خیال زبان سے ہاتھ سے تالیف جدید سے رکھتے ہین قالب تالیف کو طرح طرح پھراوٹ پلٹ کے
تبلیغ آیات وسنت فرماتے رہتے ہین کبھی اگر تفسیر قرآن پاک لکھی یا جمع کی ہے تو پھر کبھی کسی کتاب حدیث یا
فقہ حدیث کی بھی شرح بنائی ہے یا ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کرکے اہل اسلام کو
پہونچایا سنایا پڑھایا دکھایا ہے حافظ منذری فرماتے ہین ناسخ العلم النافع له اجره واجر
من قرأه او نسخه او عمل به من بعده ما بقي خطه والعمل به لهذا الحديث وامثاله
وناسخ غير النافع مما يوجب الاثم عليه وزره ووزر من قرأه او نسخه او عمل به من
بعده ما بقي خطه والعمل به لما تقدم من الحديث من سن سنة حسنة او سيئة
انتہی یعنی جس شخص نے کوئی علم نافع لکھا ہے اوسکو اجر اپنا اور اجر اوس شخص کا جسنے اوسکو پڑھا
یا نقل کیا یا بعد اسکے اوسپر عمل کیا جب تک کہ وہ خط وعمل باقی ہے ملتا رہیگا بدلیل اسی حدیث کے
اور جسنے کوئی علم غیر نافع لکھا جس سے کوئی گناہ اوسپر عائد ہوتا ہے اوسکو اپنا گناہ اور اوس
شخص کا گناہ جسنے اوسکو پڑھا یا لکھا یا بعد اوسکے اوسپر عمل کیا جب تک کہ وہ خط باقی ہے ملتا رہیگا
بدلیل حدیث من سن سنة حسنة او سيئة واللہ اعلم معلوم ہوا کہ جن لوگون نے کوئی تفسیر

ایسا آدمی گویا امت اسلام سے باہر ہوتا ہے جب عالم کی توقیر نہ کی اوسکا رتبہ محفوظ نرکھا بڑے کی تعظیم نہ کی چھوٹے پر رحم نہ کیا تو اسلام باقی نرہا شل جانورونکے ہوگیا ؛

بیان علم پھیلانے اچھے کام کی راہ بتانے کا

ابو قتادہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اچھی چیز جو آدمی بعد اپنے چھوڑ جاتا ہے تین چیزین ہین ایک اولاد نیک جو اوسکے لئے دعا کرے دوسرے صدقہ جسکا اجر اوسکو پہونچتا رہے تیسرے علم جسپر کوئی بعد اوسکے عمل کرے رواہ ابن ماجۃ انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے دلالت کرنیوالا کسی امر خیر پر ایسا ہے جیسے اوس خیر کا کرنیوالا بجالانیوالا ہوتا ہے اللہ دوست رکھتا ہے اوس شخص کو جو آفت زدہ کی فریاد کو پہونچتا ہے رواہ البزار وله شواهد اللہ کے فضل کو تو دیکھو کہ جسنے عمل صالح کیا وہ اور جسنے یہہ عمل صالح فقط اوسکو بتا دیا تھا دونون کا اجر برابر رکھا۔ ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے بلایا کسیکو طرف ہدایت کے اوسکو اوتنا اجر ہوگا جتنا اون لوگون کو اجر ملیگا جنہون نے اوسکی پیروی کی ہے یہہ کچھہ اونکے اجر مین کمی نکریگا جسنے بلایا کسیکو طرف گمراہی کے اوسکو اوتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اون لوگون کو ہوگا جنہون نے اوسکی پیروی کی ہے یہہ کچھہ اونکے گناہ مین کمی نکریگا رواہ مسلم حدیث علی علیہ السلام مین تفسیر اس آیت شریف کی کہ قوا انفسکم واھلیکم نارا یون آئی ہے کہ تم اپنے گھروالون کو اچھے کام سکھاؤ رواہ الحاکم موقوفا ؛

بیان ترک کرنے جھگڑے کا

ابوامامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چھوڑ دیا جھگڑنا اور وہ باطل پر تھا تو بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر اردگرد جنت کے اور جسنے ترک کیا جھگڑا اور وہ حق پر تھا تو بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر بیچا بیچ مین جنت کے اور جسنے درست کیا اپنی خلق کو بنایا جاویگا

اوسکے لئے گھر اوپر کی جنت مین رواہ الترمذی درستی خلق کی یہہ ہے کہ ایذا کا تحمل کرے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہ گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد اوس ہدایت کے جسپر تھی مگر دیگئی جدل پھر یہہ آیت پڑہی ماضربوہ لک الا جدلا رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ دین دنیا مین جھگڑا کرنا گو حق ہی بات پر کیون نہو اچھا نہین ہوتا ہے اب یارون نے جدل کو علم ٹھیرایا ہے ہدایت کے بعد گمراہی کو پسند کیا ہے پہلی جدل مین دونون طرف سے دلائل عقلی یا نقلی پیش ہوتے تھے اب نوبت گالی گلوچ کی آتی ہے کتابون مین تبرا لکھا جاتا ہے ایسی تقریر تحریر فقاہت فضیلت مین داخل ہوتی ہے جو کوئی فقط بیان بہ ہان شرعی دلیل سنتی پر قناعت کرتا ہے زیادہ باتین نہین بناتا وہ بے علم ٹھیرتا ہے عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ سب سے زیادہ دشمن لوگون مین نزدیک خدا کے بڑا لڑاکا جھگڑالو آدمی ہوتا ہے رواہ الشیخان ابن عباس کہتے ہین آپنے فرمایا ہے کافی ہے تجھکو یہہ گناہ کہ تو ہمیشہ جھگڑا کیا کرے رواہ الترمذی سب سے زیادہ جھگڑا آجکل درمیان اون لوگون کے رہتا ہے جو آپکو زمرہ اہل علم مین خیال کرتے ہین بدعت کے موید سنت کے مٹانیوالے ہین عوض اتباع کے تقلید کو پکڑے ہوئے ہین کون شہر و قصبہ ہے جہان اس قسم کا قصہ جھگڑا پیش نہین ہے کوئی مولویصاحب منشی صاحب ملا صاحب شیخ صاحب ہین جو رد اہل حق مین کمر باندہے نہین پہرتے ہین

ہیچ جا نیست کہ خالی ز تنازع باشد	میتوان گفت کہ دنیاست ہمہ باغ فدک

کتاب الطہارۃ

بیان پورے کرنے وضو کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بلائی جاویگی امت میری دن قیامت کے چمکتی پیشانی نورانی ہاتھ پاؤن آثار وضو سے سو جس کسی سے یہہ کام ہو سکے کہ وہ اپنی چمک کو بڑہاوے تو یہہ کام کرے رواہ الشیخان عبداللہ نے کہا لوگون نے پوچھا کہ آپنے کسکو اپنی امت مین سے نہین دیکھا ہے اوسکو کیونکر پہچانینگے فرمایا وہ چمکتی پیشانی نورانی

اعضا سفید رنگ ہونگے آثار وضو سے رواہ ابن حبان فی صحیحہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہہ ہے جب وضو کرتا ہے کوئی بندہ مسلمان یا مومن پہر دہوتا ہے مونہہ اپنا تو نکل جاتی ہے
اوسکے چہرہ سے ہر وہ خطا جسکو وہ اپنی آنکھہ سے دیکھتا تہا ہمراہ پانی کے یا ہمراہ پچہلی بوند کے
پہر جب وہ دونون ہاتہہ اپنے دہوتا ہے تو نکل جاتی ہے ہر وہ خطا جسکو اوسکے ہاتہون نے
کیا تہا ہمراہ پانی یا ہمراہ پچہلے قطرے کے یہانتک کہ وہ گناہون سے بالکل پاک صاف ہوجاتا
ہے رواہ مسلم حدیث ابی مالک اشعری مین مرفوعاً آیا ہے کہ طہور آدہا ایمان ہے الحمد للہ کہنا
ترازو کو بہر دیتا ہے یا بہین آسمان و زمین کو نماز نور ہے صدقہ حجت ہے صبر روشنی ہے قرآن
تیری حجت ہے یا تجہپر حجت ہے سارے آدمی صبح کرتے ہین پہر اپنی جان بیچتے ہین کوئی تو اوسکو
آزاد کرتا ہے کوئی ہلاک کرتا ہے رواہ مسلم عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ کوئی شخص
نہین ہے جو اچہی طرح پورا پورا وضو کرتا ہے پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہتا ہے پہر جو کچہہ نماز مین کہتا
ہے اوسکو جانتا ہے مگر جبکہ نماز سے الگ ہوتا ہے تو ایسا ہوتا ہے جیسے کہ آج اوسکو اوسکی ماں نے
جنا ہو الحدیث رواہ مسلم ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کیا مین راہ نہ بتاؤن تمکو
ایسی چیز پر جس سے خدا تمہاری خطاؤن کو دور کردے تمہارے درجون کو بڑہاوے کہا ہان
اے رسول خدا فرمایا پورا کرنا وضو کا مکارہ پر بہت چلنا طرف مسجد کے انتظار کرنا نماز کا بعد نماز
کے یہی ہے رباط یہی ہے رباط یہی ہے رباط رواہ مسلم یعنی وہ رباط اور ہے جو سرحد اسلام
پر رہکر ملک کو دشمن سے بچاتے ہین اوسکا موقع ہمیشہ ہاتہہ نہین آتا مگر یہہ کام ایسے ہین کہ اسکو
ہر مسلمان بآسانی کرسکتا ہے یہہ بہی حکم مین رباط ہی کے ہین اوسی رباط کا سا اجر ان کامون پر
بہی ملتا ہے علی علیہ السلام مرفوعاً کہتے ہین کہ پورا کرنا وضو کا مکارہ مین قدم سے چلنا طرف
مساجد کے انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری نماز کے خطاؤن کو بالکل دہو دیتا ہے رواہ
ابو یعلی مکارہ سے یہہ مراد ہے کہ موسم سرما مین جبکہ سردی زیادہ ہوتی ہے تو صبح شام
وضو کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے اوسوقت مین اچہی طرح وضو کرنا ہاتہہ پاؤن مونہہ کا بخوبی دہونا

اجر مذکور رکھتا ہے ۔

بیان محافظت کا وضو پہ تازہ کرنا وضو کا

ثوبان کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم سیدھے چلے جاؤ گنتی نکرو جان لو کہ سب سے بہتر عمل تمہارا یہی نماز ہے نہین محافظت کرتا وضو پہ مگر مومن رواہ ابن ماجۃ ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ اگر میری امت پہ یہہ بات شاق نہوتی تو مین اونکو حکم کرتا کہ وہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرین ہر وضو کے ساتھہ مسواک پھیرا کرین رواہ احمد عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کو اوٹھکر بلال کو بلایا کہا تو کس سبب سے مجھسے پہلے طرف جنت کے گیا مینے آجکی رات تیرے جوتے کی آواز اپنے آگے سنی کہا مینے کبھی اذان نہ کہی مگر دو رکعت نماز پڑھی کبھی مجھکو حدث ہوا مگر مینے وضو کرلیا فرمایا یہی سبب ہے یعنی اس پیشقدمی کا رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ باوضو رہنا نماز نفل پڑھنا گو دو ہی رکعت کیون نہون سبب ہے دخول جنت کا ۔

بیان فضیلت مسواک کا

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مسواک مونھہ کو پاک کرتی ہے رب کو راضی رکھتی ہے رواہ النسائی ابو ایوب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ چار چیزین سنت ہین رسولونکی ایک حیا کرنا دوسری عطر لگانا تیسرے مسواک کرنا چوتھے نکاح کرنا رواہ الترمذی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی باہر سے گھر مین آتے مسواک کرتے اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے حدیث ابو امامہ مین یون آیا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آتے ہین تو مسواک کی وصیت مجھکو کرتے ہین یہانتک کہ مجھکو ڈر ہوا کہ کہین مجھپر فرض نکردین یا میری امت پہ الحدیث رواہ ابن ماجۃ احمد وحاکم کا لفظ عائشہ سے یون ہے کہ مسواک والی نماز نماز بے مسواک پر ستر درجے بڑھکر ہے یہی مضمون

حدیث ابن عباس مین نزدیک ابونعیم کے باسناد جید آیا ہے جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ دو رکعت نماز ساتھہ سواک کے ستر رکعت نماز بے مسواک سے افضل ہے رواہ ابونعیم باسناد حسن

بیان انگلیونمین خلال کرنے کا

ابو ایوب کہتے ہین نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کیا اچھے لوگ ہین خلال کرنے والے میری امت کے پوچھا کون ہین فرمایا جو لوگ خلال کرتے ہین وضو مین اور کہانا کہانے کے بعد وضو کا خلال یہہ ہے کہ کلی کرے ناک مین پانی ڈالے انگلیون کے بیچ کو تر کرے دانتون کا خلال بعد تناول طعام کے اسلیئے کہ کوئی چیز زیادہ ناگوار سخت تر دونون فرشتون پر اس بات سے نہین ہے کہ درمیان دانتون کے کہانا بہرا ہوا اور وہ کہڑا ہوا نماز پڑہتا ہو رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکہا کہ اوسنے اپنی ایڑی نہین دہوئی فرمایا ویل للاعقاب من النار یعنی خرابی ہو ان ایڑیون کی آگ دوزخ سے رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یہہ ہے ویل للاعقاب وبطون الاقدام من النار مانا کہ قرآن سے پاؤن کا مسح ہی سمجھا جاتا ہے مگر جسپر قرآن اوترا تہا اوسنے مسح نہ کیا مگر موزون پر ہمیشہ وضو مین پاؤن دہوئے سبکو پاؤن دہونے کی تاکید فرمائی ترک غسل قدم پر وعید سخت سنائی کیا قرآن کا مطلب یا کوئی حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہی زیادہ سمجہتا بوجہتا ہے جو مسح کو ترجیح دیتا ہے یا غسل ومسح کا جمع کرنا تجویز کرتا ہے ابی روح کلابی کی حدیث مین آیا ہے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہائی اوسمین سورۂ روم پڑہی پہر نماز سے پہر کر فرمایا ہمپر قرآن مین اولجہاؤ ہوا تم مین سے کچہہ لوگ ہمارے ساتھہ نماز پڑہتے ہین وضو اچھی طرح نہین کرتے سو جو کوئی ہمارے ساتھہ نماز پڑہے اوسکو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کیا کرے رواہ احمد اچھی طرح وضو کرنا یون ہی ہوتا ہے کہ سارے اعضاء وضو کو خوب دہوئے ہر عضو کو تین بار غسل دے کوئی جگہہ ناخن برابر بہی خشک نہ رہنے پاوے

ورنہ وضو نہوگا وضو نہوا تو نماز بہی نہوئی ؛

بیان اون کلمات کا جو بعد وضو کہے جاتے ہین

عمر رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جو کوئی تم مین پورا وضو کرکے یہہ کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ تو اوسکے لئے آٹھون دروازے بہشت کے کہولدیے جاتے ہین جس دروازے سے چاہے جنت مین داخل ہووے رواہ مسلم ع درخلد زہر درکہ در آئی خوب ست ابو داؤد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہہ کلمات طرف آسمان کے آنکہہ اوٹہا کرکہے ترمذی نے بہی ابو داؤد کیطرح روایت کرکے یہہ دعا زیادہ کہی ہے اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین الحدیث پہراس حدیث مین تکلم کیا ہے ابو سعید خدری کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے سورہ کہف پڑہی اوسکے لئے دن قیامت کے ایک نور ہوگا اوسکے مقام سے مکہ تک جسنے دس آیتین آخر سورہ کہف کی پڑہین پہر دجال برآمد ہوا تو وہ اوسکو کچہہ ضرر نکریگا جس نے وضو کرکے یہہ کہا سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک تو یہہ کلمات ایک کاغذ مین لکہہ اوسپر مہر لگائی جاتی ہے قیامت تک وہ مہر نہ ٹوٹیگی رواہ الطبرانی فی الاوسط ؛

بیان پڑہنے دو رکعت نماز کا بعد وضو کے

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال سے کہا تونے اسلام مین کونسا ایسا کام کیا ہے جسکی امید تجہکو زیادہ ہے مینے آواز تیرے جوتے کی اپنے آگے جنت مین سنی کہا مینے کوئی عمل امیدواری کا اس سے زیادہ نہین کیا ہے کہ مینے جب کبہی کسی ساعت رات یا دن مین وضو کیا تو اوس وضو سے جو نماز اللہ نے میرے لئے لکہی تہی وہ مین نے پڑہی رواہ الشیخان

عقبہ بن عامر کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین وضو کرتا ہے
کوئی شخص اچھی طرح پہر پڑہتا ہے دو رکعت نماز دل اور موںہہ سے متوجہ ہوکر مگر واجب ہو جاتی ہے
اوسکے لئے بہشت رواہ مسلم زید بن خالد مرفوعاً کہتے ہین جسنے اچھی طرح وضو کرکے دو رکعتین
پڑہین پہر اونہین بہول چوک نہ کی تو اللہ اوسکے اگلے گناہ بخشدیتا ہے رواہ ابوداؤد *

کتاب الصلوٰة

بیان فضیلت اذان کا

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر معلوم کرلین لوگ کہ اذان
اور صف اول مین کیا اجر ہے پہر نہ پاوین کوئی تدبیر مگر یہی کہ قرعہ ڈالین تو وہ اس کام پر قرعہ
ڈالین اور اگر جانین کہ جلد جانے مین طرف نماز کے کیا اجر ہے تو جلدی کرین طرف اوسکے
اور اگر جانین کہ نماز عشا وصبح مین کیا اجر ہے تو سینے کے بل چلکر آوین رواہ الشیخان ابوسعید
خدری نے کہا ہے کہ جب تو اپنی بکریون مین یا جنگل مین ہو اور تو اذان کہے تو آواز اپنی بلند
کر کیونکہ درازی آواز موذن کو کوئی نہین سنتا جن ہو یا انس یا اور کوئی چیز مگر وہ گواہی دیگا
اوسکے لئے دن قیامت کے پہر کہا کہ یہہ بات مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے رواہ
البخاری ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بخشا جاتا ہے واسطے موذن کے جہانتک کہ اوسکی اذان
کی آواز جاتی ہے ہر خشک وتر اوسکے لئے مغفرت مانگتا ہے رواہ احمد ابوہریرہ کی حدیث مین
مرفوعاً یون آیا ہے کہ بخشا جاتا ہے واسطے موذن کے درازی آواز تک تصدیق کرتی ہے اوسکی
ہر شے خشک وتر اوسکو اجر ملتا ہے برابر اونکے جو ہمراہ اوسکے نماز پڑہتے ہین رواہ النسائی
دوسرا لفظ یہہ ہے کہ امام ضامن ہے موذن مؤتمن ہے اے اللہ ہدایت دے تو امامون کو
بخشدے تو موذنون کو رواہ ابوداؤد تیسرا لفظ یہہ ہے کہ جسوقت اذان دیجاتی ہے تو
شیطان پیٹھ پہیر کر گوز کرتا ہوا بہاگ جاتا ہے تاکہ اذان کو نہ سنے جب اذان ہو چکتی ہے تو

پہر آجاتا ہے جب اقامت کہی جاتی ہے تو پہر چلدیتا ہے جب ہوچکتی ہے تو پہر آتا ہے آدمی کے
جی مین خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے تو وہ بات یاد کر یہہ بات یاد کر جو پہلے سے اوس بیچارہ کو یاد
نہین ہوتی ہے یہانتک کہ نہین جانتا وہ آدمی کہ مینے کتنی نماز پڑہی رواہ الشیخان جابر کا
لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ شیطان اذان سنکر مقام روحا تک بہاگ جاتا ہے راوی نے کہا روحا
ایک جگہہ ہے چہتیس میل پر مدینہ منورہ سے رواہ مسلم معاویہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا
ہے موذنون کی گردن دن قیامت کے لنبی ہوگی رواہ مسلم ابو الدرداء نے مرفوعاً کہا ہے
کہ بہتر بندے خدا کے وہ لوگ ہین جو رعایت کرتے ہین سورج چاند تارون کی واسطے ذکر اللہ
کے رواہ الحاکم ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تین آدمی دن قیامت کے مشک کے ٹیلون
پر ہونگے اولین وآخرین اونپر رشک کرینگے ایک وہ بندہ جسنے ادا کیا حق اللہ کا اور اپنے مولے
کا دوسرا وہ آدمی جسنے امامت کی کسی قوم کی اور وہ قوم اوس سے راضی ہے تیسرا وہ شخص جو پانچون
وقت رات دن اذان کہتا ہے رواہ الترمذی انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے راہ چلتے ایک آدمی کو سنا کہ وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے فرمایا یہہ فطرت پر ہے پہر اوس نے
کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا یہہ آگ سے باہر نکلا لوگ دوڑکر پاس اوس مرد کے گیے دیکہا کہ
ایک بکری کا چروا ہا ہے نماز کا وقت آیا تہا وہ اذان دے رہا تہا رواہ ابن خزیمۃ وھو
فی مسلم بنحوہ عقبہ بن عامر کی حدیث مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے تعجب کرتا ہے رب تمہارا بکری کے چرواہے سے جو پہاڑی کے سر پہ ہے اذان دیکر نماز پڑہتا
ہے اللہ تعالے فرماتا ہے دیکہو اس میرے بندے کو یہہ اذان دیتا ہے نماز قائم رکہتا ہے مجہہ سے
ڈرتا ہے مینے اسکو بخشدیا جنت مین داخل کیا رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ عبادت کرنا خوف
خدا سے طمع جنت پر کچہہ برا نہین ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع یون آیا ہے کہ جسنے اذان دی بارہ برس
تک اوسکے لیے جنت واجب ہو گئی ساٹہہ نیکیان بعوض اذان ہر دن کے تیس نیکیان بعوض
ہر اقامت کے لکہی گئین رواہ الحاکم ؎

بیان اجابت موذن کا اور بعد اذان کے کیا کہنا چاہئے

حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے جب سنو تم اذان تو کہو مثل موذن کے پہر درود بہیجو مجہہ پر
جسنے درود بہیجا مجہپر ایکبار درود بہیجتا ہے اوسپر اللہ دس بار پہر مانگو اللہ سے میرے لئے وسیلہ
یہہ ایک منزلت ہے جنت مین نہین لائق ہے مگر واسطے ایک بندے کے اللہ کے بندون مین
سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا جسنے مانگا میرے لئے وسیلہ کو حلال ہو گئی
اوسکے لئے شفاعت میری رواہ مسلم حدیث عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ بجاے حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے باقی وہی جو موذن کہتا ہے جو کوئی دل سے سطرح
کہیگا وہ جنت مین جاویگا رواہ مسلم جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے جسنے اذان سنکر یہہ
کہا اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ ات محمد الوسیلۃ والفضیلۃ
وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ اوسکے لئے شفاعت میری دن قیامت کے حلال ہوگی
رواہ البخاری سعد بن ابی وقاص کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے جسنے اذان سنکر یہہ کہا
اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ
ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولا اوسکے گناہ بخشدئے گئے رواہ
مسلم والترمذی واللفظ لہ مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے ابن عمر کہتے ہین
ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا موذن ہمپر بڑہ گئے فرمایا تو بہی وہی کہہ جو موذن کہتے ہین پہر
جب تو کہہ چکے تو مانگ تجہکو ملیگا رواہ ابو داود معلوم ہوا کہ جو شخص اذان نہین کہتا ہے مگر
الفاظ اذان سنکر مثل موذن کے کہتا ہے تو دونون کا اجر برابر ہوتا ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ
دعا بعد اذان کے قبول ہوتی ہے ؀

بیان اقامت کہنے کا

سہل بن سعد نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو ساعتین ہین جنمین دعا داعی کی رد نہین ہوتی ایک وقت اقامت نماز کے دوسرے صف جہاد مین رواہ ابن حبان جابر کا لفظ یہہ ہے جب اقامت نماز کی کہی جاتی ہے تو آسمانون کے دروازے کہولدئے جاتے ہین دعا قبول ہوتی ہے رواہ احمد ؛

بیان مسجد بنانے کا جنت کی جگہہ مین

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جسنے بنائی کوئی مسجد واسطے اللہ کے چاہتا ہے اس کام سے اللہ کی ذات کو تو بناویگا اللہ اوسکے لئے ایک گہر جنت مین دوسری روایت یون ہے کہ بناویگا مثل اوسکے جنت مین رواہ الشیخان جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے جسنے کوئی کنوان کہودا پہر اوس سے کسی تر جگر نے جن ہو یا انس یا پرندہ پانی پیا تو اللہ اوسکو دن قیامت کے اجر دیگا جسنے کوئی مسجد برابر گہوسلے قطاۃ کے یا اوس سے بہی چہوٹی بنائی تو اللہ اوسکے لئے ایک گہر بہشت مین بناویگا رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ یہہ اجر مطلق مسجد بنانے پر ملتا ہے کچہہ بڑی چہوٹی مسجد کا لحاظ نہین ہے کیونکہ ہر شخص موافق اپنے مقدور کے مسجد بناتا ہے پہلے گزر چکا ہے کہ مسجد بنانے کا ثواب بعد موت کے بہی ملتا ہے یہہ کام صالحات باقیات مین داخل ہے رواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ مرفوعا

بیان مسجد کے صاف ستہری خوشبودار رکہنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے ایک کالی عورت مسجد مین جہاڑو دیا کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی قبر پر نماز پڑہی رواہ الشیخان دوسری روایت مین یون ہے کہ پہر فرمایا تونے کس عمل کو افضل پایا لوگون نے کہا کیا یہہ سنتی ہے فرمایا تم اس سے زیادہ نہین سن سکتے یہہ ذکر بہی کیا ہے کہ اوسنے جواب دیا کہ مسجد کے جہاڑنے کو یہہ حدیث مرسل ہے اس سے سماعت ہوتی

کی ثابت ہوئی مگر اپنے مورد پر مقصور ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
مجہپر اجر میری امت کے عرض کئے گئے یہانتک کہ وہ تنکا جسکو کسی شخص نے مسجد سے باہر پہینکدیا
مجہپر گناہ میری امت کے عرض کیے گئے مینے کوئی گناہ اس سے بڑہکر نہ دیکہا کہ آدمی کو کوئی سورہ
قرآن کی دیگئی ہو پہر وہ اوسکو بہول گیا رواہ ابوداؤد عائشہ کہتی ہین ہمکو حکم دیا گیا ہے
مسجد بنانے کا گہرین اور اوسکے صاف پاک خوشبودار رکہنے کا رواہ ابوداؤد واثلہ بن
اسقع کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم بچاؤ اپنی مسجدون کو لڑکون دیوانون سے خرید فروخت
کرنے سے جہگڑے کی باتون سے آواز کے بلند کرنے حدود کے قائم کرنے تلوار کہینچنے سے مسجد کے
دروازون پر غسلخانہ طیار کرو جمعہ مین خوشبو سلگاؤ رواہ ابن ماجۃ اسکو طبرانی نے بہی
کبیر مین ابوالدرداء ابی امامہ واثلہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ؂

بیان مسجد مین جانیکا اندہیرے مین

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز پڑہنا آدمی کا جماعت
مین گہرمین یا بازار مین نماز پڑہنے سے پچیس درجہ زیادہ ہوتا ہے یہ اسلئے ہے کہ جب وہ اچہی طرح
وضو کرکے مسجد کو جاتا ہے اوسکو گہر سے نہین نکالا مگر ایسی نماز نے تو جو قدم وہ رکہتا ہے اوسپر
ایک درجہ بڑہتا ایک خطا گہٹتی ہے جب نماز پڑہ رہتا ہے تو اوسپر فرشتے درود بہیجتے ہین جب تک کہ
وہ اپنے مصلے پر بیٹہا ہوا ہے یون کہتے ہین اللہم صل علیہ اللہم ارحمہ وہ ہمیشہ نماز مین
ہے جب تک کہ نماز کی راہ دیکہتا ہے دوسری روایت یون ہے اللہم اغفر لہ اللہم تب علیہ
جب تک کہ کسیکو مسجد مین نہین ستایا ہے حدث نہین کیا ہے رواہ الشیخان و مالک فی الموطا
ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی گیا طرف مسجد جماعت کے تو ہر ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے دوسرے
قدم پر ایک نیکی لکہی جاتی ہے آتے جاتے رواہ ابن حبان ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے
ہر عضو انسان پر ہر دن ایک نماز ہے ایک آدمی نے کہا یہ تو تمنے بڑی سخت خبر دی کہا تیرا حکم

کرنا کسیکو نیک کام کے لئے منع کرنا کسیکو برے کام سے نماز ہے بار اوٹھانا ضعیف کا صدقہ کرنا کوڑا
پتھر کاراہ سے نماز ہے ہر قدم طرف نماز کے اوٹھانا نماز ہے رواہ ابن خزیمۃ عثمان
کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جسنے پورا پورا وضو کیا پھر نماز فرض پڑہنے کو گیا نماز
ہمراہ امام کے پڑہی تو اوسکے گناہ معاف ہوگئے رواہ ابن خزیمۃ حدیث سعید بن
مسیب مین آیا ہے کہ ایک انصاری نے مرتے وقت یہہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب کسی نے
تم مین سے اچھا وضو کیا پھر نماز کے لئے باہر نکلا تو جو داہنا قدم اوٹھایا اوسپر اللہ ایک نیکی
لکھتا ہے جو بایان قدم رکھا اوسپر ایک سیئہ گھٹاتا ہے اب چاہے کوئی نزدیک ہو یا دور پھر
اگر مسجد مین آکر جماعت کی نماز پڑہی یا کچھہ نماز پڑہ چکے تھے کچھہ باقی تھی اسنے جتنی پائی وہ پڑہی
باقی نماز تمام کی تو اوسکو بھی اوتنا ہی اجر ملیگا پھر اگر مسجد مین نماز ہو چکی تھی اور اسنے اپنی
نماز پوری کی تو بھی اوتنا ہی اجر ہے رواہ ابو داؤد ابن عباس کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آج کی رات ایک آنیوالا طرف سے میرے رب کے آیا
اوسنے کہا اے محمد تم کچھہ جانتے ہو کہ ملاء اعلی یعنی مقرب فرشتے کس بات مین اوجہتے ہین کہا
ہان درجات وکفارات مین پاؤن سے چلنے مین طرف جماعات کے وضو کے پورا کرنے مین
سبرات مین یعنی مکارہ مین انتظار نماز مین بعد نماز کے سو جسنے ان کامون پر حفاظت کی
وہ خیریت سے جیا خیریت سے مرا اپنے گناہون سے ایسا پاک ہوا جیسے کہ آج اوسکو اوسکی مان
نے جنا ہو الحدیث رواہ الترمذی لفظ حدیث کا اسجگہہ یہہ ہے عاش بخیر ومات بخیر
والد مرحوم مؤلف نے جب انتقال فرمایا تھا تو تاریخ وفات لفظ مات بخیر برآمد ہوئی و
للہ الحمد ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جو کوئی تم مین اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو آتا ہے نماز
ہی کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ تعالے اوسکے ساتھہ بشاشت ظاہر فرماتا ہے جسطرح کسی غائب
آدمی کے گھر والے اوسکی صورت دیکھکر بشاش ہوتے ہین رواہ ابن خزیمۃ جابر کہتے ہین
جب جگہہ گرد مسجد نبوی کے خالی ہوئی تو بنو سلمہ نے چاہا کہ قریب مسجد کے آرہین یہہ خبر رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا کیا تم قریب مسجد کے آنا چاہتے ہو کہا ہان فرمایا دیارکم تکتب آثارکم دو بار یہی کلمہ کہا یعنی تم جو اپنے گھرون سے چلکر یہانتک واسطے نماز کے آتے ہو تو تمہارے نقش قدم لکھے جاتے ہین یعنی ہر قدم پر اجر ملتا ہے اونہون نے کہا اب ہمکو نقل مکان کرنا خوش نہین آتا رواہ مسلم ابن عباس نے کہا ہے انصار کے گھر مسجد سے دور تھے اونہون نے چاہا کہ ہم نزدیک ہو جاوین یہہ آیت اوتری نکتب ما قدموا وآثارھم وہ تھم گئے رواہ ابن ماجۃ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جو کوئی جتنا مسجد سے دور ہے اوتنا ہی اجر اوسکا بڑا ہے رواہ ابو داؤد دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یون آیا ہے کہ آدمی کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہے جبکہ ہر دن سورج نکلتا ہے عدل کرنا تیرا درمیان دو آدمیون کے صدقہ ہے سوار کرا دینا تیرا کسی شخص کو سواری پر صدقہ ہے لاد دینا تیرا کسی کے سامان کو سواری کے اوپر صدقہ ہے اچھی بات کہنا صدقہ ہے ہر قدم جس سے طرف نماز کے چلتا ہے صدقہ ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے صدقہ ہے رواہ الشیخان صدقے اپنے رب کے جسنے ہر اچھا کام ہمارا صدقہ ٹھیرا کر اجر دینا مقرر فرمایا ہے ؎

اے خدا قربان احسانت شوم		این چہ احسان ست قربانت شوم	

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو صبح شام مسجد کو جاتا ہے اللہ اوسکے لیے صبح شام مہمانی تیار کرتا ہے رواہ الشیخان حدیث ابی امامہ مین صبح شام کے جانے کو مسجد مین جہاد فی سبیل اللہ ٹھیرایا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر وہ جہاد تو بھلا کون کرتا ہے کہ دین کے لئے راہ خدا مین لڑے بھڑے یہہ جہاد کیسا کچھہ آسان ہے مگر اسکی پابندی بھی اکثر لوگون سے نہین ہو سکتی زہے محرومی قسمت ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے بیشک اللہ چمکائیگا دن قیامت کے واسطے اون لوگون کے جو اندھیرے مین مسجدونکو جاتے ہین ایک نور روشن رواہ الطبرانی فی الاوسط ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص نکلا اپنے گھر سے وضو کرکے نماز فرض کے لئے اوسکا اجر برابر اجر حاجی محرم کے ہے اور جو کوئی نکلا نماز چاشت

کے لیئے نہ کسی اور کام کو تو اوسکا اجر برابر اجر معتمر کے ہے نماز پر نماز جسکے بیچ مین کوئی لغو کام نہوا علیین مین لکھی جاتی ہے رواہ ابو داؤد دوسری روایت ابی امامہ مین یون آیا ہے تین شخص ہین تینون کا ضامن اللہ ہے کہ اگر جیئین گے تو رزق ملیگا مر جاوینگے تو اللہ اونکو بہشت مین داخل کریگا ایک وہ شخص جو باہر سے اپنے گہر مین آیا گہر والون پر اوسنے سلام کیا دوسرا وہ آدمی جو مسجد کیطرف نکلا یعنی نماز پڑہنے کو تیسرا وہ شخص جو راہ خدا یعنی جہاد مین نکلا رواہ ابو داؤد سلمان کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی گہر سے اچھا وضو کر کے مسجد کو آتا ہے وہ خدا کا زائر ہے حق مزور کا یہہ ہے کہ وہ اپنے زائر کا اکرام کرے رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ اگرچہ مسجد مین جا کر وضو کرنا جائز ہے مگر گہر سے وضو کر کے جانا بڑی فضیلت رکہتا ہے ایسا شخص اللہ کا مہمان ہوتا ہے میزبان اپنے مہمان کی ہر طرح پر خاطرداری کرتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ دوست جگہون مین نزدیک خدا کے مسجدین ہین سب سے زیادہ دشمن جگہون مین نزدیک خدا کے بازار ہین رواہ مسلم یہہ اسلیئے ہے کہ مسجد جگہہ ہے فرشتون کی بازار جگہہ ہے شیطانون شریرون جہوٹون کی اس حدیث کو بزار نے بھی جبیر بن مطعم سے مرفوعاً روایت کیا ہے مگر بجاے لفظ احب البلاد لفظ احب البقاع کہا ہے مطلب دونون کا ایک ہے ؀

بیان مسجد مین پڑے رہنے یا بیٹھنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سات گروہ ہین جنکو خدا اپنے سایہ مین جگہہ دیگا جس دن کسی کا سایہ سوا اوسکے سایہ کے نہوگا ایک بادشاہ منصف دوسرا وہ جوان جسنے خدا کی عبادت مین نشو ونما پایا تیسرا وہ آدمی جسکا دل مسجد مین لگا رہتا ہے چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ کی راہ مین باہم دوست یکدیگر ہین اسی محبت پر مجتمع ہوتے ہین اسی محبت پر جدا ہوتے ہین پانچوان وہ شخص جسکو کسی عورت صاحب منصب وجمال نے بلایا اوسنے کہا مین خدا سے

ڈرتا ہون یعنی اوسکے پاس نہ گیا زنا نہ کیا چھٹا وہ شخص جسنے ایسا صدقہ دیا کہ اوسکے بائین ہاتھ نے نہ جانا کہ اوسکے دائین ہاتھ نے کیا خرچ کیا ساتوان وہ آدمی جسنے تنہائی مین خدا کو یاد کیا اوسکی آنکھون نے آنسو بہائے رواہ الشیخان ابوسعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مسجدون مین گھسا رہتا ہے تو اوسکے لئے ایمان کی گواہی دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر الآیۃ رواہ الترمذی یعنی مسجدون کا آباد رکھنا ایمان والون ہی کا کام ہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسجد نہین بناتے اگر کسی کافر نے بنائی تو اوسکا حکم زمین کا حکم ہے نہ مسجد کا معاذ بن جبل نے کہا ہے نبی اللہ نے فرمایا ہے شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جیسے بکری کا گرگ کہ ہو لی بھٹکی بکریون کو اوٹھا لیجاتا ہے سو تم گھاٹیون سے بچتے رہو جماعت و عامہ و مسجد کو پکڑے رہو رواہ احمد حدیث ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مسجدون کے لئے اوتاد ہوتے ہین یعنی ایسے لوگ جو میخ کیطرح اونمین گڑے رہتے ہین ہٹتے نہین فرشتے اونکے ہمنشین ہوتے ہین اگر غائب ہون تو اونکو تلاش کرتے ہین اگر بیمار پڑین تو اونکی عیادت بجالاتے ہین اگر کسی کام مین ہوتے ہین تو اونکی مدد کرتے ہین پھر فرمایا کہ جلیس مسجد تین خصلتین رکھتا ہے کسی بھائی سے ملتا ہے یا کوئی کلمہ محکمہ کہتا ہے یا کسی رحمت کا منتظر رہتا ہے رواہ احمد ابو الدرداء کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ مسجد گھر ہے ہر پرہیزگار کا جسکا گھر مسجد ہے اللہ اوسکے لئے روح و رحمت کا پل صراط پر سے گزر کر رضوان کیطرف جانیکا جنت تک پہونچنے کا کفیل ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبزار

غربتے گر روی بشہر و دیار	روی در مسجد مصفا کن
دوست را گر نمیتوانی دید	خانۂ دوست را تماشا کن

جب مسجد خدا کا گھر ٹھیرا تو پھر جو کچھہ خیر و رحمت و راحت اس گھر مین ملے وہ تھوڑی ہے جو اجر واسطے ملازم و جلیس مسجد کے اس حدیث مین آیا ہے اوسمین کچھہ شک نہین ہے وہ ضرور ہی ملیگا ۞

عورتون کا گہرمین نماز پڑہنا باہر نکلنا

ابو حمید ساعدی کی بی بی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا مین چاہتی ہون کہ آپکے ساتھ نماز پڑہا کرون فرمایا مجھے معلوم ہے تیری نماز اندر گہر کے بہتر ہے حجرہ سے حجرہ مین نماز پڑہنا بہتر ہے دار مین پڑہنے سے دار مین نماز پڑہنا بہتر ہے قوم کی مسجد مین پڑہنے سے قوم کی مسجد مین نماز پڑہنا بہتر ہے میری مسجد مین نماز پڑہنے سے راوی نے کہا بی بی نے حکم دیا کہ اونکے لئے دور جگہہ پہ گہر کے اندر اندہیری جگہہ مین ایک مسجد بناوین یہہ اوسمین نماز پڑہا کرتین یہانتک کہ خدا سے جا ملین رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ عورت کے لئے بہ نسبت مسجد کے گہر کی مسجد مین نماز پڑہنا جہان کسی مرد کا آنا جانا نہو زیادہ روشنی نہو کہ کوئی اوسکو جان پہچان سکے بہتر ہے حتی کہ مسجد مدینہ مین بہی نہ پڑہے گہر ہی کے اندر پڑہے اندہیری کوٹہری مین یہہ حکم خاص ہے ساتھ عورتون کے مردونکو مسجد مین جا کر پڑہنا خصوصاً ہمراہ جماعت کے افضل و سنت موکدہ ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین نماز عورت کی عورت کے گہر مین افضل ہے ہر اوسکی نماز سے حجرہ مین نماز اوسکی سنجاری یا تہ خانہ مین بہتر ہے گہر کی نماز سے رواہ ابوداؤد یعنی جسقدر الگ تہلگ ہو کر نماز پڑہیگی اوتنا اچہا کام ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یون ہے عورت ستر ہے وہ جب گہر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اوسکو تاکتا جہانکتا ہے وہ سب سے زیادہ قریب خدا سے جب ہی ہوتی ہے کہ گہر کی تہ مین ہو رواہ الطبرانی فی الاوسط اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو پردہ مین رہنا گہر کے اندر بیٹہنا چاہیئے باہر نکلنا پہرنا نچاہیئے کہ اسمین بے ستری ہوتی ہے شریر بد معاش اوباش لوگ نظر بد سے گہورتے ہین بقول میر

دل سے شوق رخ نکو نہ گیا
تاکنا جہانکنا کبہو نہ گیا

سو ایسے کام کرنے والے شیطان ہوتے ہین گو انسان کے لباس ہی مین کیون نہون قال تعالی من الجنۃ والناس یا مراد اس جگہہ خاص ابلیس ہے کہ وہ عورت کو دیکہکر اوسکا بہکانا چاہتا ہے

جب عورت گھر سے باہر نکلکر سیر باغ و بازار کی کریگی میلون ٹھیلون مین پھریگی تو کچھ شک نہین کہ شیاطین انس اوسکو اپنے پھندے مین لاوینگے مثنوی فریاد و داغ کو دیکھو کہ اوسمین یہی قصہ ہے کہ ایک ماہرو کو میلے بے نظیر رامپور مین دیکھکر عشق پیدا ہوگیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؁

بیان محافظت نماز پنجگانہ کا نماز کے وجوب پر ایمان لانے کا

ابن عمر وغیرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ بنایا گیا ہے اسلام پانچ چیزون پر ایک گواہی اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ دوسرے قائم رکھنا نماز کا تیسرے دینا زکوۃ کا چوتھے روزہ رکھنا رمضان کا پانچوین حج کرنا خدا کے گھر کا رواہ الشیخان اس حدیث کی شرح جیسے کتاب **وسیلۃ النجاۃ** مین لکھی گئی ہے کسی سالار و مین کم ہوگی ذرا اوسکی بھی سیر کرو بہار اسلام دیکھو خزان ایمان پہچانو حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے تم مین سے اگر کسی ایک شخص کے دروازے پر ایک نہر ہو وہ ہر دن اوسمین پانچ بار نہایا کرے تو بھلا کچھ بھی اوسکا میل کچیل باقی رہیگا کہا نہین فرمایا یہی مثال ہے پانچون نمازون کی کہ خطائین اونسے مٹتی رہتی ہین رواہ الشیخان دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ پانچون نمازین اور جمعہ سے جمعہ تک کفارے ہین اون گناہون کے جو انکے درمیان مین ہوتے ہین جب تک کہ کبائر مین نہ پھنسے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کبائر محتاج ہین توبہ کے چھوٹے گناہ تو نماز پنجگانہ و نماز جمعہ سے مٹتے رہتے ہین خواہ توبہ کرے یا نکرے گو توبہ کرنا بہتر ہے مگر بڑے گناہ سے توبہ کرنا واجب ہوتا ہے شاید سبب بے توبہ معاف نہون اللہم غفرا ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یون ہے الصلوات الخمس کفارات لما بینہا رواہ البزار بطولہ ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم جلتے بھنتے رہتے ہو جب نماز صبح کی پڑھتے ہو تو وہ تمکو نہلا دیتی ہے یعنی دوزخ کی آگ کو تمپر ٹھنڈا کر دیتی ہے پھر یہی لفظ اول سے آخر تک نماز ظہر عصر مغرب عشا کے لئے فرمایا پھر کہا تم سو رہتے ہو تمپر کوئی چیز لکھی نہین جاتی یہانتک کہ

تم جاگو رواه الطبرانی فیهما فی الکبیر موقوفا علیه وهو اشبه انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ
اللہ تعالےٰ کا ایک فرشتہ ہے وہ ہر نماز کے وقت پکارتا ہے اے لوگو اوٹھو جو آگ تمنے جلائی ہے
اوسکو بجھاؤ رواه الطبرانی فیهما حدیث طویل ابی عثمان مین سلمان سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب
کوئی مسلمان اچھا وضو کرکے نماز پنجگانہ پڑھتا ہے تو اوسکی خطائین ایسی جہڑ جاتی ہین جیسے یہہ
پتے آپکے ہاتھہ مین ایک شاخ تہی اوسکو ہلایا پتے گرنے لگے اوسکے لئے یہہ مثال فرمائی اللہ تعالےٰ
نے اپنے نبی سے یہہ ارشاد کیا ہے اقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات
یذهبن السیئات ذلك ذکری للذاکرین رواه النسائی اس آیت شریف سے پانچون نماز
کا پڑہنا نکلا دن کی تین نمازین ہین صبح ظہر عصر رات کی دو نمازین ہین مغرب عشا صبح کے بعد دن
نکلتا ہے دنکے سر پہ نماز صبح پڑہی جاتی ہے اسلئے وہ دن کی نمازین مین داخل رہی نماز مغرب
کے بعد رات آتی ہے رات کے سر پہ یہہ نماز ادا کیجاتی ہے اسلئے نماز شب مین شامل رکہی
گئی جندب بن عبد اللہ کی حدیث مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جسنے صبح کی نماز
پڑہی وہ اللہ کے ذمے مین ہے کہین ایسا نہو کہ اللہ اپنے ذمے کی بابت تمکو طلب کرے پہر اوندہے منہ
آگ جہنم مین ڈالدے رواه مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ آتے جاتے ہین تمہارے درمیان
فرشتے رات دن کے پہر اکٹھے ہوتے ہین نماز صبح و نماز عصر مین پہر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس
رہے تہے اوپر جاتے ہین یعنی نزدیک خدا کے تمہارا رب اون سے پوچھتا ہے حالانکہ اون سے
زیادہ خود جانتا ہے کہ تمنے میرے بندونکو کس حال پہ چہوڑا ہے وہ کہتے ہین ہم اونکو نماز پڑہتے ہوئے
چہوڑ کر آئے ہین جب ہم اونکے پاس گئے تہے تب بہی وہ نماز پڑہ رہے تہے رواه البخاری و
مسلم معلوم ہوا کہ صبح و شام پہرہ فرشتون کا بدلا جاتا ہے پہرے والے جناب باریتعالےٰ مین رپورٹ
کیا کرتے ہین جسکو نماز مین مشغول کہا وہ اچہا رہا ابو الدرداء نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ چیزین ہین جو کوئی اونکو ایمان کی راہ سے بجا لائیگا بہشت مین جائیگا
ایک وہ شخص جسنے نماز پنجگانہ پر وضو رکوع سجود وقت کی نگاہبانی کی دوسرا وہ شخص جسنے رمضان

کا روزہ رکھا تیسرا وہ آدمی جسنے حج کیا اگر طرف اوسکے راہ پا سکا چوتھا وہ شخص جسنے زکوۃ دی خوشدل ہوکر پانچوان وہ آدمی جسنے امانت ادا کی پوچھا امانت کا ادا کرنا کیا ہی فرمایا ناپاکی سے نہانا اللہ نے کوئی امانت سوا اسکے کسی چیز کی بنی آدم پر نہین رکہی ہے رواہ الطبرانی یعنی حقوق اللہ مین بڑی امانت یہی ہے کہ جب احتلام ہو یا صحبت کرے تو مرد عورت دونون غسل جنابت کرین بے طہارت نرہین ورنہ خائن امانت الٰہی ٹھیرینگے ابو ہریرہ کہتے ہین دو آدمی قبیلۂ قضاعہ کے اسلام لائے ایک اونمین کا ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہو گیا دوسرا سال بہر زندہ رہا طلحہ بن عبد اللہ نے کہا مینے خواب مین دیکہا کہ وہ پچھلا شہید سے پہلے بہشت مین گیا مجھے تعجب ہوا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا کیا اوسنے بعد اوس شہید کے روزہ رمضان کا نہین رکہا ہے چھ ہزار رکعتین سال بہر کی نماز کی نہین پڑہی ہین رواہ احمد ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ دونون مین اتنا فرق ہے جتنا فرق درمیان آسمان و زمین کے ہے معلوم ہوا کہ جسکی عبادت زیادہ ہوتی ہے اوسکا اجر بہی زیادہ ہوتا ہے بڑی عمر ہونے کا یہی فائدہ ہے کہ عبادت زیادہ ہوگی افسوس اوس شخص پر ہے جسکی عمر گھٹتی ہے گناہ بڑہتے ہین عائشہ کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تین چیزین ہین تین قسم کہاتا ہون اونپر کہ نہین ہے وہ شخص جسکا حصہ اسلام مین ہے برابر اوس شخص کے کہ جسکا کچھ حصہ ہی اسلام مین نہین ہے اسلام کے تین حصے ہین نماز روزہ زکوۃ والی نہین ہوتا اللہ کسی بندے کا دنیا مین پہر غیر کو دن قیامت کے اوسکا والی کرے دوست نہین رکہتا کوئی آدمی کسی قوم کو مگر اللہ اوس آدمی کو اوسی قوم کے ہمراہ حشر کریگا چوتھی بات جسپر اگر مین قسم کہاؤن تو امید ہے کہ گنہگار نہون یہ ہے کہ نہین چھپاتا اللہ عیب کسی بندہ کا دنیا مین مگر قیامت مین بہی اوسکے عیب کو چھپا دیگا رواہ احمد یہہ حدیث بڑی امید بخش ہے اللھم استر عوراتنا وآمن روعاتنا حدیث جابر مین فرمایا ہے کہ نماز کنجی ہے بہشت کی اسکو دارمی نے بہی روایت کیا ہے عبد اللہ بن قرط کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے سب سے پہلے جس چیز کا حساب بندے سے دن قیامت کے ہوگا نماز ہے اگر درست نکلی تو

سارے عمل درست ٹھیرینگے اگر خراب نکلی تو سارے عمل خراب ٹھیرینگے رواہ الطبرانی فی الاوسط

روز محشر کہ جان گداز بود	اولین پرسش نماز بود

درستی نماز کی یہی ہے کہ مطابق ہیئات سنت کے سارے ارکان باعتدال ادا ہوں دل خشوع ہو حدیث صحیح مین آیا ہے کہ صلوا کما رایتمونی اصلی یعنی تم ویسی نماز پڑہو جیسے نماز مین پڑہتا ہوں سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز مین رفع الیدین کرتے آمین پکارتے جلسۂ استراحت فرماتے مقتدیوں کو ارشاد کرتے کہ تم سوا سورۂ فاتحہ کے اور کچھ پیچھے امام کے نہ پڑہو پس عمل اس حدیث پر جب ہی ہوگا کہ سارے سنن بجالائے جاوین ساری شکل قیام وقعود و قرارت وغیرہا کی مثل شکل نماز نبوی کے ہو آئین عمر کہتے ہین ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا افضل اعمال کیا چیز ہے فرمایا نماز تین مرتبہ یہی فرمایا پھر کہا جہاد راہ خدا مین الحدیث رواہ ابن حبان ثوبان کا لفظ یہ ہے تم سیدہی راہ چلے جاؤ عمل نہ گنو جانلو کہ بہتر اعمال نماز ہے وضو پر محافظت نہین کرتا مگر مومن رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ بے وضو نماز پڑہنا خلاف ایمان کے ہے گو اس حرکت بے برکت سے کافر نہو

بیان مطلق نماز کا رکوع و سجود کی فضیلت کا

ثوبان کی حدیث مین آیا ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ایسا عمل بتاؤ جسکے سبب سے خدا مجھکو جنت دے یا یہ کہا کہ ایسا عمل بتاؤ جو خدا کو سب سے زیادہ محبوب ہو فرمایا تو خدا کے لئے بہت سے سجدے کیا کر تو کوئی سجدہ نکریگا مگر اللہ ہر سجدہ پر ایک درجہ تیرا بڑہا دیگا ایک خطا تیری دور کریگا رواہ مسلم اس حدیث مین نرے سجدہ کی فضیلت بیان فرمائی ہے اکثر اہل علم نے یہ سمجھا ہے کہ مراد سجدہ سے اسجگہ نماز نفل ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے گو کسی جگہہ لفظ سجدہ سے حسب قرینہ سیاق سباق رکعت مراد ہو کیونکہ فضیلت نماز کی علحدہ آئی ہے یہان بیان کرنا فضیلت نرے سجدہ کا مقصود ہے اس مقدمہ مین بہت حدیثین آئی ہین یہی قول مختار شوکانی سفر

کا ہے نزل الابرار مین ہے اسیکو ترجیح دیگئی ہے صریح لفظ حدیث کو تاویل کرنا کیا ضرور ہے
تاویل کی حاجت وہان ہوتی ہے جہان معنی حقیقی نہ بن سکین یہان یہہ معنی بے تکلف بنتے ہین
عبادہ بن صامت کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کوئی بندہ ایسا نہین ہے کہ جو اللہ کے لیے سجدہ
کرے مگر اللہ اوسکے لئے ایک حسنہ لکھتا ہے ایک سیئہ مٹاتا ہے ایک درجہ بڑہاتا ہے سو تم سجدے
بہت کیا کرو رواہ ابن ماجۃ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے سب سے زیادہ بندہ قریب اپنے
رب سے جب ہوتا ہے کہ سجدے مین ہو سو تم سجدہ مین بہت دعا کیا کرو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ
سجدہ مین دعا جلد قبول ہوتی ہے بسبب قرب رب کے اپنے بندے سے ربیعہ بن کعب سے فرمایا تہا
اعنی علی نفسک بکثرۃ السجود رواہ الطبرانی مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ مین رات کو پاس رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہتا تہا وضو و حاجت کا پانی لاتا تہا مجہہ سے کہا کچہہ مانگ مین نے
کہا مین آپکی رفاقت جنت مین مانگتا ہون فرمایا بہلا کچہہ اور سوا اسکے مین نے کہا بس یہی فرمایا مدد کر تو
میری اپنی جان پر کثرت سجود سے یعنی اگر تو بہت سے سجدے کیا کریگا تو جنت مین میرے پاس ہوگا
مراد تنہا سجدہ ہے نہ وہ سجدہ جو اندر نماز کے ہوتا ہے حذیفہ کی حدیث مین یون آیا ہے نہین کوئی
حالت جسمین بندہ محبوب تر ہو نزدیک خدا کے اس حالت سے کہ خدا اوسکو سجدے مین دیکہے وہ اپنے
مونہہ کو خاک آلودہ کر رہا ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط معلوم ہوا کہ مٹی پر سجدہ کرنا مٹی کا
مونہہ پر لگ جانا خدا کو زیادہ تر محبوب ہوتا ہے کیونکہ اسمین اپنی تو عاجزی خواری ذلت ثابت ہوتی
ہے خدا کی عظمت و رفعت نکلتی ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گذرے
پوچہا یہہ کسکی قبر ہے کہا فلان شخص کی فرمایا دو رکعت نماز اسکو تمہاری رہی سہی دنیا سے کہین زیادہ
تر محبوب ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط

بیان نماز پڑہنے کا اول وقت مین

ابن مسعود نے پوچہا کون عمل خدا کو زیادہ تر محبوب ہے فرمایا نماز پڑہنا وقت پر کہا پہر کون عمل کہا

نیکی کرنا مان باپ سے کہا پہر کون عمل فرمایا جہاد راہ خدا مین روایۃ الشیخان ام فروہ کا لفظ یون ہے کہ افضل اعمال نماز پڑہنا ہے اول وقت مین رواہ ابوداؤد عبادہ بن صامت کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ نمازین ہین جنکو خدا نے فرض کیا ہے جس نے اچھی طرح وضو کیا نماز کو وقت پر پڑہا رکوع سجدہ تمام کیا خشوع کیا اوسکے لئے اللہ پر عہد ہے اس بات کا کہ اوسکو بخشدے جسنے اسطرح نہ کیا اوسکے لئے کوئی عہد نہین ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے رواہ مالک ؒ ؛

بیان نماز جماعت کا اور جسنے جماعت نپائی

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نماز آدمی کی جماعت مین گہر بازار کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ ہوتی ہے الحدیث یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے رواہ الشیخان ابن مسعود نے کہا ہے ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ہدی سکہائی اونمین ایک نماز پڑہنا ہے مسجد مین جہان اذان کہی جاتی ہے رواہ مسلم بطولہ عمر رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اللہ پسند کرتا ہے نماز جماعت کو رواہ احمد انس کا لفظ مرفوعاً یون آیا ہے کہ جسنے چالیس دن نماز جماعت کی اللہ کے لئے پڑہی تکبیر اولی کو پایا اوسکے لئے آگ دوزخ سے نفاق سے برات لکہی گئی رواہ الترمذی ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اچہی طرح وضو کرکے نماز کو چلا لوگون کو پایا کہ وہ نماز پڑہ چکے تہے اللہ اوسکو اتنا ہی اجر دیگا جتنا اونکو دیگا جنہون نے حاضر ہوکر وہان نماز پڑہی تہی اونکے اجر مین سے کچہہ کم نکریگا رواہ ابوداؤد اس قسم کی ایک حدیث بیان مساجد مین بہی اوپر گزر چکی ہے ؛

بیان کثرت جماعت کا

ابی بن کعب کہتے ہین ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتہہ نماز صبح کی

پڑہی کہا فلان شخص حاضر ہے کہا نہین پوچہا فلان آدمی آیا ہے کہا نہین فرمایا یہہ دونون نمازین منافقون پر سب سے زیادہ بہاری اور بوجہل ہین اگر یہ جانتے کہ انہین کیا ہے تو سینے کے بل گہٹنون پر دوڑے چلے آتے پہلی صف نماز کی مثل صف ملائکہ کی ہوتی ہے تمکو اگر فضیلت اوسکی معلوم ہو تو تم جلدی کرو نماز آدمی کے ہمراہ ایک آدمی کے اوسکی تنہا نماز سے بہتر ہے دو آدمی کے ساتھ ایک آدمی سے بہتر ہے پہر جتنے آدمی زیادہ ہون اوتنی ہی اللہ کو زیادہ محبوب ہے رواہ ابوداؤد یعنی من زاد زاد اللہ فی حسناتہ ؁

بیان جنگل مین نماز پڑہنے کا

ابو سعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز جماعت کی برابر پچیس نماز کے ہے پہر اگر کسی جنگل مین پڑہی ہے رکوع وسجدہ کو پورا ادا کیا ہے تو برابر پچاس نماز کے ہے رواہ ابوداؤد عبد الواحد بن زیاد نے اس حدیث کی شرح مین یون کہا ہے کہ جنگل کی نماز جماعت کی نماز سے دوچند ہوتی ہے حافظ منذری نے کہا ہے بعض علماء کا یہہ مذہب ہے کہ جنگل کی نماز جماعت کی نماز پر فضیلت رکہتی ہے سلمان فارسی کا یہہ لفظ ہے کہ آدمی جب جنگل مین ہوتا ہے پہر وقت نماز کا آیا اسنے وضو کیا پانی نہ ملا تو تیمم کیا پہر کہڑے ہو کر نماز پڑہی تو دو فرشتے اوسکے ساتہہ نماز پڑہتے ہین اور جو اذان واقامت بہی کہی تو اوسکے پیچہے خدا کا ایک لشکر نماز پڑہتا ہے جسکے دونون سرے نظر نہین آتے رواہ عبد الرزاق معلوم ہوا کہ نماز کے لئے گو اکیلا ہو مگر اذان واقامت کہے دیہاتی لوگ جو جنگل مین زراعت کے سبب سے رہتے ہین انکی نماز شہر والون کی نماز سے بہتر اجر مین زیادہ تر ہوتی ہے ؁

بیان صبح وعشا کی نماز پڑہنے کا جماعت سے

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے رسول خدا کو سنا فرماتے تہے جسنے پڑہی نماز عشا کی جماعت

ہین اوسنے گویا آدہی رات تک قیام کیا جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت ہین اوسنے گویا ساری رات قیام کیا رواہ مسلم و اللفظ لہ وابوداؤد ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے بہت بہاری نماز منافقون پر عشا و صبح کی نماز ہے اگر یہہ جانتے کہ انہین کیا ہے تو سینے کے بل آتے مینے ارادہ کیا تہا کہ حکم دون کہ نماز قائم ہو پہر کسی آدمی سے کہون کہ نماز پڑہاوے پہر کچہہ لوگ اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اونکے ساتہہ لکڑی کے گٹہے ہون جو لوگ نماز مین حاضر نہین ہوتے ہین اونکے گہر آگ سے جلادون رواہ الشیخان اس حدیث سے تاکید جماعت کی نکلی جماعت کا سنت موکدہ ہونا ثابت ہوا یہی مضمون ایک دوسری روایت مسلم مین بہی بلفظ دیگر آیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے فرضیت جماعت کی سمجہی ہے مگر قول اول قوی ہے واللہ اعلم مانا کہ فرض نہین مگر سنت موکدہ کا ترک کرنا وہ بہی بلا عذر یہہ کیا کم گناہ ہے ابن عمر کہتے ہین ہم جب کسی شخص کو نماز فجر و عشا مین نہ پاتے تو اوسکے حق مین گمان بد کرتے تہے رواہ ابن خزیمۃ یعنی اوسکو منافق سمجہتے تہے مخلص نہ جانتے ٭

بیان نماز نفل گہر مین پڑہنے کا

ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تم کچہہ نماز اپنے گہرون مین بہی پڑہا کرو گہرونکو قبرین مت ٹہیراؤ رواہ البخاری و مسلم مراد اس نماز سے نماز نفل ہے جابر بن عبداللہ کا لفظ یہہ ہے جب کوئی تم مین سے نماز اندر مسجد کے پڑہ چکے تو اپنے گہر کے لئے کچہہ حصہ نماز کا رکہے اللہ اوسکے گہر مین نماز کے سبب سے خیر دیگا رواہ مسلم ابوموسیٰ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثال اوس گہر کی جسمین اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور اوس گہر کی جسمین نہین ہوتا ایسی ہے جیسے زندہ و مردہ رواہ الشیخان ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون نماز افضل ہے میرے گہر مین یا مسجد مین فرمایا تو نہین دیکہتا میرے گہر کو کسقدر مسجد سے قریب تر ہے ہین اگر گہر مین نماز پڑہ ہون تو مجہکو زیادہ تر محبوب ہے اس بات سے کہ مسجد مین پڑہ ہون مگر یہہ کہ

فرض نماز ہو رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ نماز نفل کا علی الاطلاق بہ نسبت مسجد کے گہر
مین پڑہنا بہتر ہوتا ہے زید بن ثابت کی حدیث مین آیا ہے کہ اے لوگو تم اپنے گہرون مین نماز پڑہا کرو
افضل نماز آدمی کی اوسکے گہر مین ہے مگر نماز فرض رواہ ابن خزیمۃ دوسری روایت مین
ایک صحابی سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ فضیلت نماز کی گہر مین اوس نماز پر جسکو لوگ دیکہتے ہین ایسی
ہے جیسے فضیلت نماز فرض کی نماز تطوع یعنی نفل پر رواہ البیہقی انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے
تم بزرگی دو اپنے گہرون کو کچہہ نماز پڑہکر رواہ ابن خزیمۃ ❊

بیان انتظار کرنے نماز کا بعد نماز کے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ہمیشہ تم نماز مین ہو جب تک کہ نماز تمکو روکے ہوئے ہے گہر
مین آنے سے نہین روکتا تمکو مگر نماز نے رواہ البخاری ومسلم انس کہتے ہین دیر کی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز عشا مین آدہی رات تک پہر نماز پڑہکر ہماری طرف
مونہہ کر کے کہا لوگ نماز پڑہکر سو رہے تم برابر نماز مین رہے جب تک کہ تم منتظر نماز تہے رواہ
البخاری معلوم ہوا کہ حکم انتظار نماز کا مثل نماز کے ہے یہہ بہی انس ہی نے کہا ہے کہ یہہ آیت
تتجافی جنوبہم عن المضاجع انتظار نماز عشا مین اوتری ہے رواہ الترمذی ابن
عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ نماز پڑہی ہمنے نماز مغرب کی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پہر جس کسیکو جانا تہا وہ چلا گیا جس کسیکو ٹہیرنا تہا وہ ٹہیر رہا اتنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جلدی سے آئے سانس چڑہ گئی تہی دونون زانو برہنہ تہے فرمایا تمکو بشارت ہو تمہارے
رب نے ایک دروازہ آسمان کا کہولکر فرشتون سے فخر کیا فرمایا دیکہو میرے بندون کو ایک نماز
فرض پڑہ چکے ہین دوسری نماز کی راہ دیکہتے ہین رواہ ابن ماجۃ انس جناب نبوی سے
راوی ہین کہ تین چیزین کفارات ہین تین درجات تین منجیات تین مہلکات کفارات پورا
کرنا ہے وضو کا سردی مین انتظار ہے نماز کا بعد نماز کے چلنا ہے پاؤن سے طرف جماعت کے

درجات کہلانا ہے کہانیکا پہیلانا ہے سلام کا پڑہنا ہے نماز کا رات کو جبکہ لوگ سوتے ہوں
منجیات عدل کرنا ہے غضب و رضا مین میانہ روی ہے فقر و غنا مین ڈرنا ہے خدا سے چھپے کہلے
مین مہلکات بخل کی اطاعت کرنا ہے ہوا کے تابع ہونا ہے اپنے اوپر اترانا ہے رواہ البزار
واللفظ لہ والبیہقی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ زمانۂ رسول خدا مین کوئی رباطہ نہ تہی
یہی انتظار نماز کا بعد نماز کے تہا جسکے باب مین اصبروا وصابروا ورابطوا اوترا ہے رواہ الحاکم

بیان محافظت کا نماز صبح و نماز عصر پر

ابو بصرہ غفاری کہتے ہین نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخمص مین یہہ
نام ہے ایک جگہہ کا پہر فرمایا عرض کی گئی یہہ نماز اونپر جو تم سے پہلے تہے اونہون نے اسکو
ضایع کیا سو جو کوئی محافظت کریگا نماز کی اوسکو دوہرا اجر ملیگا رواہ مسلم ابوبکرہ کا لفظ
مرفوع یہہ ہے جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت سے وہ اللہ کے ذمہ مین ہے جو کوئی اللہ کا ذمہ توڑیگا
اللہ اوسکو اوندہے مونہہ آگ مین ڈالیگا رواہ الطبرانی فی الکبیر ؞

بیان بیٹھے رہنے کا مصلے پر بعد نماز صبح و نماز عصر کے

انس نے کہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت مین
پہر بیٹھکر خدا کا ذکر کیا سورج نکلنے تک پہر دو رکعت نماز پڑہی اوسکو برابر ایک پورے حج و عمرہ کے
اجر ملیگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے دوسرا لفظ یہہ ہے کہ اگر بیٹھون مین ساتھہ اوس قوم
کے جو ذکر خدا کرتی ہے نماز صبح سے سورج نکلنے تک یہہ زیادہ محبوب ہے مجھکو اس بات سے کہ
آزاد کرون مین چار نفر اولاد اسمعیل علیہ السلام سے اسیطرح حق مین نماز عصر کے سورج ڈوبنے
تک فرمایا ہے رواہ ابوداؤد معاذ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو شخص بیٹہا اپنے مصلے پر صبح کی
نماز پڑہکر پہر ادسنے دو رکعت ضحی یعنی اشراق کی پڑہین سوا خیر کے کچھہ نہ کہا تو اوسکے گناہ بخشے

گئے گو دریا کے جھاگ سے بھی زیادہ کیوں نہوں رواہ احمد جابر بن سمرہ نے کہا ہے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز فجر پڑھ چکتے اپنی جگہہ مین مربع بیٹھتے یہانتک کہ سورج اچھی طرح
نکل آوے رواہ مسلم

بیان اون اذکار کا جو بعد نماز صبح و عصر و مغرب کے پڑہے جاتے ہین

حدیث ابی ذر مین مرفوعا آیا ہے جسنے کہا بعد ہر نماز فجر کے اور وہ اپنے پاؤن پہیرے ہوئے ہے
بات کرنے سے پہلے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت
وھو علی کل شیئ قدیر دس بار تو لکہتا ہے اللہ اوسکے لئے دس نیکیان مٹاتا ہے دس
برائیان بڑہاتا ہے دس درجے اوسدن ہر مکروہ سے پناہ مین شیطان سے حفظ مین رہتا ہے
سوا شرک کے کوئی گناہ اوسکو نہین پاسکتا رواہ الترمذی واللفظ لہ نسائی کی روایت
مین لفظ بیدہ الخیر زیادہ آیا ہے اتنا ور بڑہایا ہے کہ ہر بار کے کہنے پر ایک گردن آزاد
کرنے کا ثواب ملتا ہے حارث بن مسلم تیمی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہسے
فرمایا جب تو نماز صبح کی پڑہے تو بات کرنے سے پہلے سات بار یون کہہ اللھم اجرنی من النار اگر تو اوسدن
مرجاویگا تو اللہ تیرے لئے آتش دوزخ سے پناہ لکہیگا اور جب تو نماز مغرب پڑہے تو بہی بات
کرنے سے پہلے سات بار یہی کلمہ کہہ اگر تو اوس رات مرجاویگا تو اللہ آگ سے تیری نجات لکہیگا
رواہ النسائی عمارہ بن شبیب کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ
الی قولہ قدیر دس بار بعد مغرب کے مقرر کریگا اللہ اوسکے لئے سلحدار جو حفاظت کرینگے اوسکی
شیطان رجیم سے صبح تک پہر اوسکے لئے دس حسنات لکہے جاوینگے دس سیات مہلکات محو کئے جاوینگے
اسکو برابر آزاد کرنے دس گردن مومن کے اجر ملیگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے وللہ الحمد ٭

بیان امامت نماز کا نماز کے پورا کرنے اچھی طرح پڑہنے کا

عقبہ بن عامر نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین جسنے امامت کی کسی قوم کی
پہر اگر پوری کی نماز تو اسکی نماز اور اونکی نماز پوری ہوئی اور جو پوری نہ کی تو اونکی نماز
پوری ہوئی اسپر گناہ رہا رواہ احمد واللفظ لہ وابو داؤد معلوم ہوا کہ امام کی نماز
مین اگر نقصان آتا ہے تو اوس سے مقتدیون کی نماز مین خلل نہین پڑتا ہے انکی نماز بہر حال
ہو جاتی ہے امام جانے اور اوسکی نماز یہی مذہب ہے اہل حدیث کا ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جو
کوئی امامت کرے کسی قوم کی وہ اللہ سے ڈرے اور جانے کہ وہ ضامن ہے اوس سے اس
نماز کی پوچھ پاچھ ہوگی جسکا وہ ضامن ہوا ہے اگر اچھی طرح نماز پڑہائی ہے تو برابر مقتدیون
کے اجر ملیگا جنہون نے اسکے پیچھے نماز پڑہی ہے کچھ اونکے اجر مین کمی نہوگی جو کچھ نقصان ہوا
اوسکا گناہ امام پر ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط بخاری کا لفظ مرفوع ابو ہریرہ سے
یہہ ہے کہ یہہ امام تمکو نماز پڑہاتے ہین اگر انہون نے خطا کی تو تمہارا نفع ہے اگر خطا کی تو تمہاری
نماز ہوگئی گناہ اونپر رہا ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے تین شخص ہین جنکو ون قیامت کے کچھ
ہول فزع اکبر کا نہوگا یعنی اونکا حساب نہ لیا جاویگا وہ مشک کے ٹیلون پر ہونگے جب تک کہ ساری خلائق
حساب سے فارغ ہو ایک وہ آدمی جسنے خدا کے لئے قرآن پڑہا ہے کسی قوم کی امامت کی ہے قوم اوس سے
خوش ہے الحدیث اس باب مین اور بہی بہت حدیثین آئی ہین اللھم ارزقنا *

بیان صفون کے برابر کرنیکا اور صف اول کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر صف مردون کی اول صف
ہے بدتر صف پچہلی صف ہے بہتر صف عورتون کی پچہلی صف ہے بدتر پہلی صف ہے رواہ
مسلم عرباض بن ساریہ نے کہا ہے کہ استغفار کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے
صف اول کے تین بار دوسری صف کے لئے ایکبار رواہ النسائی ابو امامہ کی حدیث مین آیا ہے
اللہ اور فرشتے درود بہیجتے ہین پہلی صف پر کہا دوسری صف پر تین بار یہی فرمایا کہ پہلی صف پر

پہر کہا دوسری صف پر تم برابر کرو صفین اپنی برابر رکھو مونڈہے اپنے نرمی کرو ہاتھون مین اپنے اخوانکے لیے بند کرو درار کو شیطان گہستا ہے درمیان تمہارے جیسے بکری کا بچہ رواہ احمد براء بن عازب کہتے ہین تشریف لاتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنارہ صف پر برابر کرتے سینے مونڈہے قوم کے فرماتے جدا مت ہو ورنہ جدا کردیگا اللہ دل تمہارے بیشک اللہ اور فرشتے درود بہیجتے ہین پہلی صف پر رواہ ابن ماجہ حدیث انس مین مرفوعاً فرمایا ہے کہ تم برابر کرو اپنی صفوف کو صفون کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے رواہ الشیخان ابن عمر کے لفظ مین اتنا اور آیا ہے کہ مت چہوڑو درار شیطانون کے لیے جسنے ملایا صف کو ملاویگا اسکو اللہ جسنے کاٹا صف کو کاٹیگا اوسکو اللہ رواہ ابوداؤد جابر بن سمرہ کہتے ہین باہر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا تم نہین باندہتے ویسی صف جیسی صف فرشتے باندہتے ہین پاس اپنے رب کے ہمنے کہا وہ کسطرح صف باندہتے ہین فرمایا پہلی صف پوری کرتے ہین صف مین برابر جم جاتے ہین رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے بہتر تم مین وہ لوگ ہین جنکے مونڈہے نماز مین نرم تر ہین رواہ ابوداؤد انس نے کہا ایک بار نماز قائم ہوئی ہماری طرف مونہہ کرکے فرمایا سیدہا کرو صفون کو جم جاؤ مین دیکہتا ہون تمکو پس پشت اپنے سے اسکو شیخین نے روایت کیا ہے بخاری کی روایت مین یون آیا ہے کہ ہر ایک او نمین کا ملاتا اپنے کندہے کو دوسرے کے کندہے سے اپنے قدم کو دوسرے کے قدم سے یعنی خوب ہی ملکر جم کر برابر ہوکر کہڑے ہوتے درار نہ چہوڑتے عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ اور فرشتے درود بہیجتے ہین صفون کے داہنی طرف پر رواہ ابوداؤد۔

بیان ملانے صفون کا بند کرنے درار کا

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ اور فرشتے درود بہیجتے ہین اوپر ان لوگون پر جو ملاتے ہین صفون کو رواہ ابن حبان اسکو ابن خزیمہ نے بہی برابر سے بطول

روایت کیا ہے حدیث ابی جحیفہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے بند کیا فرجہ کو اوسکی مغفرت ہوگی رواہ البزار ابن عباس کی حدیث مین ہے جسنے بہرا بائین جانب مسجد کو بسبب کمی لوگون کے اوسکو دو اجر ملین گے رواہ الطبرانی فی الکبیر ؛

بیان آمین کہنے کا پیچھے امام کے اور دعاء اعتدال و استفتاح کا ؛

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو جسکی بات فرشتونکی بات سے ملگئی اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے رواہ البخاری واللفظلہ ومسلم سمرہ بن جندب کا لفظ یہہ ہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا رواہ الطبرانی فی الکبیر یہی لفظ مسلم مین بہی آیا ہے فقولوا آمین یجبکم اللہ حدیث ابی مصبح مین مرفوعاً ختم کرنا دعا کا آمین پر آیا ہے فرمایا ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے رواہ ابوداؤد ابن عمر کہتے ہین ہم نماز پڑہتے تھے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ایک آدمی نے قوم مین سے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا آپنے فرمایا یہہ کلمہ کسنے کہا ہے اوسنے کہا مینے فرمایا مجھکو تعجب آیا اس کلمے کے لئے آسمان کے دروازے کہولدئے گئے ابن عمر نے کہا جب سے مینے یہہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی کبہی اوسکو ترک نہ کیا رواہ مسلم رفاعہ بن رافع نے کہا ہم نماز پڑہتے تھے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب رکوع سے سر اوٹہایا کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک آدمی نے پیچھے سے کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب نماز پڑہ چکے فرمایا یہہ کلمہ کسنے کہا ہے اوسنے کہا مینے فرمایا مینے کچھ اوپر تیس فرشتون کو دیکہا کہ وہ جلدی کرتے ہین کہ کون اونمین سے اس کلمے کو پہلے لکہے رواہ مالک والبخاری حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جسکا کہنا موافق کہنے ملائکہ کے پڑیگا اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے رواہ البخاری ومالک ؛

کتاب النوافل

بیان محافظت کرنیکا بارہ رکعات سنت پر اثنین

رملہ دختر سفیان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کوئی بندہ مسلمان ہر روز بارہ رکعت نفل سوای فرض کے نہین پڑھتا مگر بناتا ہے اللہ اوسکے لیے ایک گھر جنت مین رواہ مسلم ترمذی کی روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ چار پہلے ظہر سے دو بعد اوسکے دو بعد مغرب کے دو بعد عشا کے دو صبح سے پہلے اسکو ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے مگر دو رکعت کو پہلے عصر سے ذکر کیا ہے ہان پہلے عشا کے دو رکعت کا ذکر نہین کیا ؀

بیان محافظت کا دو رکعت پر صبح سے پہلے

عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے دو رکعت فجر بہتر ہین دنیا و ما فیہا سے رواہ مسلم شیخین کی ایک روایت اس لفظ سے ہے کہ یہہ دونون رکعت محبوب تر ہین مجھکو ساری دنیا سے دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ خبرداری نہین کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کی نوافل سے زیادہ تر ان دو رکعت فجر سے رواہ الشیخان ابو الدرداء نے کہا ہے وصیت کی مجھکو میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزون کی ایک روزہ رکھنا تین دن ہر ماہ مین دوسرے سونے سے پہلے وتر کا پڑھنا تیسرے دو رکعت فجر کا ادا کرنا رواہ الطبرانی باسناد جید ابوداود نے اس حدیث مین بجاے دو رکعت فجر کے دو رکعت چاشت کو ذکر کیا ہے ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قل ھو اللہ احد برابر تہائی قرآن کے ہے قل یا ایہا الکافرون برابر چوتھائی قرآن کے رسول خدا ان دونون سورتون کو دو رکعت فجر مین پڑھا کرتے تھے فرماتے ان دو رکعت مین سارے جہان کی رغبت ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نہ چھوڑو تم دو رکعت فجر کو اگرچہ ہٹائین تم کو

سوار گھوڑونکے رواہ ابوداؤد یعنی گو کوئی لشکر تمکو وہان سے بھگائے ؀

بیان نماز کا پہلے پیچھے ظہر کے

ام حبیبہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جو کوئی محافظت کرتا ہے چار رکعت پر پہلے ظہر سے اور بعد ظہر کے تو حرام کر دیتا ہے اوسکو اللہ آتش دوزخ پر اسکو ابوداؤ و ترمذی نے روایت کیا ہے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ نہ چھوئے گی اوسکے موتہہ کو آگ کبھی ابو ایوب کا لفظ مرفوعًا یون ہے چار رکعت ظہر سے پہلے جنمین سلام نہو اونکے لئے دروازے آسمان کے کہولدئے جاتے ہین رواہ ابوداؤد حدیث عبد اللہ بن سائب مین اتنا اور آیا ہے کہ یہہ وہ ساعت ہے جسمین دروازے آسمان کے کہولے جاتے ہین مین دوست رکھتا ہون اسبات کو کہ اس ساعت مین میرا عمل صالح چڑہے رواہ الترمذی حمید کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نماز دوپہر یعنی ظہر کی مثل نماز شب کے ہے ؀

بیان نماز کا پہلے عصر کے

ابن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا رحم کرے اللہ اوس شخص پہ جو پڑہتا ہے پہلے عصر سے چار رکعت رواہ ابوداؤد والترمذی کچھہ شک نہین کہ جو کوئی یہہ نماز پڑہیگا وہ دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین داخل ہوگا اللہ اوسپر مہربانی کریگا ام حبیبہ کی حدیث مین یون آیا ہے کہ جسنے حفاظت کی چار رکعت پر پہلے عصر سے بناویگا اللہ اوسکے لئے گہر جنت مین رواہ ابو یعلی ؀

بیان نماز کا درمیان مغرب و عشا کے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسنے پڑہین چھہ رکعتین بعد مغرب کے برا کلام نہ کیا اونکے

بیچ مین تو یہہ برابر بارہ سال کی عبادت کے ہوگا رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ عائشہ کی حدیث مین بیس رکعتین آئی ہین جنت مین گھر بننے کا ذکر فرمایا ہے ترمذی نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے ﴿

بیان نماز کا بعد عشا کے

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبہی نماز عشا پڑھکر میرے گھر مین نہ آئے مگر چار یا چہہ رکعتین پڑہین رواہ ابوداؤد اس باب مین منذری نے جتنی حدیثین لکہی ہین اونکو ضعیف کہا ہے کسی حدیث مین بجز اس حدیث کے ذکر فعل نبوی کا نہین آیا ہے اسلئے ہمنے بہی لکہنا اون احادیث کا چہوڑ دیا ﴿

بیان نماز وتر کا

علی علیہ السلام کہتے ہین وتر کچہہ واجب نہین ہے مثل نماز فرض کے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو جاری رکہا ہے یہہ فرمایا ہے کہ اللہ وتر ہے سو تم وتر پڑہو اے قرآن والو رواہ الترمذی جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص ڈرے کہ آخر شب کو نہ اوٹہیگا وہ اول شب مین وتر پڑہ لے اور جسکو یہہ لالچ ہو کہ آخر شب مین اوٹہیگا تو وہ آخر شب مین پڑہے کیونکہ نماز آخر شب کی مشہود محضور ہوتی ہے اور یہہ افضل ہے رواہ مسلم یعنی اوس وقت کی نماز مین فرشتے موجود و حاضر ہوتے ہین خارجہ بن حذافہ کہتے ہین ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے فرمایا اللہ نے تمکو حکم کیا ہے ایک نماز کا جو بہتر ہے تمہارے لئے لال اونٹون سے وہ نماز وتر ہے اسکو عشا کے بعد سے صبح تک مقرر رکہا ہے رواہ ابوداؤد اس حدیث سے واجب ہونا وتر کا نکلتا ہے صیغہ امر کا بیان کوئی صارف موجود نہین ہے بلکہ لفظ بریدہ کا مرفوعاً یہہ ہے کہ وتر حق ہے جو کوئی وتر نہین پڑہتا ہے

وہ ہم مین سے نہین ہے اسکو بھی ابو داؤد نے روایت کیا ہے لفظ حق کا بجاے واجب وثابت کے مستعمل ہوتا ہے پس وتر واجب ٹھیرا؛

بیان باوضو سونے کا رات کو اوٹھنے کی نیت سے

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سویا باوضو تو سوتا ہے اوسکے کپڑے مین فرشتہ پھر جب وہ جاگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اللھم اغفر لعبدک فلان یعنی یون کہتا ہے کہ اے اللہ تو بخشدے اپنے بندے صدیق حسن کو کہ وہ پاک ہو کر سویا ہے رواہ ابن حبان معاذ بن جبل کی حدیث مین یون آیا ہے نہین سوتا کوئی مسلمان طاہر ہو کر پھر چونکتا ہے رات کو پھر مانگتا ہے اللہ سے خیریت دنیا و آخرت کی مگر اللہ اوسکو دیتا ہے رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ رات کو باوضو سونے مین جسکی آنکھ کھلی اوسکو چاہئے کہ خدا سے خیر دارین کی طلب کرے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو شخص آیا اپنے بستر پر پاک ہو کر یعنی باوضو ذکر کرتا رہا اللہ کا یہانتک کہ سو گیا پس وہ رات مین کسی وقت بھی کروٹ نہین بدلتا اور اللہ سے سوال خیر امر دنیا و آخرت کا نہین کرتا ہے مگر اللہ اوسکو دیتا ہے رواہ الترمذی ابوذر کی حدیث مین آیا ہے کوئی بندہ اپنے جی مین ایک ساعت کا اوٹھنا رات کو نہین کہتا پھر سو جاتا ہے مگر وہ سونا اوسکا صدقہ ہے اوسپر طرف سے خدا کے اوسکے لئے اجر اوسکی نیت کا لکھا جاتا ہے رواہ ابن حبان؛

بیان اون کلمات کا جنکو سوتے وقت بستر پر کہے

حدیث طویل علی علیہ السلام مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو عوض طلب خادم کے یہہ فرمایا تھا کہ جب تو اپنے بستر پر جاوے تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ چونتیس بار اللہ اکبر کہہ یہہ سو بار ہوا یہہ تیرے لئے خادم سے بہتر ہے اونہون نے کہا

مین اللہ و رسول سے راضی ہوئی رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد واللفظ لہ ابن عمر نے
اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ زبان پر یہ کلمے سو ہین میزان مین ہزار ہین مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا ان کلمون کو انگلیون پر گنتے تھے رواہ ابوداؤد نوفل کا لفظ یہ ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونسے کہا قل یا ایہا الکافرون پڑھ کر سو یا کر کہ اسمین
شرک سے بیزاری ہے رواہ ابوداؤد ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے کہا وقت
آنے کے اپنے بستر پر لا الہ الا اللہ وحدہ الی قولہ قدیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اوسکے گناہ یا اوسکی
خطائین بخشی گئین اگرچہ برابر جھاگ دریا کے ہون اسکو نسائی و ابن حبان نے روایت
کیا ہے شداد بن اوس سے نزدیک ترمذی کے مرفوعاً یون آیا ہے جسنے بستر پر سوتے وقت
کوئی سورۃ کتاب اللہ کی پڑھی اللہ ایک فرشتے کو اوسپر مقرر کر دیتا ہے کوئی چیز ایذا کی
اوسکے آس پاس نہین جاتی یہانتک کہ اپنی نیند سے جاگے جبکہ جاگے انس کا لفظ مرفوع
یہ ہے جب تو بستر پہ لیٹا اور تونے فاتحۃ الکتاب قل ہو اللہ احد پڑھی تو اب ہر چیز سے
سوا موت کے امن مین ہو گیا اسکو بزار نے روایت کیا ہے ابوسعید خدری نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا ہے جسنے سوتے وقت بستر پر یہ کہا استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اوسکے گناہ بخشے گئے اگرچہ برابر جھاگ
دریا ہی کے کیون نہون یا برابر درخت کے پتون کے یا برابر ریگ بیابان کے یا برابر ایام
دنیا کے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے شیطان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سکھا گیا تھا کہ تو
سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر تجھپر اللہ کیطرف سے ایک نگہبان رہیگا شیطان صبح تک تیرے
پاس نہ آویگا جب انہون نے یہ سارا قصہ رسول خدا سے کہا فرمایا وہ تجھسے سچ بول گیا اگرچہ
جھوٹا ہے رواہ البخاری وابن خزیمۃ ؛

رات کو جاگے تو کیا کہے

حدیث عبادہ بن صامت مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسکی نیند رات کو اوچٹ جاوے تو وہ لا الہ
الا اللہ وحدہ قدیر تک سبحان اللہ علی عظیم تک پڑہکر اللھم اغفر لی کہے اوسکی دعا
قبول ہوگی پہر اگر وضو کرکے کچہہ نماز پڑہیگا تو نماز مقبول ٹہیریگی رواہ البخاری ۞

بیان رات کو نماز پڑہنے کا

ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین شیطان آدمی کی گدّی پر جبکہ وہ سوتا ہے تو تین گرہ لگا دیتا ہے
ہر گرہ پر یہہ ضرب لگاتا ہے کہ ابہی تو سو تا رہ رات لمبی ہے پہر اگر وہ جاگ کر اللہ کا ذکر کرتا ہے
تو ایک گرہ کہل جاتی ہے اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کہلتی ہے اگر نماز پڑہتا ہے تو سارے
گرہین کہل جاتی ہین صبح کو خوش خوش دلشاد اوٹہتا ہے ورنہ خبیث النفس سست صورت
رواہ الشیخان اس حدیث مین ترغیب ہے نماز شب پر مگر کون پڑہتا ہے ہزارون مین دو چار
شاید پڑہتے ہون ورنہ شیطان کی گرہ لگی رہتی ہے اسی مردود نے سبکو ہرا رکہا ہے ع

تری ہر ایک گرہ اور ہماری ساری رات	تو بہی نکرا سے زلف یار ہاری رات

دوسری روایت مین ابوہریرہ سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان
کے صوم محرم ہے افضل نماز بعد فرض کے رات کی نماز ہے یعنی تہجد رواہ مسلم حدیث عبد اللہ
بن سلام مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو پہیلاؤ تم سلام
کو کہلاؤ تم کہانا صلہ کرو تم رحم کا نماز پڑہو تم رات کو جبکہ لوگ سوتے ہون داخل ہو تم جنت مین
سلامتی سے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے ابو مالک اشعری کا لفظ یہہ ہے جنت مین کہر کیا ان
جنکا ظاہر باطن سے باطن ظاہر سے نظر آتا ہے اللہ نے انکو اونکے لئے تیار کیا ہے جو لوگ کہانا
کہلاتے سلام پہیلاتے رات کو نماز پڑہتے ہین جبکہ لوگ سوتے ہوتے ہین رواہ ابن حبان
مغیرہ بن شعبہ کی حدیث مین آیا ہے کہ قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک
کہ دونون پاؤن آپکے سوج گئے کہا گیا آپکے تو سارے اگلے پچہلے گناہ بخشدئے گئے ہین

فرمایا کیا مین بندہ شکرگزار نہ ہون رواہ الشیخان ٥

رہین دیدہ شب زندہ دار خویشتنم	کہ تلخ کرد براے تو خواب شیرین را

ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے کہ محبوب تر نماز خدا کو داؤد کی نماز ہے محبوب تر روزہ خدا کو داؤد
کا روزہ ہے یہہ آدہی رات کو سوتے تہائی رات کو اوٹہتے چہٹا حصہ شب کا سوتے ایکدن
روزہ رکہتے ایک دن افطار کرتے رواہ الشیخان جابر کی حدیث مین نزدیک مسلم کے آیا
ہے رات کو ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اگر کسی مسلمان کو ملجائے وہ اللہ سے سوال خیریت
دنیا و آخرت کا کرے تو اللہ اوسکے سوال کو پورا کرے یہہ ساعت ہر رات ہوا کرتی ہے رواہ
مسلم وقت اس ساعت کا آخر شب ہوتا ہے اوسوقت اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرمایا
کرتا ہے سبکی داد فریاد سنتا ہے سبکی دعا استغفار قبول کرتا ہے ابو امامہ باہلی کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم رات کو اوٹہا کرو یہہ عادت ہے اون صالحین
کی جو تم سے پہلے تہے تمہارا قرب ہے رب سے کفارہ ہے سئیات کا مانع ہے گناہ سے رواہ
الترمذی مراد نماز تہجد ہے جو بعد نصف شب کے پڑہی جاتی ہے اوسوقت بندہ کا تخلیہ اپنے
خالق سے ہوتا ہے جو مانگے گا وہ اوسکو ملیگا حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے رحم کرے
اللہ اوس مرد پر جو اوٹہا رات کو پہر نماز پڑہی جگا یا اپنی بی بی کو اگر اوسنے نمانا تو اوسکے مونہ
پر پانی چہڑکا رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹہی نماز پڑہی میان کو جگا یا اگر نہ مانا
تو اوسکے مونہہ پر پانی چہڑکا رواہ ابوداؤد بڑی بدنصیبی ہے کہ اکثر مرد عورت اس دعاے
رحمت سے محروم رہتے ہین ابوہریرہ وابی سعید کی حدیث مین مرفوعاً یہہ بہی آیا ہے کہ جب
جگا یا آدمی نے اپنی بی بی کو رات کو پہر دونون نے نماز پڑہی الگ یا اکہٹے تو دونون ذاکرین
ذاکرات مین لکہے گئے رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان ایاس بن معاویہ کی حدیث
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رات کو نماز پڑہنا ضرور ہے اگرچہ
برابر دوہنی بکری کے ہو جو کچہہ بعد عشا کے ہے وہ رات مین داخل ہے رواہ الطبرانی

سہل بن سعد نے کہا آئے جبرئیل پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہا اے محمد جیو تم جتنا چاہو ایک دن مروگے جو چاہو سو کرو کئے کی جزا پاؤگے جسے چاہو تم دوست رکھو ایک دن اوسکو چھوڑوگے ٥

زہاد ثات جہانم ہمین پسند آمد		کہ زشت و خوب و بد و نیک وہ گزر دیدم

تم جانلو کہ شرف مومن کا قیام لیل سے ہے عزت اوسکی لوگون سے بے پروا رہنے مین ہے اسکو طبرانی نے اوسط مین روایت کیا ہے مراد قیام لیل سے نماز تہجد ہے عمرو بن عبسہ کہتے ہین رسول خدا نے فرمایا ہے اللہ اپنے بندے سے بہت قریب جوف آخر لیل مین ہوتا ہے اگر تجھ سے ہوسکے کہ تو اوس گھڑی خدا کے ذکر کرنے والون مین ہو تو ہو جا رواہ الترمذی یعنی کن للہ ولا تکن فلا عائشہ نے کہا تو قیام لیل کو مت چھوڑ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کبھی اوسکو نچھوڑتے اگر بیمار یا کسلمند ہوتے بیٹھکر پڑھتے رواہ ابو داؤد ابن عمرو سے مرفوعاً مروی ہے جسنے دس آیتین پڑھین وہ غافلون نہین لکھا جاتا جسنے سو آیتین پڑھین وہ قانتین مین ہوا جسنے ہزار آیتین پڑھین وہ مقنطرین مین ہے رواہ ابو داؤد یعنی اوسکو ایک قنطار اجر ملیگا حافظ منذری نے کہا سورۂ تبارک سے آخر قرآن تک ہزار آیتین ہوتی ہین ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ قنطار بارہ ہزار اوقیہ ہوتا ہے ہر اوقیہ بہتر ہے اوس چیز سے جو درمیان آسمان و زمین کے ہے اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے ؛

بیان اون آیات و اذکار کا جو صبح شام پڑھے جاتے ہین

حدیث عبد اللہ بن حبیب مین مرفوعاً آیا ہے کہ پڑھنا قل ہو اللہ احد و معوذتین کا شام و صبح کو ہر چیز سے کفایت کرتا ہے رواہ ابو داؤد شداد بن اوس کی حدیث مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آیا ہے کہ سید الاستغفار یہہ ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی و انا عبدک و انا علی عہدک و وعدک ما استطعت اعوذ بک من

شرما صنعت ابوء لك بنعمتك علي وابوء بذنبي فاغفرلي ذنوبي فانه لا يغفر الذنوب
الا انت جسنے یقین کرکے اسکو وقت شام کے پڑہا پہراوسی رات مرگیا تو بہشت مین جاویگا اور
جسنے وقت صبح کے پڑہا پہراوسیدن مرگیا تو بہی داخل بہشت ہوگا رواه البخاری ابوہریرہ
کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آجکی رات بچہوسے مین نے
سخت تکلیف پائی فرمایا کیا شام کو تونے یہہ دعا نہین پڑہی اعوذ بکلمات اللہ التامات
من شر ما خلق تجہکو کچہہ ضرر نہ پہونچتا رواه مسلم والترمذی وحسنہ ترمذی کا لفظ
یہہ ہے جسنے شام کو یہہ دعا تین بار پڑہی اوسکو کوئی ڈنک اوس رات ضرر نکریگا سہیل نے
کہا ہمارے گہروالون نے اسکو سیکہہ لیا تہا وہ ہر رات پڑہا کرتے تہے ایک لڑکے کو کاٹا مگر اوسنے
کچہہ دکہہ نپایا ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے صبح شام
سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا اوس سے بہکر دن قیامت کے کوئی نہ آویگا مگر وہ شخص جسنے
اوسکی برابر یا اوس سے زیادہ کہا ہوگا اسکو مسلم نے روایت کیا ہے حاکم نے شرط مسلم پر صحیح بتایا
ہے لفظ حاکم کا یہہ ہے کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ برابر جہاگ دریا کے کیون نہ ہون
دوسری حدیث کا لفظ یہہ ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ قدیر تک ہر روز سو بار اوسکو
دس گردن آزاد کرنے کی برابر ثواب ہوگا اوسکے لئے سو حسنہ لکہے جاوینگے سو سیئہ مٹائے جاوینگے
اوس دن شام تک شیطان سے پناہ مین رہیگا اوس سے زیادہ کسیکا عمل نہوگا مگر جسنے کہ اسکو
زیادہ کہا ہے رواه الشیخان ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ مرفوعاً راوی ہین کہ نہین ہے
کوئی بندہ جو ہر صبح ہر شام بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء
وھو السمیع العلیم تین بار کہے پہر کوئی چیز اوسکو ضرر پہونچاوے عثمان کے بیٹے ابان کو کچہہ فالج
ہوگیا تہا ایک آدمی اونکی طرف دیکہنے لگا ابان نے کہا تو کیا دیکہتا ہے حدیث اسیطرح پر ہی جیسے
مینے بیان کی ہے لیکن مینے اوسدن یہہ دعا نہین پڑہی تہی جسدن مجہکو فالج لگا تا کہ اللہ کی تقدیر
جاری ہووے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ابوالدرداء کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے

کہا صبح شام حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم سات بار کفایت کریگا اللہ اوسکے رنج کو سچا ہو یا جھوٹا اسکو ابو داؤد نے موقوفاً ابن سنی وغیرہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے منذری نے کہا ایسی بات کوئی اپنے جی سے نہین کہہ سکتا ہے اسلیے یہہ حدیث حکم مرفوع مین ہے ایک خادم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ آپنے فرمایا ہے جس نے صبح شام یہہ کہا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولا تو اللہ پر حق ہے کہ اوسکو راضی کردے رواہ ابوداؤد ترمذی مین لفظ نبیا کا آیا ہے منذری نے کہا بہتر یہہ ہے کہ دونون کو جمع کرے یون کہے وبمحمد نبیا ورسولا انس کی روایت مین یون آیا ہے کہ فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا تجھکو کسنے منع کیا ہے کہ تو میری وصیت کو سنے صبح شام یون کہا کر یاحی یا قیوم برحمتک استغیث اصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین رواہ النسائی اذکار صبح وشام کی حدیث مین بہت آئی ہین اسجگہہ مختصر ذکر کیا گیا اس سے زیادہ رسالہ **زیادۃ الایمان** مین لکھے گئے ہین اوس سے زیادہ کتاب نزل الابرار مین تحریر ہوئے ہین اوس سے زیادہ کتاب اذکار نووی وغیرہ مین مرقوم ہین ؎

بیان ناغہ ہوجانے وظیفۂ شام کا

عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سو گیا اپنے وظیفے سے یا اور چیز سے پھر اوسکو درمیان فجر وظہر کے پڑھ لیا تو گویا اوسنے رات ہی کو پڑھا اوسکے لئے یہی لکھا گیا رواہ مسلم ؎

بیان نماز ضحیٰ کا

حدیث ابوذر مین مرفوعاً آیا ہے تم مین ہر کسی شخص کے بدن کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہوتا ہے

ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے امر بمعروف صدقہ ہے نہی عن المنکر صدقہ ہے اس سب سے دو رکعت ضحی کفایت کرتی ہین رواہ مسلم بریدہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ انسان مین تین سو ساٹھہ جوڑ ہین اوسپر لازم ہے کہ ہر جوڑ پر صدقہ دے لوگون نے کہا بھلا یہہ کسکی طاقت ہے فرمایا آب بینی کا مسجد سے نکالکر دفن کرنا صدقہ ہے راہ سے کسی ایذا کی چیز کا الگ کر دینا صدقہ ہے اگر نہو سکے تو دو رکعت ضحی تجھکو کافی ہین رواہ احمد واللفظ لہ وابوداؤد مراد ضحی سے نماز اشراق ہے حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے اے ابن آدم کفایت کر تو مجھکو اول دن مین چار رکعت پڑھ کر مین کفایت کرونگا تجھکو آخر روز تک رواہ احمد وابو یعلی ابو الدردا کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑہین دو رکعتین ضحی کی نہین لکھا گیا وہ غافلون مین جسنے پڑہین چار رکعتین لکھا گیا وہ عابدون مین جسنے پڑہین چھہ رکعتین وہ کافی ہین اوس دن کے لئے جسنے پڑہین آٹھہ رکعتین لکھتا ہے اوسکو اللہ قانتین مین جسنے پڑہین بارہ رکعتین بناتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک گھر جنت مین کوئی دن رات نہین ہے مگر اللہ اپنے بندون پر منت رکھتا ہے صدقہ کرتا ہے نہین کوئی منت خدا کی کسی بندے پر افضل تر اس بات سے کہ اوسکو اپنے ذکر کا الہام کرے رواہ الطبرانی فی الکبیر کسی نے کہا ہے کہ مراد اس نماز سے نماز چاشت ہے جو زوال سے پہلے پڑہی جاتی ہے یہہ بارہ رکعت سے زیادہ نہین ہوتی اشراق وہ نماز ہے جو بعد طلوع آفتاب کے وقت صبح پڑہی جاتی ہے وہ شخص بہت اچھا رہا جسنے نماز اشراق چاشت دونون کی پڑہین ؛

بیان صلوٰۃ التسبیح کا

اس نماز کے بیان مین حدیث ابن عباس نزدیک ابوداؤد وابن ماجہ وابن خزیمہ کے آئی ہے لکن علمار کا اس نماز کے ثبوت مین بڑا اختلاف ہے یہانتک کہ بعض محققین نے اوسکو موضوع

کہا ہے وہ نمازین جو بسند صحیح ثابت ہین کیا کم ہین جو ایسی مختلف فیہ نماز کے پیچھے پڑے اسلئے اسجگہ ترجمہ حدیث مذکور کا نہین لکھا گیا عمل صالح کے لئے اصح الصحیح کا اختیار کرنا عمدہ بات ہے سب سے بعد نماز پنجگانہ کے نماز تہجد ہوتی ہے کوئی نماز اوسکو نہین پہونچتی اوسکے بعد نماز اشراق ہے پھر چاشت پھر اوابین ۞

بیان نماز توبہ کا

ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے رسول خدا کو سنا فرماتے تھے جب کوئی آدمی کوئی گناہ کرتا ہے پھر اوٹھکر وضو کرکے نماز پڑہتا ہے اللہ سے مغفرت چاہتا ہے تو اللہ اوسکو بخشدیتا ہے پھر یہہ آیت پڑہی والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ پھر یہہ کہا کہ دو رکعت نماز پڑہتا ہے معلوم ہوا کہ نماز توبہ کی دو ہی رکعت ہوتی ہے ۞

بیان نماز حاجت کا

عثمان بن حنیف نے کہا ایک اندہا آیا اوسنے کہا اے رسول خدا اللہ سے دعا کرو کہ میری آنکھین کہل جاوین فرمایا بہلا اگر دعا نکرون کہا مجہپر جانا میری بینائی کا بہت شاق ہے پہر وہ شخص چلا گیا اوسنے وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی پہر کہا اللہم انی اسالک واتوجہ الیک بنبیی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ الی ربی بک ان یکشف لی عن بصری اللہم شفعہ فی وشفعنی فی نفسی جب نماز پڑہکر پہرا تو آنکھین کہل گئی تہین رواہ النسائی اس سے توسل کرنا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثابت ہوا مگر نزدیک محققین کے یہہ حدیث اپنے مورد پر مقصور ہے اسپر ہر جگہہ ہر کام کے لئے قیاس نہین ہوسکتا ہے علاوہ اسکے اس حدیث کی سند بہی ضعیف ہے واللہ اعلم عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو

کوئی کام اللہ سے یا کسی آدمی سے ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اللہ ثنا کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا کرے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا ھما الا فرجته ولا حاجة ھی لك رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی ابن ماجہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر جس امر دنیا و آخرت کو چاہے مانگے کہ وہ مقدر ہوتا ہے ؛

بیان نماز استخارہ کا

حدیث سعد بن ابی وقاص میں مرفوعاً آیا ہے کہ ابن آدم کی سعادت ہے استخارہ کرنا اللہ عز و جل سے رواہ احمد وابو یعلی حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ بدبختی ہے ابن آدم کی ترک کرنا استخارہ کا یہی مطلب حدیث ترمذی میں بھی آیا ہے جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو سب کاموں میں استخارہ کرنا سکھاتے تھے جسطرح قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے کہتے تھے جب کوئی تم میں ارادہ کسی کام کا کرے تو دو رکعت سوائے نماز فرض کے پڑھے پھر یہ دعا کرے اللھم انی استخیرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسألك من فضلك العظیم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارك لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ پھر فرمایا اپنی حاجت کا نام لے رواہ البخاری وابوداؤد یعنی مثلاً یوں کہے ھذا النکاح ھذا السفر ھذا الطلاق ھذا العتاق و علی ھذا القیاس جو استخارہ سنت سے ثابت ہوا ہے وہ یہی استخارہ ہے باقی استخارے جو

صلوٰتن نے ایجاد کیے ہین خلاف سنت عین بدعت ہین مسلمان اس استخارے کو کبھی ترک نکرے ❊

کتاب الجمعۃ

بیان نماز جمعہ ساعت جمعہ سعی الی الجمعہ کا

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اچھی طرح وضو کرکے جمعہ کو آیا خطبہ سنا چپکا رہا اوسکے گناہ جمعہ تک کے بخشے گئے بلکہ تین دن زیادہ تک کے رواہ مسلم دوسرا لفظ یہہ ہے کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ سے جمعہ تک رمضان سے رمضان تک کفارہ ہین اون گناہون کے جو انکے درمیان ہوئے ہین جبکہ کبائر سے بچا رہا ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جو کوئی کبائر سے نہین بچتا ہے اوسکے لئے یہہ کام کفارہ نہین ہوتے ابوعبس نے مرفوعاً کہا ہے گرد آلودہ ہوئے جسکے پاؤن راہ خدا مین وہ آگ پر حرام ہے رواہ البخاری والترمذی اگرچہ لفظ راہ خدا سے غالباً جہاد مراد ہوتا ہے مگر ظاہر لفظ عام ہے یزید بن ابی مریم نے کہا ہے کہ ملے مجھکو عبایہ بن رفاعہ اور مین جمعہ کو جاتا تھا مجھ سے کہا خوش ہو جاؤ یہہ چلنا تمہارا راہ خدا مین ہے پہر حدیث مذکور سنائی سلمان کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا نہین نہاتا کوئی آدمی دن جمعہ کے پہر جتنا ہو سکتا ہے اوتنی طہارت کرتا ہے تیل ڈالتا ہے خوشبو ملتا ہے نماز کو باہر نکلتا ہے دو آدمیون کے بیچ مین جدائی نہین ڈالتا پہر جتنی نماز اللہ نے اوسکے لئے لکھی ہے پڑہتا ہے پہر وقت تکلم امام کے چپکا رہتا ہے اوسکے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک معاف ہو جاتے ہین رواہ البخاری اوس بن اوس کا لفظ یہہ ہے کہ جو کوئی نہایا نہلایا سویرے سے جمعہ کو آیا پاؤن چلا سوار نہوا امام کے پاس بیٹھا خطبہ سنا کوئی لغو کام نہ کیا اوسکو ہر قدم پر اجر ایک سال کے صیام و قیام کا ملیگا رواہ ابوداؤد والترمذی نہانا نہلانا یا تو بطور تاکید کے فرمایا ہے یا کنایہ ہے صحبت سے دوسرا لفظ یہہ ہے افضل سب دنون مین جمعہ کا دن ہے اسی دن مین آدم پیدا ہوئے اسی مین مرے اسی مین نفخہ صور ہوگا اسی مین صعقہ ہوگا تم اس دن مین مجھپر بہت درود بہیجا کرو

تمہاری درود مجھپر عرض کیجاتی ہے کہا کیونکر آپ تو مٹی ہوجاوینگے فرمایا اللہ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ رسول
کیا ہے کہ ہمارے جسم کو کھاوے رواہ ابو داؤد وابن حبان یعنی اجسام انبیاء علیہم السلام رسول اللہ
قبر مین بوسیدہ نہین ہوتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ نہین نکلا سورج اور نہ ڈوبا بہتر مغفر
دن جمعہ سے کوئی جاندار نہین جو اس دن سے گھبراتا نہو مگر جن وانس رواہ ابن حبان دوسرا
لفظ یہہ ہے گمراہ کر دیا اللہ نے جمعہ سے اون لوگون کو جو ہم سے پہلے تہے یہود کا دن سنیچر تہا
نصاریٰ کا دن اتوار ہے سو یہہ ہمارے پیچھے ہین قیامت تک ہم دنیا مین پیچھے آئے مگر قیامت کو
ہم پہلے ہونگے فیصلہ مین ساری خلق سے رواہ ابن ماجۃ حدیث ابو موسیٰ اشعری مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ساعت جمعے کی امام کے بیٹھنے سے یعنی منبر پر نماز
کے ہوچکنے تک ہوتی ہے رواہ مسلم وابو داؤد ایک جماعت اہل علم کا یہی مذہب ہے روایت
عبداللہ بن سلام مین یون آیا ہے کہ یہہ پچھلی ساعت ہوتی ہے دن کی رواہ ابن ماجۃ
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اس ساعت مین جو دعا کیجاویگی وہ مقبول ہے رواہ احمد جابر
کی روایت مرفوعاً یہہ ہے کہ یہہ آخر ساعت ہے بعد عصر کے رواہ ابو داؤد والنسائی اس ساعت
کی تعیین مین بہت قول ہین مگر عمدہ اونمین یہی دو قول ہین جنکا ذکر ہوا ٭

بیان نہانے کا دن جمعہ کے

ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ نہانا دن جمعہ کا خطاؤنکو
بالون کی جڑ سے کھینچ لیتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر حدیث عمران مین مرفوعاً آیا ہے جس نے غسل
کیا دن جمعہ کو کفارہ ہوا اوسکے گناہ وخطا کا عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا مین نہاتا تہا میرے
باپ آئے کہا یہہ غسل جنابت کا ہے یا جمعہ کا مینے کہا جنابت کا کہا پہر دوبارہ نہا مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جسنے غسل کیا دن جمعہ کو وہ طہارت مین رہا دوسرے
جمعہ تک رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر محتلم پر یعنی بالغ پر پھر مسواک کرے جو خوشبو پاوے ملے رواہ مسلم ایک جماعت محققین کا یہی مذہب ہے کہ یہہ غسل واجب ہے نہ جائز ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے اس دن کو خدا نے مسلمانون کی عید ٹھہرایا ہے سو جو کوئی نماز جمعہ کو آوے وہ نہاوے اگر خوشبو ہو تو لگاوے اور مسواک کرے رواہ ابن ماجہ

بیان سویرے جانے کا طرف جمعہ کے

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے غسل کیا دن جمعہ کے جنابت کا پھر گیا ساعت اول مین اوسنے گویا ایک اونٹنی قربان کی جو دوسری ساعت مین گیا اوسنے گویا ایک گاؤ ذبح کی جو تیسری ساعت مین گیا اوسنے گویا ایک بکری قربان کی جو چوتھی ساعت مین گیا اوسنے گویا ایک مرغی ذبح کی جو پانچوین ساعت مین گیا اوسنے گویا ایک انڈا قربان کیا جب امام باہر آتا ہے تو فرشتے حاضر ہوکر ذکر سنتے ہین رواہ الشیخان دوسری روایت یون ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوکر جو اوّل فاوّل آتا ہے اوسکو لکھتے جاتے ہین حلت انڈے کی اسی حدیث سے نکلتی ہے اسکے سوا کہین حکم حلت بیضہ کا صراحۃً آنا معلوم نہین ہوتا واللہ اعلم ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین لوگ دن قیامت کے نزدیک خدا کے بقدر جلدی یا دیر جانے کے طرف جمعہ کے بیٹھینگے اول دوم سوم چہارم چوتھا شخص بھی اللہ سے کچھہ دور نہوگا رواہ ابن ماجۃ

بیان پڑھنے سورہ کہف کا دن جمعے شب جمعے کو

حدیث مرفوع ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑھیگا سورہ کہف کو دن جمعہ کے تو اوسکے لئے مابین ہر دو جمعہ کے نور چمکیگا رواہ النسائی ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ قدم سے لیکر عنان آسمان تک دن قیامت کے نور چمکیگا دونون جمعہ کے بیچ مین جو کچھہ ہوگا وہ بخشا جاوے گا

رواہ ابن مردویہ ؛

کتاب الصدقات

بیان زکوۃ دینے کا تاکید و وجوب زکوۃ کی

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزون پر ہے الحدیث منجملہ اونکے ایک زکوۃ بھی ہے رواہ الشیخان اس حدیث سے فرضیت زکوۃ کی مثل فرضیت نماز روزہ حج کے ثابت ہوئی ابو ہریرہ و ابو سعید کا یہ لفظ ہے نہین ہے کوئی بندہ جو نماز پنجگانہ پڑہتا ہے رمضان کا روزہ رکھتا ہے زکوۃ نکالتا ہے کبائر ہفتگانہ سے بچتا ہے مگر اوسکے لئے دروازے جنت کے کہولدیئے جاتے ہین اوس سے کہا جاتا ہے تو سلامتی سے داخل ہو رواہ النسائی دوسرا لفظ مرفوع ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت سے جو آپکے گرد تھی فرمایا تم ذمہ وار ہو میرے لئے چہہ چیزون کے مین ذمہ وار ہوتا ہون تمہارے لئے جنت کا دینے کہا وہ کیا ہے کہا نماز زکوۃ امانت شرمگاہ شکم زبان رواہ الطبرانی فی الاوسط تیسرا لفظ یہ ہے کہ ایک گنوار آیا کہا مجھکو ایسا کام بتاؤ کہ جب مین وہ کام کرون تو جنت مین جاؤن فرمایا پوج اللہ کو شریک نکر ساتھہ اوسکے کسی چیز کو نماز فرض پڑہا کر زکوۃ فرض دیا کر روزہ رمضان کا رکہا کر اوس شخص نے کہا مین نہ اسپر کچہہ بڑہاؤن نہ اس سے کچھ کم کرون جب وہ یہہ کہکر چلدیا فرمایا جسکو دیکھنا ایک مرد کا اہل جنت سے خوش آوے تو وہ اس شخص کو دیکھے رواہ الشیخان اوسوقت شاید حج فرض نہین ہوا تھا نہ جہاد وغیرہ ؛

بیان عامل صدقات کا

رافع بن خدیج نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عامل صدقے پر اللہ کے لئے مثل غازی کے ہے بیچ راہ خدا مین جب تک کہ پھر کر اپنے گہر آوے رواہ احمد واللفظ لہ و

ابوداؤد عامل کہتے ہین تحصیلدار کو جو رعیت سے پیسا ملک کا حاصل کرتا ہے خراج شرعی لیکر
بیت المال مین بہیجتا ہے آبو موسی کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ خازن مسلم امین جو حکم مالک بجالاتا ہے
پورا پورا دل سے خوش ہو کر اوس شخص کو دیتا ہے جسکے دینے کا حکم ہے ایک متصدق ہے متصدقون
مین سے رواہ الشیخان یعنی خزانچی کو بہی اوتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اوس صدقہ دینے
والے کو ملتا ہے آبو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ بہتر کسب کسب ہے عامل کا جبکہ وہ خیر خواہی کرے
رواہ احمد مرفوعًا بریدہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو
ہمنے عامل بنایا پہر اوسکے عمل پر رزق مقرر کیا آب جو کچھ وہ بعد اسکے لیگا خیانت ہو گی رواہ
ابوداؤد معلوم ہوا کہ تحصیل ملک پر کسی کو نوکر رکہنا تنخواہ مقرر کرنا درست ہے یہہ نوکری
رزق حلال ہے اگر رشوت نلے ظلم نکرے حقین المال مین خیانت نکرے آبو سعید وابو ہریرہ
نے مرفوعًا کہا ہے آوینگے تمپر ایسے امراء جو بد لوگون کو اپنا مقرب بناوینگے نماز کو وقت سے
دیر لگا کر پڑہین گے تم مین جو کوئی اونکو پاوے تو نہ اونکا عریف بنے نہ شرطی نہ جابی نہ خازن
رواہ ابن حبان عریف کہتے ہین چودہری کو شرطی کہتے ہین سپاہی کو جابی کہتے ہین تحصیلدار
کو خازن کہتے ہین خزانچی کو مطلب یہہ ٹہیرا کہ کسیطرح کی نوکری اونکی نکرے نہ دیوانی نہ فوجداری
نہ مالی بلکہ ایسے سلاطین شیاطین سے علحدہ رہے ؀

بیان تعفف وقناعت کا

اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین سوال کرنے بہیک مانگنے کو حرام و ذلت ٹہیرایا ہے ثوبان کا
لفظ مرفوع یہہ ہے کون ذمہ دار ہوتا ہے میرے لئے اس بات کا کہ لوگون سے کچھ نہ مانگے مین
ذمہ دار ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا الحدیث رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ ثوبان
کا اگر چابک گر جاتا تو اوترکر اوٹہا لیتے مگر کسی شخص سے یہہ نہ کہتے کہ تم اوٹہا دو شاید کہ یہہ بہی
کہین داخل سوال مذکور نہو اسی بات پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بہی بیعت کی تہی حدیث حکیم

بن حزام مین مرفوعاً آیا ہے کہ اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے تو شروع کر عیال سے بہتر صدقہ وہ ہے جو تونگری سے ہو جو کوئی پارسائی کرنا چاہتا ہے اللہ تعالےٰ اوسکو پارسا کر دیتا ہے جو کوئی مستغنی ہوا چاہتا ہے اللہ اوسکو غنی کر دیتا ہے رواہ الشیخان حدیث ابی ہریرہ مین فرمایا ہے کہ تونگری کچھ زیادہ سامان پر نہین ہے جی کی آسودگی ہے رواہ الشیخان یعنی تونگری بدل ست نہ بمال بزرگی بعقل ست نہ بسال ظاہر کے تونگر سب سے زیادہ حاجتمند ہوتے ہین ع آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ۔ ساگر رعایا انکو صدقہ دیتی ہے یہ سب سے سوال کرکے لیتے ہین مگر انکی جھولی نہین بھرتی انا اللہ فضالہ بن عبید نے مرفوعاً کہا ہے اوسکو خوشی ہو جسنے راہ پائی طرف اسلام کے عیش اوسکا کفاف ہے وہ قانع ہے رواہ الترمذی

اے قناعت تونگرم گردان		کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست	

مقدام بن معدیکرب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نہ کھایا کسی ایک نے تم مین سے کوئی کھانا بہتر اس سے کہ اپنے ہاتھ کے کام سے کھاوے اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنی ہی دستکاری سے کھاتے تھے رواہ البخاری بہتر کسب زراعت ہے پھر تجارت پھر کتابت سب سے بدتر نوکری چاکری کرنا ہے بندون کا بندہ بننا ہے ؎

بیان حاجت مانگنے کا اللہ تعالےٰ سے

ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے جسکو فاقہ ہوا پھر اوسنے لوگون سے مانگا تو اوسکا فاقہ کبھی بند نہوگا جسنے خدا سے مانگا اوسکو اللہ رزق دیگا جلدی یا دیر مین رواہ ابوداؤد ؎

از خدا خواہم وز غیر نخواہم بخدا		کہ نیم بندۂ غیر و نہ خدائے دگرست	

بیان بے مانگے ملنے کا

ابن عمر کہتے ہین مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مانگے دیا کرتے تھے مین کہتا تھا جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے اوسکو دو فرماتے جب یہہ مال تیرے پاس بے مانگے آوے تو تو اوسکو

لیکر ستمول بن پھر اوسکو کہا یا کسی پر صدقہ کر اور جو بے تاکے مانگے نہ آوے تو تو اوسکی تاک جہانک
نہ کر سالم نے کہا اسی لئے عبداللہ کسی سے کچھہ نہ مانگتے اگر کوئی کچھہ دیتا تو نہ پھیرتے رواہ الشیخان
عائذ بن عمر کا لفظ یہہ ہے جسکو اس رزق مین سے کچھہ بے مانگے تاگے تاکے ملے وہ اپنے رزق مین
کشادگی کرے اگر غنی ہو تو کسی ایسے محتاج کو دیوے جو کہ اس سے زیادہ حاجتمند ہے رواہ احمد
عبداللہ نے کہا مینے اپنے باپ احمد بن حنبل سے پوچھا تاکنا کیا چیز ہے کہا یہہ ہے کہ تو اپنے جی مین
کہے کہ اب فلان شخص مجھکو کچھہ بھیجیگا مجھے کچھہ دیگا ❊

بیان صدقہ دینے کا باوجود کم مقدوری کے

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے صدقہ دیا برابر ایک کھجور کے
پاک کمائی سے اور اللہ قبول نہین کرتا ہے مگر پاک چیز کو تو لیتا ہے اوسکو اللہ داہنے ہاتھہ مین پھر
بڑہاتا ہے اوسکو واسطے صدقہ دینے والے کے جسطرح کوئی تم مین اپنے بچھیرے کو پالتا ہے یہانتک
کہ وہ صدقہ برابر ایک پہاڑ کے ہوجاتا ہے رواہ الشیخان عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اللہ
پالتا ہے تمہاری ایک کھجور ایک لقمہ کو جسطرح کوئی تم مین بچا گھوڑی یا اونٹنی کا پالتا ہے یہانتک کہ وہ
برابر کوہ احد کے ہوجاتا ہے رواہ ابن حبان حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ داخل کرتا ہے
ایک لقمہ روٹی ایک مٹھی کھجور وغیرہ پر جس سے مسکین کو فائدہ پہونچے تین آدمیون کو جنت مین گھر والے
کو جسنے حکم دیا بی بی کو جسنے کہانا درست کیا خادم کو جسنے حوالہ مسکین کیا پھر فرمایا الحمد للہ الذی لم
ینس خادمنا اللہ کا شکر ہے کہ اوسنے ہمارے خادم کو بھی فراموش نہ کیا رواہ الحاکم والطبرانی
فی الاوسط دوسرا لفظ مرفوع ابوہریرہ کا یہہ ہے کہ کم نہین کرتا کوئی صدقہ مال کو نہین بڑہاتا اللہ کسی
بندے کو عفو کرنے پر مگر عزت تواضع نہ کی کسی نے اللہ کے لئے مگر بلند کرتا ہے اللہ اوسکو رواہ مسلم
عدی بن حاتم کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے بچو تم آگ دوزخ سے اگرچہ آدہی کھجور ہو دوسری روایت
یون ہے جو شخص بچ سکے آگ سے گو آدہی کھجور ہی دیکر تو وہ یہہ کام کرے رواہ الشیخان

انس بن مالک مرفوعاً کہتے ہین صدقہ بجھاتا ہے اللہ کے غضب کو دور کرتا ہے بری موت کو رواہ
الترمذی ابن مبارک کا لفظ یہہ ہے کہ دور کرتا ہے اللہ صدقہ سے ستر باب بری موت کے عقبہ
بن عامر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین سایہ ہر آدمی کا نیچے اوسکے صدقے کے
ہوگا یہانتک کہ لوگون کا فیصلہ ہو یعنی اوس دن ہر آدمی نیچے سایۂ اپنے صدقے کے ہوگا ابو مرثد
کوئی دن نہوتا کہ صدقہ نہ دیتے گو ایک ٹکڑا اوسکی روٹی کا یا ایک گرہ پیاز ہی کی ہوتی رواہ
احمد وابن خزیمۃ دوسرا لفظ مرفوع عقبہ کا یہہ ہے کہ صدقہ بجھاتا ہے اہل صدقہ سے قبر
کی آگ کو رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی حدیث مرفوع ابو ذر سے معلوم ہوا کہ اور کچھہ
نہ بن سکے تو اچھی بات ہی کہے یہہ بھی نہوسکے تو لوگون کو اپنی شر سے باز رکھے رواہ البزار
وابن حبان عمرو بن عوف نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے صدقہ مسلمان
کا عمر کو بڑہاتا ہے بری موت سے روکتا ہے صدقہ دینے سے کبر وفخر دور ہوتا ہے رواہ
الطبرانی عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمنے سنا ہے کہ اعمال باہم فخر کرتے ہین صدقہ کہتا ہے مین
سب سے زیادہ افضل ہون رواہ ابن خزیمۃ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے جمع کیا مال
حرام پھر صدقہ دیا تو اوسکو کچھہ اجر نہین ہوتا ہے اوپر اوس صدقے کا وبال پڑتا ہے رواہ
ابن خزیمۃ وابن حبان دوسرا لفظ یون ہے کہ بہتر صدقہ وہ ہے جو تونگری کو باقی رکھے
اونچا ہاتہہ نیچے ہاتہہ سے بہتر ہوتا ہے تو خرچ کرنا عیال سے شروع کر تیری جورو کہتی ہے مجھپر
خرچ کر یا مجھکو طلاق دے تیرا غلام کہتا ہے مجھکو کھلا پلا یا بیچدے تیرا بچا کہتا ہے تو مجھکو کسے
سونپتا ہے ف ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑہ گیا
ایک درہم لاکھہ درہم پر ایک آدمی نے کہا کیونکر فرمایا ایک شخص کے پاس بہت مال ہے اوسنے
اپنے سامان مین سے لاکھہ درہم لیکر صدقہ دیا ایک شخص کے پاس فقط دو درہم ہین اوسنے
ایک درہم صدقہ کیا رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ امیر کا لاکھہ روپے دینا فقیر کا ایک پیسا
دینا اجر مین برابر ہوتا ہے یہہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے بخشے کسی کا اسمین اجارہ نہین ہے

امیر کو اپنی سخاوت کا گھمنڈ ہوتا ہے مگر فقیر بھی کچھ اونسے کم نہین ہوتے ہین بلکہ امراء کا مال تو اکثر کسب حرام کا ہوتا ہے فقیر کا مال غالباً حلال کا ہوتا ہے سو حرام مال کا خرچ کرنا آخر کو وبال ہوگا حلال کا ایک درہم انشاء اللہ تعالیٰ موجب رضامندی ذوالجلال ہوگا ام بجید نے کہا ہے اے رسول خدا مسکین میرے در پر کھڑا ہوتا ہے مین کچھ نہین پاتی جو اوسکو دون فرمایا اگر تو کچھ نپاوے مگر جلا ہوا کھر تو وہی اوسکے ہاتھ مین رکھدے رواہ الترمذی وابن خزیمۃ

صائبا خجلت سائل بر ہمنم در کرد	بے زری کرد بمن انچہ بقارون زر کرد

بیان چھپا کر صدقہ دینے کا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین منجملہ ان سات شخصون کے جنکو اللہ اپنے سایہ مین دن قیامت کے رکھیگا ایک وہ شخص بھی ہے جسنے چھپا کر صدقہ دیا بائین ہاتھ نے نجانا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا یہ حدیث صحیحین مین ہے اوپر گزر چکی ہے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نیکی کرنا بُری موت سے بچاتا ہے چھپا صدقہ غضب رب کو بجھاتا ہے صلہ رحم عمر کو بڑھاتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر و وسلہ لفظ یہ ہے کہ ابا ذر نے کہا صدقہ کیا ہے فرمایا اضعاف مضاعف ہے اللہ کے پاس اس سے بھی زیادہ تر ہے پھر یہ آیت پڑھی من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ کہا کون صدقہ افضل ہے فرمایا جو چھپا کر فقیر کو دیا جاوے یا جہد مقل ہو پھر یہ آیت پڑھی ان تبدوا الصدقات فنعما ھی وان تخفوھا وتوتوھا الفقراء فھو خیر لکم رواہ احمد مطولا والطبرانی واللفظ لہ

بیان صدقہ دینے کا زوج و اقارب کو

حدیث زینب زن ابن مسعود مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے گروہ عورتون کے تم صدقہ دو گو اپنے زیور ہی سے کیون نہ دو تو اونھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوچھوایا کہ بھلا ہم اپنے شوہر اور یتیمون کو صدقہ دین فرمایا تمکو دو اجر ہین ایک قرابت کا ایک صدقہ کا رواہ الشیخان بطولہ اکثر علماء کے نزدیک مراد صدقہ نافلہ ہے بعض محققین نے کہا ہے بلکہ عام ہے نقل ہو یا فرض سلمان بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے صدقہ مسکین پر ایک ہی صدقہ ہوتا ہے ذی رحم پر صدقہ وصلہ دونون ہوتا ہے رواہ النسائی والترمذی ام کلثوم دختر عقبہ کا لفظ مرفوعاً یون ہے کہ افضل صدقہ وہ ہے جو ذی رحم دشمن پر ہو رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ اول خویش بعدہ درویش گو وہ خویش اپنا دشمن ہی کیون نہو ❊

بیان قرض دینے کا

براء بن عازب مرفوعاً راوی ہین کہ جسنے دودہ کی بکری قرض دی یا روپیہ پیسا یا گلی کوچے کا رستہ بتادیا تو اوسکو برابر آزاد کرنے ایک گردن کے اجر ہوگا رواہ الترمذی ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین آیا ہے ہر قرض صدقہ ہے رواہ الترمذی باسناد حسن والبیہقی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ایک آدمی جنت مین گیا دیکھا کہ اوسکے دروازے پر لکھا ہے صدقہ دس گنا ہوتا ہے قرض اٹھارہ گنا رواہ الطبرانی والبیہقی ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان کسی مسلمان کو ایکبار قرض نہین دیتا مگر وہ برابر دو بار صدقے کرنے کے ہوتا ہے یعنی اجر مین رواہ ابن حبان ❊

بیان آسانی کرنیکا مفلس پر

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے آسانی کی تنگدست پر آسانی کریگا اللہ اوسپر دنیا و آخرت مین رواہ ابن حبان قتادہ کا لفظ یہہ ہے جسکو خوش آوے یہہ بات کہ نجات دے اوسکو خدا سختی سے دن قیامت کے تو وہ دور کرے کوئی سختی کسی تنگدست کی یا معاف کرے اوسکو قرض رواہ مسلم حذیفہ نے مرفوعاً کہا ہے ملاقات کی فرشتون نے ایک آدمی کی روح

جو تم سے پہلے تھا کہا تونے کوئی بھلائی کی ہے اوسنے کہا نہین کہا تو یاد تو کر کہا مین لوگون سے لین دین کرتا تھا اپنے آدمیون سے کہتا تھا مہلت دو تنگدست کو تجاوز کرو آسودہ سے اللہ نے فرمایا تم بھی اس سے تجاوز کرو رواہ الشیخان واللفظ لمسلم ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے جس نے مہلت دی کسی تنگدست کو یا چھوڑ دیا اوسکو قرض اپنا اللہ اوسکو دن قیامت کے اپنے عرش کے سایہ مین رکھیگا رواہ الترمذی یہی مضمون حدیث ابی الیسر مین مرفوعًا نزدیک ابن ماجہ کے آیا ہے بلکہ طبرانی کا لفظ یون ہے کہ سب سے پہلے یہی شخص سایۂ خدا مین جاویگا ولله الحمد اللھم ارزقنا

بیان خرچ کرنیکا نیک کامون مین

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی دن بندے صبح نہین کرتے مگر دو فرشتے آسمان سے اوترکر یہہ کہتے ہین کہ اے اللہ عوض دے خرچ کرنیوالے کو دوسرا یہہ کہتا ہے کہ اے اللہ تلف کر کنجوس کو رواہ الشیخان دوسرا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اللہ کہتا ہے اے میرے بندے تو خرچ کر تجھکو ملیگا رواہ الشیخان بلال سے فرمایا تو خرچ کر صاحب عرش سے کمی کا ڈر مت رکھہ رواہ الطبرانی طلحہ کے پاس بہت مال تھا سعدی کے کہنے سے سارا مال اپنی قوم مین بانٹ دیا یہہ چار لاکھہ تھا رواہ الطبرانی ابن مسعود کی حدیث مین آیا ہے ایک آدمی اہل صفہ مین سے مرگیا اوسکے شملہ مین دو دینار نکلے فرمایا یہہ دو داغ ہین رواہ ابن حبان منذری نے کہا یہہ اسلیئے کہ وہ ظاہر مین فقیر تھا فقرا کے لیئے جو صدقہ آتا وہ اوسکو بھی لیتا ؛

بیان جورو کے صدقہ دینے کا شوہر کے مال سے اذن لیکر

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب عورت کھانا اپنے گھر کا بدون مفسدہ کے صرف کرتی ہے تو اوسکو اجر صرف کرنیکا شوہر کو کمانے کا خازن کو اوٹھانے کا ملتا ہر کوئی کسی کے اجر کو کم نہین کرتا رواہ الشیخان ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے کہ خرچ نکرے

کوئی عورت کوئی چیز شوہر کے گھر کی مگر اوسکی اجازت سے پوچھا بہلا طعام فرمایا یہہ تو افضل اموال ہے رواہ الترمذی اسیطرح یہہ بہی آیا ہے کہ عورت اپنا مال بہی بے اطلاع و اجازت شوہر صرف نکرے ؛

بیان کہانا کہلانے پانی پلانے کا

ابن عمر نے کہا ہے ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کونسا اسلام بہتر ہے فرمایا یہہ کہ تو کسیکو کہانا کہلاوے سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانتا ہے اور جسکو نہین پہچانتا رواہ الشیخان جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ کہلانا کسی مسکین مسلمان کو موجبات رحمت سے ہے رواہ الحاکم و صححہ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے جسنے کہلایا اپنے بہائی کو پیٹ بہر کے پہر پانی پلایا اوسکو دل بہر کر تو دور رکہیگا اوسکو اللہ نار سے سات خندق تک ہر خندق کا فاصلہ پانسو برس کی راہ کا ہوگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے حدیث ابی سعید مین مرفوعاً یون آیا ہے جو کوئی مومن کسی مومن کو بہوک پر کہانا کہلاتا ہے تو اللہ اوسکو جنت کے پہل کہلاویگا جو مومن کسی مومن کو پیاس مین پانی پلاتا ہے تو اللہ اوسکو قیامت کے دن شراب سربمہر پلاویگا جو مومن کسی مومن کو برہنگی پر کپڑا پہناتا ہے تو اللہ اوسکو حلۂ جنت پہناویگا رواہ الترمذی ابن عمرو کہتے ہین ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ مین اپنے حوض پانی سے بہرتا ہون تاکہ میرے اونٹ پانی پئین غیر کے اونٹ بہی آجاتے ہین اونکو بہی پلا دیتا ہون اسکا کچھہ اجر ہے فرمایا فی کل کبد حری اجر رواہ احمد ہر جگر سوختہ مین اجر ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً قصہ ایک شخص کا آیا ہے کہ اوسنے ایک کتے پیاسے کو اپنے موزے سے پانی بہر کر پلایا تھا اللہ نے اوسکا شکر مانکر اوسکو بخشدیا پوچھا کیا بہائم مین بہی اجر ہے فرمایا فی کل کبد رطبۃ اجر ہر جگر تر مین ثواب ملتا ہے رواہ الشیخان بطولہ **ف** انس نے مرفوعاً کہا ہے سات چیزین ہین جو بعد موت کے واسطے بندے کے جاری رہتے ہین اور بندہ قبر مین ہوتا ہے ایک

علم کا سکہانا دوسرے نہر کا جاری کرنا تیسرے کنوان کہدوانا چوتہے درخت لگانا پانچوین مسجد بنانا یا قرآن شریف چہوڑ جانا ساتوین بیٹا جو اوسکے لیے مغفرت مانگے رواہ البزار وابو نعیم فی الحلیۃ سعد نے کہا اے رسول خدا میری مان مرگئی اوسنے کچہہ وصیت نہ کی بہلا اگر مین اوسکی طرف سے کچہہ صدقہ کرون تو اوسے کچہہ نفع ہوگا فرمایا ہان پانی پلا رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس دوسری روایت مین خود سعد سے یون آیا ہے کہ مینے کہا میری مان مرگئی کون صدقہ افضل ہے فرمایا پانی انہون نے ایک کنوان کہدوا کر کہا ھذہ لام سعد رواہ ابوداؤد وابن حبان لوگ اپنے مردون کو بعد اونکے مرنے کے ثواب پہونچایا چاہتے ہین ہر شخص ایک نئی راہ رسم بدعت نکال لیتا ہے جو صدقات جاریات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائے ہین وہ کوئی نہین کرتا اگر اونپر قناعت کرین تو موتی کو اجر بہی ملے یہہ بہی بدعت سے بچ جاوین جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے کنوان کہوا کوئی جگر گرم جن ہو یا انس جرندہ یا پرندہ اوس سے پانی نہ پیے گا مگر اللہ اوسکا اجر دن قیامت کے دیگا رواہ البخاری فی تاریخہ وابن خزیمۃ **حکایت** ابن مبارک سے ایک آدمی نے کہا میرے ایک پہوڑا نکلا ہے سات برس سے علاج کرتا ہون کچہہ فائدہ نہین ہوتا کہا جسجگہہ لوگون کو حاجت پانی کی ہو وہان ایک کنوان کہدوادے اوسنے ایسا ہی کیا اچہا ہوگیا زخم کا خون بند ہوکر سوکہہ گیا اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے پہر کہا اسیطرح کا ماجرا ہمارے شیخ حاکم ابی عبداللہ پر گزرا کہ اون کے چہرے پر پہوڑے ہوگئے کسیطرح اچہے نہوتے تہے ابوعثمان صابونی سے کہا جمعہ کے دن دعا کرو سبنے آمین کہی دوسرے جمعہ کو ایک عورت آئی اوسنے کہا مینے آنکے لیے بہت دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا فرمایا کہ حاکم سے کہدے کہ اپنے گہر کے دروازے پر سقایہ بناوے جب بنکر اوسمین پانی بہر اگیا لوگ پینے لگے تو ایک ہفتہ نگزرا کہ سارے پہوڑے دور ہوگئے چہرہ پہلے سے بہی اچہا ہوگیا کئی سال تک زندہ رہے ۞

بیان شکر احسان کا مکافات کرنیکا احسان پر

حدیث ابن عمر مین آیا ہے جو کوئی تمہارے ساتھہ احسان کرے تم اوسکا بدلا کرو اگر کچھہ نہ پاؤ تو اتنی دعا کرو کہ سمجھہ لو بدلا ہو گیا رواہ النسائی بطولہ طبرانی کا لفظ یہہ ہے یہانتک کہ تم جان لو کہ شکر ادا کیا اللہ شکر کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے جابر نے مرفوعًا یون کہا ہے اگر کچھہ نپاوے تو ثنا کرے جسنے ثنا کی اوسنے شکر کیا جسنے چھپایا اوسنے کفران کیا رواہ الترمذی اسامہ بن زید کی حدیث مرفوع یون ہے جسنے کہا جزاک اللہ خیرا اوسنے خوب ثنا کی رواہ الترمذی حدیث اشعث بن قیس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بڑا شکر گزار لوگون مین خدا کا وہ شخص ہے جو بڑا شکر گزار ہے لوگونکا ایک رعایت مین یون آیا ہے شکر نہ کیا اللہ کا جسنے شکر نہ کیا لوگون کا - رواہ احمد نعمان بن بشیر مرفوعًا کہتے ہین جسنے شکر نہ کیا تھوڑے کا اوسنے شکر نہ کیا بہت کا جسنے شکر نہ کیا لوگون کا اوسنے شکر نہ کیا خدا کا اللہ کی نعمت کا ذکر کرنا اللہ کا شکر کرنا ہے ترک کرنا اوسکا کفر ہے جماعت رحمت ہے تفرقہ عذاب ہے رواہ ابن احمد فی زوائدہ انس نے کہا ہے مہاجرین نے کہا اے رسول خدا انصار سارا اجر لیگئے ہمنے کسی قوم کو بہتر انسے زیادہ خرچ کرنے مین اچھا سلوک کرنے مین باوجود قلت کے نہین دیکھا ہمکو انہون نے محنت مین کفایت کی فرمایا کیا تم اپنیر ثنا نہین کرتے ہو انکے لئے دعا نہین کرتے ہو کہا ہان فرمایا فذاک بذاک یعنی بس یہہ بدلا اونکے احسان کا ہو گیا رواہ النسائی

	جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند		از دست گدائے بینوا ناید ہیچ

کتاب الصوم

بیان روزہ کا روزے کی فضیلت کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ عز وجل نے کہا ہے کہ ہر عمل ابن آدم کا اوسکے لئے ہے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے مین ہی اسکی جزا دونگا روزہ سپر ہے نار سے جب تم مین کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش کی باتین نکرے چیخے چلاوے نہین اوسکو

اگر کوئی گالی دے یا اوس سے لڑے تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون قسم اللہ کی بدبو روزہ دار کے مونھہ کی نزدیک اللہ کے مشک کی خوشبو سے زیادہ تر طیب ہے روزہ دار کو دو طرح کی خوشی ہوتی ہے ایک وقت افطار کے دوسرے جب رب سے ملیگا رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم ایک روایت بخاری مین یون آیا ہے کہ ترک کرتا ہے روزہ دار کھانا پینا اپنا شہوت اپنی میرے لئے روزہ میرے لئے ہے مین ہی اوسکا بدلا دونگا نیکی دس گنی ہوتی ہے مسلم کا لفظ یہہ ہے ہر عمل ابن آدم کا دس گنا ہوتا ہے سات سو گنے تک مگر اللہ نے کہا کہ یہہ روزہ کہ وہ خاص میرے ہی لئے ہے مین ہی اوسکی جزا دونگا الحدیث ایک بزرگ نے کہا ہے الدنیا یوم ولنا فیہ صوم دنیا ایک دن ہے یعنی دوسرا دن آخرت ہے ہمکو اس دن مین روزہ رکھنا چاہئے سہل بن سعد کی حدیث مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جنت مین ایک دروازہ ہے اوسکو باب الریان کہتے ہین اوس دروازے سے قیامت کے دن یہی روزہ دار لوگ داخل ہونگے کوئی اور غیر انکا نہ جاویگا جب یہہ جاچکین گے دروازہ بند کردیا جاویگا پھر کوئی اندر نہ جاسکیگا رواہ الشیخان ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جو کوئی اوس مین گیا وہ پھر کبھی پیاسا نہوگا ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین تم جہاد کرو غنیمت لوگے روزہ رکھو تندرست رہوگے سفر کرو تو تونگر ہوجاؤگے رواہ الطبرانی فی الاوسط دوسرا لفظ یہہ ہے کہ روزہ ایک سپر ہے مضبوط قلعہ ہے آگ دوزخ سے رواہ احمد ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً یہہ بھی آیا ہے کہ روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے دن قیامت کے روزہ کہیگا مینے اسکو طعام شراب شہوت سے روکا میری شفاعت قبول ہونا چاہئے قرآن کہیگا مینے رات کے سونے سے منع کیا میری شفاعت مقبول ہو فرمایا دونون کی شفاعت قبول کیجاویگی رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ابو امامہ نے کہا اے رسول خدا کوئی عمل بتاؤ ہر بار یہی فرمایا روزہ رکھا کر کہ اسکی برابر کوئی عمل نہین ہے رواہ ابن حبان دوسری روایت یون ہے کہ ایسا عمل بتاؤ جس سے جنت مین جاؤن فرمایا روزہ رکھہ کہ کوئی عمل مثل اسکے نہین ہے اوس دن سے ابو امامہ کے گھر مین کبھی دھوان نظر نہین آتا

مگر جبکہ کوئی مہمان آجاتا حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تین آدمیونکی دعا رد نہین ہوتی ہے
ایک دعا روزہ دار کی وقت افطار کے دوسری دعا امام عادل کی تیسرے دعا مظلوم کی اوسکی دعا
اللہ ابر کے اوپر اوٹھا لیتا ہے آسمان کے دروازے کہولدئے جاتے ہین رب فرماتا ہے قسم ہے
مجھکو اپنی عزت کی مین تیری مدد کرونگا اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو رواہ الترمذی واللفظ
له وابن حبان والبزار مختصرا ۵

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن	اجابت از در حق بہر استقبال می آید

بیان روزہ رمضان کا شب قدر کے قیام کا

حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے قیام کیا
شب قدر کا ایمان واحتساب کی راہ سے بخشے گئے اگلے گناہ اوسکے جسنے روزہ رکھا رمضان
کا ایمان واجر کے لیے بخشے گئے اگلے گناہ اوسکے رواہ الشیخان خطابی نے کہا اسکے یہہ معنی
ہین کہ روزہ رکھا واسطے تصدیق ورغبت وثواب کے دل سے خوش ہوکر بغیر کراہت کے نہ روزے
کو بھاری سمجھا نہ دنون کو لنبا بلکہ طول ایام کو بسبب عظمت ثواب کے غنیمت سمجھا بغوی نے کہا
احتساب کے یہہ معنی ہین کہ امید اجر کی رکھی ذات آلہی کا قصد کیا ابو سعید خدری کا لفظ
یہہ ہے جسنے روزہ رکھا رمضان کا پہچانا اوسکے حدود کو بچا اوس کام سے جس سے بچنا چاہیے
تو کفارہ ہوا ماقبل کا رواہ ابن حبان سلمان کہتے ہین خطبہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے آخر شب شعبان کو فرمایا اے لوگو آیا مہینا رمضان کا اس مہینے مین ایک رات
ہے بہتر ہزار راتون سے اللہ نے اسکے روزے کو فرض کیا ہے قیام لیل کو تطوع یعنی نفل
ٹھیرایا ہے جسنے تقرب کیا کسی خصلت خیر سے اس ماہ مین وہ مثل اوسکے ہے جسنے ادا کیا کوئی
فرض غیر رمضان مین جسنے ادا کیا کوئی فرض اس ماہ مین وہ مثل اوسکے ہے جسنے ادا کیے ستر
فرض اوسکے ماسوا مین یہہ مہینا ہے صبر کا صبر کا ثواب جنت ہے یہہ مہینا ہے مواسات یعنی

سلوک کرنیکا اس ماہ مین مومن کا رزق بڑہتا ہے جسنے کسی کا روزہ کہلوایا اوسکے گناہ بخشے گئے اوسکی گردن آگ دوزخ سے آزاد ہوئی اوسکو برابر اوسکے اجر ملا اوسکا اجر کچہہ کم نہوا کہا اے رسول خدا ہم سب افطار نہین کرا سکتے ہین فرمایا اللہ دیتا ہے ثواب اوسکو جو ایک کہجور یا ایک گہونٹ پانی یا دودہ پر کسی کا روزہ کہلواتا ہے یہہ وہ مہینا ہے جسکا اول رحمت ہے اوسط مغفرت ہے آخر آزادگی ہے نار سے جسنے تخفیف کی اپنے مملوک سے اوسکو خدا بخشدیتا ہے آگ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے تم اسمین چار کام بہت کیا کرو دو کام سے خدا راضی ہوگا دو کام سے تمکو چارہ نہین ہے جنسے تمہارا رب راضی ہوتا ہے وہ ایک شہادت ہے لا الہ الا اللہ کی دوسرے استغفار کرنا دو کام جنسے تمکو چارہ نہین ہے ایک مانگنا ہے اللہ سے جنت کا دوسرے پناہ چاہنا ہے آگ سے جسنے پانی پلایا کسی روزہ دار کو اوسکو اللہ میرے حوض سے پلاویگا پہر وہ پیاسا نہوگا جب تلک کہ جنت مین جاوے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ یہہ حدیث نہایت پر بشارت ہے اہل دین کہان ہین ذرا اسکو یاد رکہکر اخلاص سے کام کرین حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کہولدئے جاتے ہین نار کے در بند کر دئے جاتے ہین شیطان جکڑ دئے جاتے ہین رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ ابواب رحمت مفتوح ہوجاتے ہین ابواب جہنم بند کر دئے جاتے ہین شیطانون کو زنجیر مین باندہ دیتے ہین معلوم ہوا کہ جو مرد عورت رمضان مین برے کام بری باتون سے باز نرہے وہ رحمت سے محروم ہے شیاطین الجن تو جکڑ دئے جاوین شیاطین الانس اپنے افعال بد سے کسیطرح باز نہ آوین یہہ جگہہ بڑی عبرت کی ہے انس بن مالک کا مرفوعاً یہہ لفظ ہے کہ یہہ مہینا آیا اسمین ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار رات سے جو کوئی اوس سے محروم رہا وہ ساری خیر سے محروم رہا نہین محروم رہتا اوسکی خیر سے مگر محروم رواہ ابن ماجۃ حسن نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالےٰ ہر رات رمضان مین چہہ لاکہہ آدمی آتش دوزخ

سے آزاد کرتا ہے جب پچھلی رات ہوتی ہے تو اوس رات بعد و گزشتہ کے آزاد فرماتا ہے رواہ
البیھقی وقال ھکذا جاء مرسلا اگر تیس دن کا مہینا ہوا تو فی شب چھ لاکھ کے حساب سے
آدمی ہوئے پھر اسیقدر آخر شب مین یکبارگی آزاد کر دئے گئے یہہ سب تین کروڑ اڑتالیس لاکھ ہوے
مگر حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے کہ منافق لوگ کافرین کا فرون کا اسمین کچھہ حصہ نہین ہے رواہ
ابن خزیمۃ اگرچہ بظاہر مراد نفاق سے اسجگہہ یہہ ہے کہ ظاہر مین مسلمان باطن مین کافر ہو
لکن لفظ حدیث کا عام ہے منافق کی چار عادتین بیان فرمائی ہین جب وعدہ کرے خلاف کرے
امانت مین خیانت کرے جھگڑے مین گالی گفتہ کرے جب بات کہے جھوٹ بولے یہہ نفاق علی ہوا
مگر نام اسکا بھی نفاق ہی ہے اللھم احفظنا عمرو بن مرہ نے کہا ہے ایک آدمی آیا اوس نے
کہا اے رسول خدا بھلا اگر مین گواہی دون اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
پانچون نماز پڑھون زکوٰۃ دون روزہ رمضان کا رکھون قیام رمضان کرون تو مین
کون ہوا فرمایا تو صدیقین و شہدا مین سے ہوا رواہ ابن حبان مگر یہہ حدیث مقید ہوگی
ساتھہ اجتناب کبائر کے اسلئے کہ مرتکب کبائر نہ صدیق ہوتا ہے نہ شہید ٹھیرتا ہے ؀

بیان چھہ روزون شوال کا

ابو ایوب نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے روزے رکھے رمضان
کے پھر چھہ روزے شوال کے بھی رکھے تو اوسنے گویا سارے زمانہ کے روزے رکھے رواہ
مسلم والطبرانی ثوبان کا لفظ یہہ ہے کہ یہہ چھہ روزے برابر ایک سال کے ہوتے ہین ہر
نیکی دس گنی ہوتی ہے رواہ ابن ماجۃ والنسائی یعنی مہینا تو برابر دس مہینے کے ٹھیرا
یہہ چھہ دن برابر دو ماہ کے ہوئے صوم دہر ہوگیا وللہ الحمد ؀

بیان صوم عرفہ کا

ابو قتادہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ صوم یوم عرفہ کیا ہے فرمایا ایک سال گزشتہ ایک سال آیندہ کا کفارہ ہوتا ہے رواہ مسلم سہل بن سعد کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے روزہ رکہا دن عرفہ کے اوسکے دو سال کے گناہ لگاتار بخشے گئے رواہ ابو یعلی ٭

بیان صوم محرم کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے روزہ اللہ کے مہینے محرم کا ہے افضل نماز بعد فرض کے نماز شب کی ہے رواہ مسلم ٭

بیان روزہ عاشورہ کا

ابو قتادہ کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کہ صوم یوم عاشورا ایک سال گذشتہ کا کفارہ ہوتا ہے رواہ مسلم وغیرہ ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے مین اللہ سے امید رکہتا ہون کہ ایک سال مابعد کا بہی کفارہ ہو صحیحین مین ابن عباس سے آیا ہے کہ روزہ رکہا اس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حکم فرمایا کہ روزہ رکہو ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے کشادگی و فراخی کی اپنے اہل وعیال پہ دن عاشورا کے کشادگی کریگا اللہ اوسپر سارے برس اسکو بیہقی وغیرہ نے کئی طریق سے ایک جماعت صحابہ سے روایت کیا ہے پہر کہا کہ یہہ اسانید اگرچہ ضعیف ہین مگر جبکہ بعض کو بعض سے ملاؤ تو قوت حاصل ہوتی ہے انتہے لفظ توسیع عام ہے چاہے سب کو کہانا کہلاوے یا کپڑا پہناوے یا نقد یا جنس دیوے واللہ اعلم ٭

بیان روزہ شعبان کا

اسامہ بن زید نے کہا اے رسول خدا مین دیکہتا ہون کہ کسی مہینے مین آپ اتنے روزے نہین رکہتے جتنے شعبان مین رکہتے ہین فرمایا یہہ ایک ایسا مہینا ہے جس سے لوگ غافل ہین درمیان

رجب و رمضان کے اس مہینے میں اعمال طرف رب العالمین کے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل جاوے تو میں روزہ دار ہوں رواہ النسائی صحیحین میں بھی عائشہ سے آیا ہے کہ سب سے زیادہ آپ اسی مہینے میں روزہ رکھتے تھے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ بلکہ سارے مہینے رکھتے تھے معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہیں جھانکتا ہے اللہ ساری خلق پر شب نصف شعبان میں پھر سبکو بخشدیتا ہے مگر مشرک و کینہ ورکو رواہ ابن حبان ؛

بیان ہر ماہ کے تین روزوں کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں وصیت کی مجھکو میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین روزوں کی ہر مہینے میں اور دو رکعت ضحی کی اور اس بات کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں رواہ الشیخان وصیت کرنے سے اہتمام اس کام کا پایا گیا ابو قتادہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ تین روزے ہر مہینے میں اور رمضان سے رمضان تک صیام دہر ہوتا ہے رواہ مسلم من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ابن عمرو سے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تو دن بھر روزہ رکھتا ہے رات بھر قیام کرتا ہے یہ مت کر تجھ پر تیرے بدن کا حق ہے تیری آنکھ کا حق تیری جورو کا حق ہے روزہ بھی رکھ افطار بھی کر ہر مہینے میں تین روزے رکھ یہ صوم دہر ہوا الحدیث رواہ الشیخان حدیث قدامہ میں ایام بیض تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ کو فرمایا ہے پھر کہا کہ ھن کهيئة الدهر یعنی انکی شکل مثل صوم دہر کے ہے رواہ ابو داؤد یہی مضمون حدیث جریر میں نزدیک نسائی کے بھی آیا ہے ؛

بیان اتوار و جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عرض کیے جاتے ہیں اعمال دن اتوار و جمعرات کے میں دوست رکھتا ہوں کہ عرض کیا جاوے عمل میرا اور میں روزہ دار

ہوں رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ اتوار و جمعرات کو اللہ ہر مسلمان کو بخشتا ہے مگر اون دو آدمیون کو جو جدا ہین فرماتا ہے انکو چھوڑ دو یہانتک کہ باہم صلح کر لین رواہ ابن ماجۃ یہی مضمون روایت مسلم مین بھی آیا ہے جابر کی حدیث مین یون ہے کہ اتوار جمعرات کو ہر مستغفر و تائب کی بخشش ہوتی ہے توبہ قبول کیجاتی ہے مگر اہل کینہ کی یہانتک کہ توبہ کرین رواہ الطبرانی ؛

بیان صوم داؤد علیہ السلام کا

حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے جب دشمن سے ملتے تو نہ بھاگتے دوسری روایت یہہ ہے کہ نہین کوئی روزہ بڑا کر روزہ داؤد علیہ السلام سے رواہ الشیخان تیسری روایت یون ہے کہ احب صیام طرف خدا کے صیام داؤد ہے احب صلوۃ نزدیک خدا کے نماز داؤد ہے آدھی رات کو سوتے تلث شب قیام کرتے سدس شب آرام کرتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے رواہ الشیخان ؛

بیان سحری کا

انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تم سحر کیا کرو سحور مین برکت ہوتی ہے رواہ الشیخان عرباض بن ساریہ نے کہا بلایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سحور پر رمضان مین فرمایا غذاء مبارک کیطرف آ رواہ ابوداؤد ابن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا مدد لو طعام سحر سے صیام نہار پر قیلولہ سے قیام شب پر رواہ ابن ماجۃ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے سحور بالکل برکت ہے تم اوسکو نہ چھوڑو اگرچہ کوئی تم مین ایک گھونٹ پانی ہی کیون نہ پی لے کیونکہ اللہ و فرشتے درود بھیجتے ہین سحور

کرنے والون پر رواہ احمد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اچھا سحور مومن کا کھجور ہے رواہ ابوداؤد ؛

بیان جلد افطار کرنیکا تاخیر سحور کا

سہل بن سعد نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ ہمیشہ خیر سے رہین گے جب تک کہ افطار جلد کیا کرینگے رواہ الشیخان دوسری روایت یون ہے ہمیشہ امت میری سنت پر رہیگی جب تک کہ افطار کے لئے انتظار تارونکا نکریگی رواہ ابن حبان اتنی دیر افطار مین کرنا کہ تارے نظر آنے لگین طریقہ روافض کا ہے حدیث مرفوع ابوہریرہ مین آیا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے بہت دوست بندونمین مجھکو وہ شخص ہے جو جلد افطار کرتا ہے رواہ الترمذی انس کہتے ہین نہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی کہ پڑھی ہو نماز مغرب کی جب تک کہ افطار نکر لیا ہو گو ایک گھونٹ پانی پر ہو رواہ ابن خزیمہ وابن حبان ؛

بیان افطار کرنے روزہ کا کھجور یا پانی پر

حدیث سلمان بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے جب افطار کرے کوئی تم مین تو کھجور پر کرے کہ اسمین برکت ہے اگر کھجور نپاوے تو پانی پر کرے پانی طہور ہے رواہ ابوداؤد انس کہتے ہین افطار کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نماز سے چند کھجور تازہ پر اگر کھجور نہوتی تو چند گھونٹ پانی پی لیتے رواہ ابوداؤد ؛

بیان کھانا کھلانے کا روزہ دار کو

حدیث زید بن خالد جہنی مین مرفوعاً آیا ہے جسنے افطار کرایا کسی روزہ دار کو اوسکو اجر ہے

برابر اوس صائم کے صائم کا اجر کم نہین ہوتا رواہ الترمذی والنسائی افطار سے اسجگہہ اطعام مراد ہے اس مقدمہ کی حدیث اوپر بہی گزر چکی ہے ؛

بیان روزہ کہولنے کا پاس کسی شخص کے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ام عمارہ انصاریہ کے آئے انہون نے آپکے سامنے کہانا لاکر رکہا فرمایا تو بہی کہا کہا مین روزے سے ہون فرمایا صائم پر فرشتے درود بہیجتے ہین جبکہ اوسکے پاس کہانا کہایا جاوے یہانتک کہ فارغ ہون یا سیر شکم رواہ الترمذی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ صائم کے پاس جب کہانا کہایا جاتا ہے تو فرشتے اوسپر درود بہیجتے ہین ؛

بیان اعتکاف کا

حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی چلا کام مین کسی اپنے بہائی کے اور پہونچا اوسمین یہہ بہتر ہے اوسکے لئے دس برس کے اعتکاف سے جسنے اعتکاف کیا ایک دن اللہ کے لئے کریگا اللہ درمیان اوسکے اور نار جہنم کے تین خندق دور تر خافقین سے رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیهقی واللفظ له منذری نے کہا حدیثین اعتکاف نبوی کی صحاح وغیرہا مین مشہور ہین ہماری کتاب کی شرط سے نہین ہین واللہ اعلم ؛

بیان صدقہ فطر کا تاکید صدقہ مذکور کی

ابن عباس کہتے ہین فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر کو واسطے پاک ہونے صائم کے لغو و رفث سے مساکین کے کہانیکو سو جسنے ادا کیا اوسکو پہلے نماز سے تو یہہ زکوۃ مقبولہ ہے جسنے دیا بعد نماز کے تو یہہ ایک صدقہ ہے منجملہ صدقات کے رواہ ابوداؤد خطابی نے کہا یہہ صدقہ فرض ہے مثل فرضیت زکوۃ کے اموال مین معلوم ہوا کہ جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرض کیا ہے وہ بھی مثل فرض خدا کے ہے اسلئے کہ آپکی طاعت خدا کی طاعت سے صادر ہوتی ہی علامۂ اہل علم کا یہی قول ہے کہ زکوۃ فطر فرض وواجب ہے جب اسمین طہارت صائم ٹھیری تو ہر مقدور والے اور ہر فقیر پر جو ایک دن کا قوت پاتا ہے یہہ زکوۃ واجب ہوگی کیونکہ یہہ وجوب بعلت تطہیر ہے ہر صائم اسکا محتاج ہے سو جب علت مین سب شریک ہوسکے تو وجوب مین بھی سب شریک ٹھیرینگے جریر کا لفظ یہہ ہے مہینا رمضان کا معلق رہتا ہے درمیان آسمان وزمین کے نہین اوپر جاتا مگر ہمراہ زکوۃ فطر کے اسکو ابن شاہین نے روایت کرکے کہا ہے کہ یہہ حدیث غریب جید الاسناد ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی فرمایا یہہ آیت مقدسہ زکوۃ فطر مین نازل ہوئی ہے رواہ ابن خزیمۃ عن کثیر بن عبد اللہ المزنی عن ابیہ عن جدہ رہے مسائل زکوۃ کے سو فتح المغیث روضہ ندیہ نہج مقبول بنیان مرصوص وغیرہ کتب فقہ سنت مین لکھے ہوئے ہین ٭

کتاب العیدین والاضحیۃ

بیان جاگنے کا ہر دو شب عیدین مین

ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین جسنے قیام کیا دونون شب عید مین بامید ثواب نہ مریگا دل اوسکا جس دن سبکے دل مرینگے رواہ ابن ماجۃ ورواتہ ثقات خوبی قیام کی یہہ ہے کہ دل بھی حاضر ہو نہ فقط آنکھین ہی کھلی رہین ؎

ہم سے دل مردہ اگر رات کو جاگے تو کیا ٭ چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہین

بیان سویرے سے جاگنے کا عیدین مین

سعد بن اوس انصاری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب دن عید

فطر کا ہوتا ہے فرشتے راہون کے سرے پر کہڑے ہوکر پکارتے ہین جاؤ اے گروہ مسلمانون کے سویرے طرف رب کریم کے جو خیر کی منت کرتا ہے پہرا وپر ثواب جزیل دیتا ہے تم حکم کیے گئے تہے قیام لیل کا سو تمنے قیام کیا تمکو حکم ہوا تہا صیام نہار کا سو تمنے روزہ رکہا تمنے اپنے رب کو کہلایا اب اپنا جائزہ لو جب یہہ شخص نماز پڑہتا ہے منادی ندا کرتا ہے سنو تمہارے رب نے تمکو بخش دیا اب تم اپنے گہر ونکو راشد ہوکر جاؤ کہ یہہ دن جائزہ کا ہے اس دن کا نام آسمان پر یوم الجائزہ ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ؛

بیان قربانی کرنے کا

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین نہین کیا کسی آدمی نے کوئی عمل دن نحر کے محبوب تر نزدیک خدا کے خون بہانے سے یہہ قربانی دن قیامت کے مع اپنے سینگون بالون کہرون کے آویگی یہہ خون پاس خدا کے پہلے گرتا ہے زمین پر پہیچے آب تم جی سے خوش ہوجاؤ رواہ الترمذی ایک روایت مین ہے کہ ہر بال پر ایک حسنہ ملتا ہے ابو سعید نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے فاطمہ تو اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جو قطرہ خون کا گریگا تیرے اگلے گناہ بخشے جاوینگے کہا یہہ خاص میرے لئے ہے یا سبکے لئے فرمایا ہمارے لئے اور سارے مسلمانون کے لئے ہے رواہ البزار وابو الشیخ فی کتاب الضحایا وغیرہ ابو امامہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے بہتر قربانی بکری ہے بہتر کفن حُلّہ ہے رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے جسنے بیچا قربانی کی کہال کو اوسکی قربانی نہوئی رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد مسائل قربانی کی کتب فقہ سنت مین لکہے ہوئے ہین یہان اونکے بیان کی کچہہ حاجت نہین ہے ؛

کتاب الحج

بیان حج وعمرہ کا

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ ورسول پر کہا پھر کون عمل فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین کہا پھر کیا فرمایا حج مبرور رواہ الشیخان مبرور اوس حج کو کہتے ہین جسمین کوئی معصیت واقع نہو جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے نیکی حج کی یہہ ہے کہ کہانا کہلاوے اچھی بات کہے بعض کے نزدیک افشار سلام بہی آیا ہے کسی نے کہا مبرور وہ حج ہے کہ بعد اوسکے پچھلا حال اگلے حال سے اچھا ہو جاوے یہہ علامت ہے قبول ہونے کی جسکا حال بعد حج کے بد ہو جاوے یہہ علامت ہے مردود ہونے کی دوسرا لفظ مرفوع ابو ہریرہ کا یون ہے جسنے حج کیا پھر فحش نہ کیا فسق نہ کیا وہ اپنے گناہون سے ایسا پھرا جیسے آج اوسکی مان نے اوسکو جنا ہو رواہ الشیخان ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ عمرہ عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہون کا جو درمیان اون دونون کے ہوئے ہین حج مبرور کی جزا سوا جنت کے کچھہ نہین ہے رواہ الشیخان حدیث عمرو بن العاص مین مرفوعاً آیا ہے اسلام ڈہا دیتا ہے اوسکو جو پہلے تہا ہجرت ڈہا دیتی ہے اوسکو جو پہلے ہوا حج ڈہا دیتا ہے اوسکو جو پہلے ہوا رواہ ابن خزیمۃ و رواہ مسلم اطول منہ مراد گناہ صغیرہ وکبیرہ ہین مگر حقوق عباد مین اختلاف ہے اگر یہہ حقوق بہی معاف ہو جاتے ہون تو کچھہ دور نہین ہے اللہ کا فضل عام ہے حسین بن علی علیہما السلام کہتے ہین ایک آدمی نے کہا مین بزدل وضعیف ہون فرمایا تو وہ جہاد کر جسمین کانٹا نہ لگے یعنی حج کر رواہ الطبرانی فیہما معلوم ہوا کہ ضعیف وبزدل کا جہاد یہی حج کرنا ہے اسکو حج وجہاد دونون کا اجر ملیگا حدیث عمرو بن عبسہ مین بعد بیان فضیلت اسلام وایمان وہجرت وجہاد کے یہہ فرمایا ہے کہ پھر دو عمل ایسے ہین کہ وہ افضل اعمال ہین مگر جو کوئی کہ مثل اونکے کرے ایک حج مبرور دوسرے عمرہ مبرورہ رواہ احمد ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین تم طاقت حج وعمرہ کو یہہ دونون دور کرتے ہین فقر وذنوب کو جسطرح بہٹی لوہے چاندی سونے کا میل کچیل دور کرتی ہے نہین ثواب حج مبرور کا مگر بہشت رواہ الترمذی مینے تمتع کیا تہا یعنی پہلے احرام عمرہ باندہا تہا پھر حج کیا پھر مدینہ منورہ سے احرام عمرہ کا باندہا جب حج کو گیا تہا فقیر تہا جب پھر کر آیا امیر ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سچ ہوا امید ہے کہ گناہ

بھی بخشے گئے ہونگے و ما ذلک علی اللہ بعزیز ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے حاجی کا اونٹ کوئی قدم اوٹھاتا رکھتا نہین ہے مگر اللہ ایک حسنہ لکھتا ایک سیئہ مٹاتا ایک درجہ بڑہاتا ہے رواہ ابن حبان ابن عباس سخت بیمار ہوئے اپنی اولاد کو جمع کرکے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جسنے حج کیا مکہ سے پیادہ پا یہانتک کہ مکہ کو پہر آئے لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے ہر قدم پر سات سو حسنہ ہر حسنہ برابر حسنات حرم کے ہوتا ہے کہا حسنات حرم کیا ہین فرمایا ہر حسنہ برابر لاکھ حسنہ کے ہے رواہ ابن خزیمۃ وطن سے حج کو سوار ہوکر جانا افضل ہے مگر مکہ سے عرفات تک پیادہ جانا آنا زیادہ اجر رکھتا ہے ہان حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے کہ آدم علیہ السلام ہزار بار مکہ آئے پیادہ پا کبھی سوار نہوئے یہہ آنا انکا ہند سے تہا رواہ ابن خزیمۃ آدم جب جنت سے باہر نکلے تھے زمین ہند مین بمقام سراندیپ اوترے تھے یہان سے حج کو جایا کرتے تھے اوسوقت غالباً سواری بہی نہوگی ہند سارے بنی آدم کا وطن ہے اولاد آدم یہین سے پہیل کر ہفت اقلیم مین آباد ہوئے اسلئے اس ملک کو شرف ہے سب ملکون پر یہہ جب ہند مین آئے تھے تو نور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انکی پیشانی مین موجود تہا ؎

کانت لآدم ارض الهند مهبطاً	وفيه نور رسول الله مشغول
من ههنا مستبين ان سيدنا	مهند من سيوف الله مسلول

جابر بن عبد اللہ نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے حج وعمرہ کرنیوالے اللہ کے مہمان ہین اللہ نے اونکو بلایا تہا سو وہ آئے ہین اونہون نے جو مانگا تہا وہ اونکو دیا ہے رواہ البزار ورواتہ ثقات ابو ہریرہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگر استغفار کرینگے تو بخشے جاوینگے رواہ النسائی دوسرا لفظ یہہ ہے کہ مغفرت ہوتی ہے حاجی کی اور جسکے لئے حاجی استغفار کرے رواہ البزار ابن خزیمہ کا لفظ یہہ ہے اللهم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے تم فائدہ اوٹھاؤ اس گہر سے کہ یہہ دو بار ڈہایا گیا

اب تیسری بار اوٹھا لیا جاویگا رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو نکلا حج کو پھر مرگیا لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے اجر حاجی کا قیامت کے دن تک جو نکلا عمرہ کو پھر مرگیا تو لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے اجر معتمر کا یوم القیامۃ تک جو نکلا جہاد کو پھر مرگیا تو لکھا جاتا ہے اوسکے لئے اجر غازی کا قیامت کے دن تک رواہ ابو یعلی ابن عباس کہتے ہین ایک آدمی عرفہ مین ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑا تھا ناگہان سواری پر سے گر پڑا گردن ٹوٹ گئی فرمایا اسکو پانی وبیری سے نہلاؤ انہین دو کپڑون مین کفن کرو اسکا سر نہ چھپاؤ حنوط نہ ملو یہہ قیامت کو اسیطرح لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا رواہ الشیخان

بیان خرچ کرنیکا حج وعمرہ مین

عائشہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھکو تیرے عمرے مین اجر بقدر مشقت ونفقے کے ہوگا رواہ الحاکم بریدہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نفقہ حج مین مثل نفقہ کے راہ خدا مین ہے سات سوگنا رواہ احمد جابر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین حاجی کبھی محتاج نہین ہوتا ہے رواہ الطبرانی والبزار *

بیان عمرہ کا رمضان مین

حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے عمرہ رمضان مین برابر حج کرنے کے ہے ہمراہ میرے رواہ ابوداؤد بخاری کا لفظ یہہ ہے عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ یہہ مطلق محمول ہے مقید پر واللہ اعلم *

بیان خاکساری وخواری کا حج مین

ثمامہ نے کہا حج کیا انس نے ایک پالان پر وہ کچھہ بخیل نہ تھے پھر کہا کہ حج کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

پالان پر یہہ اونکی باربرداری تھی رواہ البخاری ابن عمار نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا دن نحر کے کنکریں مارتے تھے ایک ناقہ صہبا نام پر نہ کچھہ مار دہاڑ تھی نہ ہٹانا تھا نہ دور باش تھی رواہ ابن خزیمۃ ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز پڑہی ہے مسجد خیف مین ستر پیغمبرون نے اونمین سے ایک موسیٰ ہین مین دیکھتا ہون انکو دو کملی پہنے ہوئے ایک اونٹ پر احرام باندہے ہوئے چھال کی رسی کی لگام لگائے ہوئے دو گیسو چھوڑے ہوئے رواہ الطبرانی فی الاوسط دوسری روایت مین یون ہے کہ جب گزرے رسول خدا وادی عسفان پر حج مین فرمایا اے ابوبکر یہہ کون وادی ہے کہا عسفان فرمایا گزر ہوا یہان ہود و صالح کا لال اونٹنیون پر جنکی نکیل چھال کی تھی ازار کملی کے تھے چادر پوستین کی تھی یہہ حج کرتے تھے اس قدیم گھر کا رواہ احمد مین جب حج کو گیا تھا اتفاق سے عسفان مین دو دن رہنا ہوا تھا یہان اک کنواں نہایت شیرین و سرد ہے کہتے ہین اسمین آب دہن رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پڑا ہے یہہ اتنا سرد و شیرین اور اسکے گرد کے پہاڑ آتش فشان پائے ابن عمر نے کہا ایک آدمی نے پوچھا حاجی کون ہے فرمایا پریشان بال میلا کچیلا پوچھا کون حج افضل ہے فرمایا عج و ثج یعنی لبیک پکارنا جانور ذبح کرنا کہا راہ کیا ہے فرمایا توشہ و سواری ہے رواہ ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ حج مین کسیطرح کا تکلف لباس و سواری کا نکرے جسقدر خاکساری خواری کی صورت بناویگا اوتنا ہی اچھا ہے انبیاء کی یہی سنت تھی ؛

بیان احرام و لبیک پکارنے کا

حدیث سہل بن سعد مین مرفوعاً آیا ہے کوئی ملبی لبیک نہین کہتا لکن جو کچھہ اوسکے دائین بائین ہے وہ بہی لبیک کہتا ہے رواہ الترمذی خلاد بن سائب مرفوعاً کہتے ہین میرے پاس جبریل آئے کہا اپنے یارونکو حکم دو کہ اہلال و تلبیہ کو پکار کر کہین رواہ مالک ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اہلال نہین کرتا کوئی مہل نہ تکبیر کہتا ہے کوئی مکبر کبہی مگر بشارت دیا جاتا ہے کہا جنت کی فرمایا ہان رواہ الطبرانی

فی الاوسط؛

بیان احرام باندھنے کا مسجد اقصیٰ سے

ام سلمہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اہلال کیا عمرہ کا بیت المقدس سے وہ بخشا گیا رواہ ابن ماجۃ ابن حبان کا لفظ یہہ ہے کہ اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے ابوداؤد کا لفظ یہہ ہے کہ بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے پچھلے یا اوسکے لئے جنت واجب ہوگئی جب عمرہ کا ایسا اجر ہے تو حج کا کیا کچھ اجر نہو گا؛

بیان طواف و استلام حجر اسود و رکن یمانی و مقام و دخول بیت کا

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ استلام حجر اسود و رکن یمانی کا خطاؤن کو گرا دیتا ہے جسنے ایک ہفتہ گنکر طواف کیا دو رکعت نماز پڑہی گویا ایک گردن آزاد کی ہر قدم کے اوٹھانے رکھنے پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین دس برائیان دور ہوتی ہین دس درجے بڑہتے ہین رواہ احمد ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ چھونا ان دونون رکن کا کفارہ ہے خطاؤن کا ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین نازل کرتا ہے اللہ ہر دن اپنے گہر کے حج کرنیوالون پر ایک سو بیس رحمتین ساٹھہ واسطے طائفین کے چالیس واسطے مصلین کے بیس واسطے ناظرین کے رواہ البیہقی معلوم ہوا کہ جو کوئی یہہ سب کام کرتا ہے اوسکو ایک سو بیس رحمتین ملتی ہین اللہم ارزقنا دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ طواف گرد کعبہ کے نماز ہے مگر تم اوسمین بولتے ہو سو سوائے خیر کے اور کچھہ بات نکرو رواہ الترمذی تیسری روایت یہہ ہے جسنے طواف کیا اس گہر کا پچاس بار وہ اپنے گناہون سے ایسا نکلا جیسے کہ آج اوسکو اوسکی ماں نے جنا ہو رواہ الترمذی چوتھی روایت یہہ ہے کہ اوٹھا دیگا اللہ حجر کو دن قیامت کے اوسکی دو آنکھین ہونگی جنسے دیکھیگا جسنے اوسکو حق سے چھوا ہے اوسکے لئے گواہی دیگا رواہ الترمذی طبرانی کا لفظ کبیر مین یون ہے اوٹھا دیگا اللہ حجر اسود و رکن یمانی کو دن قیامت کے

اونکی دو آنکھین دو زبانین دو ہونٹ ہونگے جسنے اونکو ساتھہ وفا کے چھوا ہے اوسکے لئے گواہی دینگے پانچوین روایت یون ہے کہ اوترا ہے حجر اسود جنت سے دودہ سے بہی زیادہ سفید تہا بنی آدم کی خطاؤن نے اوسکو کالا کردیا رواہ الترمذی طبرانی کا لفظ کبیر و اوسط مین یون ہے کہ حجر اسود ایک پتھر ہے جنت کا زمین مین سوا اسکے کوئی چیز جنت کی نہین ہے تہہ بلور کیطرح سفید تہا اگر ناپاکی جاہلیت کی اسکو نہ چھوتی کسی دکھہ والے نے اسکو چھوا مگر اچھا ہوگیا ابن عمر کا یہ لفظ ہے کہ رکن و مقام دو یاقوت ہین جنت کے اگر انکا نور مٹایا نہ جاتا تو مابین مشرق و مغرب کا چمک اوٹھتا رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ موہنہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طرف حجر کے پہر رکھدیا اپنے لب کو اوسپر دیر تک روتے رہے پہر جو دیکہا تو عمر بن خطاب بہی روتے تھے فرمایا اے عمر ھھنا تسکب العبرات رواہ ابن خزیمة یعنی یہہ جگہہ رونے کی ہے ف

بکعبہ رفتم و شوق درت فزود آنجا	بگریہ آمدم و جاے گریہ بود آنجا

ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جو اس گہر مین داخل ہوا وہ حسنہ مین داخل ہوا سیئہ سے مغفور ہوکر باہر نکلا رواہ ابن خزیمة ف

بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند	کہ برون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی

بیان عمل صالح کا عشر ذی حجہ مین

ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کوئی دن ایسے نہین ہین جنمین عمل صالح خدا کو زیادہ تر محبوب ہو ان دنون سے یعنی ایام عشر کہا جہاد بہی نہین فرمایا جہاد بہی نہین مگر کوئی آدمی اپنا مال اپنی جان لیکر نکلے پہر کچھ بہی لیکر نہ لوٹے رواہ البخاری والطبرانی فی الکبیر باسناد جید مگر طبرانی کا لفظ یہ ہے کوئی عمل صالح نزدیک اللہ کے اعظم و احب ہو ایام عشر سے تم انمین بہت تسبیح تحمید تہلیل تکبیر کیا کرو ابن عباس سے مروی ہے ایک لفظ یون ہے کوئی ایام نہین ہین جنمین عبادت خدا کو زیادہ محبوب ہو عشر ذی الحجہ سے بدتر پانی روزہ برابر ایک سال کے روزے کے ہے

رات کا قیام برابر قیام شب قدر کے ہے رواہ الترمذی انس بن مالک کہتے ہین یون کہا جاتا
تہا کہ ہر دن ایام عشر کا برابر ہزار دن کے ہے عرفہ کا دن برابر دس ہزار دن کے ہے یعنی فضیلت
مین رواہ البیہقی +

بیان وقوف کا عرفہ و مزدلفہ مین

حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے کوئی دن نزدیک اللہ کے عرفہ سے افضل تر نہین ہے اوترتا ہے
اللہ تبارک و تعالے اوسدن اسمان دنیا پر فخر کرتا ہے زمین والون سے آسمان والون پر
فرماتا ہے دیکھو میرے بندون کو آئے ہین پاس میرے پریشان بال گرد آلودہ دہوپ مین ہر
دور رستے سے میری رحمت کی امید رکہتے ہین میرے عذاب کو انہون نے نہین دیکہا ہے سو نہین
دیکہا جاتا کوئی دن جسمین اتنے لوگ آزاد ہوتے ہین جتنے کہ عرفہ کے دن آگ دوزخ سے آزاد
کئے جاتے ہین رواہ ابن حبان طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے نہین نظر آیا
شیطان کسی دن زیادہ حقیر چہوٹا و دور تر نہ زیادہ غصے مین دن عرفہ سے یہہ اسلئے کہ وہ
اوسدن نزول رحمت کو دیکہتا ہے بڑے بڑے گناہون سے خدا تجاوز فرماتا ہے مان مگر دن
بدر کے کہ اوسنے جبریل علیہ السلام کو دیکہا کہ فرشتون کو بشکار رہے تہے رواہ مالک یعنی
ایک تو اوس دن یہہ مردود بہت ذلیل و خوار ہوا تہا یا پہر دن عرفہ کے جوش رحمت عفو گناہ
دیکہکر خوار و ذلیل ہوتا ہے و للہ الحمد طبرانی کا لفظ مرفوعاً عبادہ بن صامت سے یہہ ہے کہ جب
اوس دن رحمت اوترتی ہے تو شیطان اور اوسکا گروہ اذر شور پکارتا ہے یعنی ہاے ہاے
واے واے کرتا ہے کہتا ہے میٹے ایک مدت دراز ویا اب ... گناہون مغفرت آئی اوسنے ان کو
ڈہانپ لیا یعنی سارا کیا دہرا مٹی ہوگیا یہہ ... عباس نے ... ہے کہ اور مرفوعاً کہا ہے جسنے نگاہ رکہا
اپنی زبان و کان و آنکہہ کو دن عرفہ کے عرفہ سے دوسرے ... چہوا ہے اوسکے عرفہ تک بخشے گئے
رواہ ابو الشیخ بن حبان فی الثواب اسود و رکن یمانی

بیان کنکری پھینکنے کا

حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب ابراہیم خلیل اللہ مناسک یعنی حج کو آئے شیطان پاس جمرہ عقبہ کے انکے سامنے آیا اوسکو سات کنکریان مارین وہ زمین مین دہس گیا پہر جمرۂ ثانیہ پر سامنے آیا پہر سات کنکریان مارین زمین مین دہس گیا پہر جمرۂ ثالثہ پر روبرو آیا سات کنکریان مارین یہانتک کہ زمین مین دہس گیا ابن عباس نے کہا مسلمان لوگ شیطان کو کنکریان مارتے ہین ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرتے ہین رواہ ابن خزیمۃ ابو سعید خدری نے کہا ہمنے کہا کہ اے رسول اللہ یہہ کنکریان جو ہم ہر سال مارتے ہین کم ہو جاتے ہین فرمایا جو مقبول ہوتی ہین وہ اوٹھا لیجاتی ہین اگر یہہ بات نہوتی تو تم انکا ڈھیر مثل پہاڑ کے دیکھتے رواہ الحاکم فی المستدرک ؎

بیان سر منڈانے کا سنی امین

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے اللہ بخشدے سر منڈانے والونکو کہا اور بال کم کرنیوالونکو دوبار یہی کہا اللھم اغفر للمحلقین تیسری بار فرمایا والمقصرین رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ حلق تقصیر سے افضل ہے اسیلئے حدیث صحیح ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایک انصاری سے فرمایا تجھکو سر منڈانے مین ہر بال پر ایک حسنہ ملیگا ایک سیئہ دور ہوگا وباللہ التوفیق ؎

بیان زمزم پینے کا

حدیث مرفوع ابن عباس مین آیا ہے بہتر پانی روئے زمین پر زمزم کا پانی ہے اسمین طعام طعم شفاء سقم ہے بدتر پانی روے زمین پر وادی برہوت کا پانی ہے تہ حضرموت مین جیسے پاؤن

ٹیری کا صبح کو جوش مارتا ہے شام کو وٹ جاتا ہے اوسمین کچھ بھی تری نہین ہے رواہ ابن حبان دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ پانی زمزم کا اوسی کام کے لئے ہی جس کام کے لئے پیا جاوے اگر تو شفا کے لئے پیئے گا اللہ تجھکو شفا دیگا اگر پیٹ بہرنے کو تو پیئے گا تو اللہ تیرا پیٹ بہردیگا اگر پیاس کہونے کو پیئے گا تو پیاس کو قطع کردیگا یہہ ٹھوکر ہے جبریل علیہ السلام کی سقایہ ہی اسمعیل کا رواہ الدارقطنی

دیکھتی جاوے کسی فربہ ولاغر کو غرض	یہہ حرام بت بدست ہے ٹھوکر کو غرض	

حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگر پناہ کے لئے پیئے گا تو اللہ تجھکو پناہ دیگا راوی نے کہا ابن عباس جب یہہ پانی پیتے کہتے اللهم انی اسئلك علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من کل داء حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے سائب کہا کرتے تھے تم سقایہ عباس سے پیو یہہ سنت ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر

بیان نماز کا تینون مسجدون مین

جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نماز سے اوسکے سوا مین مگر مسجد حرام نماز مسجد حرام مین بہتر ہے لاکھہ نماز سے اوس کے سوا مین رواہ احمد وابن ماجۃ باسناد صحیح ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نماز اس میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نماز سے جو اور مسجد مین ہو مگر مسجد الحرام رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے پڑہ ہین اس میری مسجد مین چالیس نمازین پہر کوئی نماز اوس سے فوت نہوئی تو لکہی جاتی ہے اوسکے لئے برات آگ دوزخ سے عذاب سے نفاق سے رواہ احمد دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ نماز مسجد اقصے مین اور میری مسجد مین برابر پچاس ہزار نماز کے ہے مسجد حرام مین برابر لاکھہ نماز کے رواہ ابن ماجۃ حدیث ابوسعید مین اسی مسجد کو مسجد اسس علی التقوی ٹہرایا ہے یعنی مسجد مدینہ کو رواہ مسلم اسید بن ظہیر کا لفظ مرفوع یہہ ہے

کہ نماز مسجد قبا مین مثل عمرہ کے ہے رواہ الترمذی سہل بن حنیف نے مرفوعاً کہا ہے جسنے وضو کیا اپنے گہر مین پہر آیا مسجد قبا کو پہر نماز پڑہی اوسمین اوسکو برابر عمرہ کے اجر ملیگا رواہ النسائی وابن ماجۃ واللفظ لہ ابن عمر کہتے ہین رسول خدا قبا کو سوار و پیادہ آتے دوسری روایت مین آیا ہے کہ وہان دو رکعت نماز پڑہتے رواہ الشیخان عامر بن سعد نے کہا ہے ہمارے باپ کہتے تہے مین نماز پڑہنے کو قبا مین نماز پڑہنے سے بیت المقدس مین زیادہ دوست رکہتا ہون رواہ الحاکم۔

بیان ہنے کا مدینہ مین فضل اُحد و وادی عقیق کا

سعد کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین حرام کرتا ہون ما بین دونون پہاڑ مدینہ کو یہہ کہ کاٹا جاوے کوئی درخت خاردار اوسکا یا مارا جاوے کوئی شکار وہان کا یہہ کہا کہ مدینہ بہتر ہے اونکے لئے اگر وہ جانتے ہوتے نہین چہوڑتا ہے کوئی مدینہ کو بے رغبت ہوکر اوسسے مگر بدل دیتا ہے اللہ اوسمین بہتر شخص کو اوسسے نہین تہمتا ہے کوئی تنگی ومحنت مدینہ پر مگر مین اوسکا شفیع یا شہید ہونگا دن قیامت کے ایک روایت مین اتنا اور بڑہایا ہے کہ نہین ارادہ کرتا ہے کوئی شخص برائی کا ساتہہ اہل مدینہ کے مگر گہلا دیگا اوسکو اللہ آگ مین مثل گہلنے سیسے کے یا گہل جانے نمک کے پانی مین رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی مر سکے مدینہ مین تو وہین مرے مین شفاعت کرونگا اوسکی جو وہان مریگا رواہ الترمذی و ابن حبان حاطب کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے زیارت کی میری بعد میری موت کے اوسنے گویا زیارت کی میری حیات مین اور جو کوئی مر گیا کسی ایک حرم مین وہ اوٹہیگا امن والون مین دن قیامت کے رواہ البیہقی اس حدیث مین ذکر زیارت قبر منور مطہر نبوی کا آیا ہے نہ ذکر سفر کرنے کا واسطے زیارت کے جو شخص مدینے مین رہتا ہے یا مدینہ کو گیا ہے مسجد نبوی کے لئے یا تجارت یا طلب علم وغیرہ کے لیئے اوسکو زیارت کرنا مرقد مقدس مصطفوی کا ضرور ہے منہ نے

کہا کسی طریق سے مرفوعاً ثابت ہوا ہے کہ وبا و دجال داخل مدینہ نہین ہو گا یہنے اونکو بسبب شہرت کے مختصر کر دیا انتہے یعنی احادیث مذکورہ کو اسجگہہ نہین لکھا ابو ہریرہ کہتے ہین لوگ جب پہلا پھل لاتے تو آپ فرماتے اے اللہ برکت دے ہمارے پہل مین ہمارے شہر مین ہمارے صاع و مد مین اے اللہ ابراہیم تیرے بندے و خلیل تہے مین بہی تیرا بندہ و نبی ہون اونہون نے تجہسے مکہ کے لئے دعا کی مین اوسیطرح کی مدینے کے لئے دعا کرتا ہون اور مثل اوس دعا کے اور دعا بہی اوسکے ساتھہ ہے یعنی دو چند اوس سے پہر سب سے زیادہ کم سن چہوٹے بچے کو بلا کر وہ پہل دیتے رواہ مسلم دوسر الفظ ابو ہریرہ کا مرفوعاً یہہ ہے کہ مدینہ قبہ ہے اسلام کا گہر ہے ایمان کا زمین ہے ہجرت کی جگہہ ہے حلال حرام کی رواہ الطبرانی فی الاوسط منذری نے کہا کسی طریق سے ثابت ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے باندہے نجاوین پالان مگر طرف تین مسجدون کے میری مسجد مسجد الحرام مسجد اقصے انتہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہ نیت عبادت و فضیلت سفر کرنا طرف انہین تین مسجدون کے درست ہے فقط جسکو اختلاف علما سے بچنا ہو وہ مسجد نبوی کی نیت کرکے داخل مدینہ ہو پہر زیارت نبوی خود نقد وقت ہے ورنہ مرتکب نہی لا تتخذوا قبری عیدا ٹہیریگا اس سے زیادہ اور کیا بدبختی ہو گی کہ آدمی مدینے مین موجود ہو اور سعادت زیارت مرقد مقدس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محروم رہے اللھم لا تحرمنا حدیث سعد مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قسم کہا کر فرمایا ہے غبار مدینہ کا شفا ہے ہر بیماری سے راوی نے کہا مین خیال کرتا ہون کہ آپنے ذکر جذام و برص کا فرمایا رواہ رزین منذری نے کہا کسی طریق سے ثابت ہوا ہے کہ احد کے حق مین ارشاد کیا ہے کہ یہہ پہاڑ ہمکو چاہتا ہے ہم اسکو چاہتے ہین عمر بن خطاب نے مرفوعاً کہا ہے آیا پاس میرے ایک آنیوالا طرف سے میرے رب کے اور مین عقیق مین تہا کہا نماز پڑہ اس وادی مبارک مین رواہ ابن خزیمہ

فدائے خاصیت وادی عقیق شوم | کہ کرد ریگ روانش علاج تشنہ لبی

کتاب الجہاد

بیان رباط کا راہ خدا مین

سہل بن سعد کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رباط راہ خدا مین بہتر ہے دنیا وما علیہا سے جگہہ ایک کوڑے تمہاری کی جنت سے بہتر ہے دنیا وما علیہا سے ایک بار کا آنا جانا بندہ کا راہ خدا مین بہتر ہے دنیا وما علیہا سے رواہ الشیخان حدیث سلمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے رباط ایک رات دن کا بہتر ہے ایک ماہ کے صیام وقیام سے اگر مر گیا تو جو کام کرتا تہا وہ جاری رہتا ہے رزق اوسکا اوسکو ملا کرتا ہے فتان سے امن مین ہو جاتا ہے رواہ مسلم طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ مرابط قیامت مین شہید اوٹہیگا فضالہ نے مرفوعاً کہا ہے ہرمیت کا خاتمہ اوسکے عمل پر ہوتا ہے مگر مرابط فی سبیل اللہ کا کہ اوسکا عمل قیامت تک بڑہتا رہتا ہے فتنۂ قبر سے وہ امن پاتا ہے رواہ ابوداؤد وابن حبان ابوالدرداء کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے رباط ایک مہینے کا بہتر ہے صیام دہر سے جو مرا اور وہ مرابط تہا راہ خدا مین بڑے ہول سے وہ امن مین ہوا اوسکو صبح شام جنت سے رزق ملا کرتا ہے اجر رباط کا بعث تک جاری رہتا ہے رواہ الطبرانی دوسرا لفظ مرفوع انس کا یہہ ہے جسنے رباط کیا ایک رات مسلمانون کی حراست کے لئے اوسکو اجر ہے اونکا جنہون نے روزہ رکہا نماز پڑہی ہے پیچہے اوسکے رواہ الطبرانی عثمان رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے ایک دن کا رباط راہ خدا مین بہتر ہے ہزار دن سے اور جگہہ رواہ الترمذی ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہلاک ہو بندہ دینار کا بندہ درہم کا بندہ لباس کا اگر دیا گیا خوش ہوا اگر نہ دیا گیا ناخوش ہوا ہلاک ہو سرنگون ہو جب کانٹا لگے تو نکالا نہ جاوے خوشی ہو اوس بندے کو جو باگ اپنے گہوڑے کی راہ خدا مین پکڑے ہوئے ہے پریشان ہے سر اوسکا

گرد آلودہ ہین قدم اوسکے اگر حراست مین ہے تو حراست کرتا ہے اگر پچھلے لشکر مین ہے تو وہین ہے اگر اذن مانگتا ہے تو اذن نہین ہوتا اگر شفاعت کرتا ہے تو قبول نہین ہوتی۔ رواہ البخاری اس حدیث مین بد دعا دی ہے طالب مال ومنال کو خوشخبری سنائی ہے مجاہد غازی کو دوسرا لفظ یہہ ہے اچھا معاش والا لوگون مین وہ شخص ہے جو پکڑے ہوئے ہے باگ اپنے گھوڑے کی راہ خدا مین اوڑتا پھرتا ہے پشت اسپ پر جہان کسیطرح کا کھٹکا یا اندیشہ سنا وہین گھوڑے کی پیٹھہ پر بیٹھکر اوڑا قتل یا موت کا طالب ہے اوسکی جاے ہین اور وہ شخص ہے جو بکریون مین کسی پہاڑ کے سر پر یا کسی جنگل مین ان جنگلون مین سے نماز پڑہتا ہے زکوۃ دیتا ہے اللہ کی عبادت کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو موت آوے نہین ہے لوگون سے مگر بہلائی مین رواہ مسلم ؟

بیان حراست کرنیکا راہ خدا مین

ابن عباس کہتے ہین مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے دو آنکھین ہین جنکو آگ دوزخ کی نہ چھوے گی ایک وہ جو خوف خدا سے روئی دوسری وہ جسنے رات بہر راہ خدا مین حراست کی رواہ الترمذی حدیث معاویہ بن حیدہ مین مرفوعاً تیسری آنکھہ وہ بتائی ہے جو محارم خدا سے بچے رواہ الطبرانی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو ایسی رات کی جو شب قدر سے بہی زیادہ بہتر ہے جسنے حراست کی زمین خوف مین شاید وہ اپنے گھر پہر کر نہ آوے رواہ الحاکم عثمان رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے حراست ایک رات کی راہ خدا مین بہتر ہے اوس رات سے جسمین قیام کیا دن بہر روزہ رکہا رواہ الحاکم ؟

بیان نفقہ کا راہ خدا مین غازی کے سامان درست کرنے کا

خریم بن فاتک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے کچہہ خرچ کیا راہ خدا مین

وہ سات سو چند لکھا گیا رواہ الترمذی ابن عمر نے کہا جب یہہ آیت اوتری مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مأئۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے رب زیادہ دے میری امت کو تب یہہ آیت اوتری انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب رواہ ابن حبان زید بن خالد کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جس نے درست کر دیا سامان کسی غازی کا راہ خدا مین اوسنے گویا خود جہاد کیا جسنے کاروبار کیا کسی غازی کے گھر کا اچھی طرح پیچھے اوسکے اوسنے غزا کی رواہ الشیخان ابن حبان کا لفظ یہہ ہے جسنے تجہیز کی غازی کی راہ خدا مین یا خلافت کی اوسکے گھر والون مین لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے اجر اوسکا کم نہین ہوتی کوئی چیز اجر غازی سے ابو امامہ نے مرفوعاً کہا ہے افضل صدقہ سایہ ہے خیمہ کا راہ خدا مین یا دینا خادم کا راہ خدا مین یا جفتی کرانا نر کا راہ خدا مین رواہ الترمذی غرضکہ جو اچھا کام یا جو احسان یا سلوک راہ خدا مین کیا جاتا ہے وہ بہتر سے بہتر اجر رکھتا ہے ؛

بیان گھوڑے پالنے کا راہ خدا مین

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے پالا کوئی گھوڑا راہ خدا مین ایمان لاکر خدا پر تصدیق کرکے اوسکے وعدہ کی تو ... کا چارہ پانی مُوت لید سب ترازو مین ہوگی دن قیامت کے یعنی یہہ سب حسنات ہوجاوینگے رواہ البخاری اسماء بنت یزید کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑون کے ماتھے سے ہمیشہ کے لئے قیامت کے دن تک جسنے باندھا کوئی گھوڑا راہ خدا مین اور خرچ کیا اوسپر بامید اجر تو کھانا پینا بھوکا پیاسا رہنا لید پیشاب کرنا اوسکا دن قیامت کے میزان مین فلاح ہوگا الحدیث رواہ احمد جو ریا سمعہ کے لئے باندھا ہے اوسکی سب چیزین خسران مین میزان مین ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک

رحمٰن کا ایک شیطان کا ایک انسان کا رحمٰن کا گھوڑا وہ ہے جو راہ خدا مین باندھا گیا ہے اوسکا
چارہ بول و روث سب میزان مین ہوگا شیطان کا گھوڑا وہ ہے جسپر قمار بازی کیجاتی ہے
گھوڑدوڑ شرط باندھکر ہوتی ہے انسان کا گھوڑا وہ ہے جسکو واسطے چھپانے فقر کے باندھا
رواہ احمد حدیث ابی کبشہ مین مرفوعاً آیا ہے گھوڑے والے مدد کیے گئے ہین خرچ کرنیوالا
گھوڑے پر ایسا ہے جیسے ہاتھ کھولنے والا صدقہ پہ رواہ ابن حبان عقبہ بن عامر و ابو
قتادہ مرفوعاً کہتے ہین بہتر اسپ وہ ہے جو ادہم اقرح ارثم محجل طلق الیمنی ہو یزید ابن حبیب
نے کہا ہے اگر ادہم نہو تو کمیت اسی رنگ و روپ کا ہو رواہ ابن حبان اقرح وہ ہے جسکے
ماتھے مین سفیدی ہو ارثم وہ ہے جسکا ہونٹ اوپر کا سفید ہو طلق الیمنی وہ ہے جسکے ہاتھ
سفید نہون کمیت وہ ہے جو سرخ سیاہ ہو واللہ اعلم ؃

بیان غازی و مرابط کے عمل صالح کرنیکا

ابو الدرداء نے مرفوعاً کہا ہے جسنے روزہ رکھا ایکدن راہ خدا مین کریگا اللہ درمیان
اوسکے اور نار جہنم کے ایک خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے رواہ الطبرانی
فیہما مراد راہ خدا سے اسجگہ جہاد ہے سہل بن معاذ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نماز روزہ ذکر
اللہ مضاعف ہوتا ہے نفقہ راہ خدا پر سات سو گنا رواہ ابو داؤد دوسرا لفظ انکا
یہہ ہے کہ جسنے پڑھین ہزار آیتین راہ خدا مین لکھتا ہے اوسکو اللہ ہمراہ نبیین صدیقین شہدا
صالحین کے رواہ الحاکم و احمد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ کیا اچھا ہے یہہ ساتھ منذری
نے کہا ظاہر یہہ ہے کہ مرابط راہ خدا کا بھی عمل صالح مثل عمل مجاہد کے چند در چند ہوتا ہے ؛

بیان صبح شام چلنے کا راہ خدا مین

انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک بار کا چلنا صبح یا

شام راہ خدا مین بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے البتہ ایک جگہہ برابر تمہارے کمان کی جنت مین سے یا برابر ایک کوڑے کے بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے اگر ایک عورت جنت کی زمین والون کو جہانکے تو سارا جہان چمک اوٹہے خوشبو سے بہر جاوے اوسکے سر کی اوڑہنی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے رواہ الشیخان ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اللہ ضامن ہوا ہے اوس شخص کے لئے جو اوسکی راہ مین نکلا ہے نہین نکالا اوس شخص کو مگر جہاد نے میری راہ مین ایمان نے مجہہ پر تصدیق نے میرے رسولون کی سو وہ شخص مضمون ہے کہ داخل کرون مین اوسکو جنت مین یا پہیرون اوسکو گہر اوسکے جس سے وہ باہر نکلا ہے اجر یا غنیمت لیکر قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین ہے جان میری کوئی زخم راہ خدا مین نہین لگتا مگر آویگا وہ دن قیامت کے اپنی ہیئت پر جسدن کہ وہ زخم لگا تہا رنگ اوسکا خون کا رنگ ہوگا خوشبو اوسکی مشک کی خوشبو ہوگی قسم ہے اللہ کی اگر شاق نہوتا مسلمانون پر تو نہ بیٹہتا مین کسی لشکر کو چہوڑ کر جو راہ خدا مین غزا کرتا ہے لیکن مین گنجایش نہین پاتا کہ اونکو سواری دون اور نہ وہ گنجایش اوسکی رکہتے ہین اور پیچہے رہنا شاق ہوتا ہے قسم ہے خدا کی مین چاہتا ہون کہ جہاد کرون راہ خدا مین پہر مارا جاؤن پہر زندہ ہون پہر مارا جاؤن پہر غزا کرون پہر مارا جاؤن رواہ مسلم ابو مالک اشعری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو جدا ہوا راہ خدا مین پہر مر گیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہے جسکو اوسکے گہوڑے یا اونٹ نے گرا دیا یا کسی کیڑے نے کاٹا یا اپنے بستر پر جسطرح خدا نے چاہا مرا تو وہ بہی شہید ہے اوسکے لئے جنت ہے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہ گہسے گا نار مین وہ آدمی جو رویا ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ پہرے دودہ تہن مین جمع نہین ہوتا غبار راہ خدا کا اور دہوان جہنم کا رواہ الترمذی عبد الرحمن بن جبیر کا لفظ یہہ ہے گرد آلودہ نہوئے پاؤن کسی بندے کے راہ خدا مین پہر چہوئے اوسکو آگ رواہ البخاری نسائی و ترمذی کا لفظ یہہ ہے جسکے پاؤن راہ خدا مین گرد آلودہ ہوئے وہ حرام ہے آگ پر

	ہے حرام آگ کا عذاب یہین		لے تپ ہجر دیکہہ مومن ہین	

عائشہ مرفوعاً کہتی ہیں نہ ملاکسی کے دل سے خوف راہ خدا میں مگر حرام کیا اللہ نے اوسپر نار کو رواہ احمد ؞

بیان شہادت چاہنے کا راہ خدا میں

حدیث ابن حنیف میں مرفوعاً آیا ہے جسنے مانگی شہادت سچے دل سے پہونچاویگا اوسکو اللہ منازل شہدا میں اگرچہ مرجاوے اپنے بستر پر رواہ مسلم اے اللہ تو مجھکو شہادت نصیب کر اپنی راہ میں اور صبر دے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو لڑا راہ خدا میں برابر دوہنی ناقہ کی واجب ہو گئی اوسکے لئے جنت اور جسنے مانگا قتل ہونا اپنا سچے جی سے پہر مر گیا یا مارا گیا اوسکو اجر ہے شہید کا جو کوئی زخمی ہوا راہ خدا میں یا کچہ تکلیف پہونچی اوسکو تو دیگا وہ دن قیامت کے خوب بہرپور رنگ زعفران کا رنگ ہوگا بو مشک کی بو ہوگی الحدیث رواہ ابوداؤد ؞

بیان تیراندازی کا راہ خدا میں

عقبہ بن عامر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر فرمایا واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ سنلو یہہ تیر لگانا ہے تین بار یہی فرمایا رواہ مسلم یعنی مراد لفظ قوت سے اس آیت شریف میں تیراندازی ہے یہہ تفسیر مرفوع لفظ عام میں بہ شمول اولے داخل ہے پہر جسطرح کی قوت جس کسیکو ہاتہ لگے وہ سب جائز ہے جیسے توپ چلانا گولہ باری کرنا تیغ رانی نیزہ بازی کرنا دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ داخل کرتا ہے اللہ ایک تیر سے تین شخصوں کو جنت میں ایک تیر بنانے والا جسنے بامید اجر تیر بنایا ہے دوسرا تیر چلانیوالا تیسرا تیر اوٹہا کر دینے والا سو تم تیر چلایا کرو سوار ہوا کرو اگر تیر چلاوگے تو سوار ہونے سے زیادہ مجھکو دوست ہوگے جسنے تیراندازی سیکھکر چھوڑ دی اوسنے کفران کیا اوس نعمت کا رواہ ابوداؤد جابر نے کہا ہے رسول خدا نے فرمایا ہے جو چیز ذکر خدا نہیں ہے وہ سب لہو یا سہو ہے مگر چار

خصلتین ایک چلنا آدمی کا بیچ مین دو نشانون کے دوسرے سکھانا گھوڑے کا تیسرے کھیلنا اپنی بی بی سے چوتھے سیکھنا ساحت کا یعنی پانی مین تیرنا رواہ الطبرانی فی الکبیر فضیلت مین تیراندازی کی بہت سی حدیثین آئی ہین ایک تیر اگر کسی دشمن کے لگتا ہے تو ایک درجہ جنت مین بڑھتا ہے برابر آزاد کرنے ایک گردن کے اوسکو اجر ملتا ہے یہہ اللہ کا فضل و کرم ہے وللہ الحمد ؛

بیان جہاد کرنیکا راہ خدا مین

ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ و رسول پر کہا پھر کون فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین کہا پھر کیا فرمایا حج مبرور رواہ الشیخان ابوسعید خدری کا لفظ یہہ ہے ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا کون آدمی افضل ہے فرمایا وہ مومن جو اپنی جان و مال سے راہ خدا مین جہاد کرتا ہے کہا پھر کون فرمایا وہ مومن جو کسی گھاٹی مین خدا کی عبادت کرتا ہے لوگون کو اوسنے اپنی شر سے چھوڑ رکھا ہے رواہ الشیخان ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی جسنے ارادہ عزلت کا کیا تھا فرمایا تو کنارہ کش نہو کھڑا ہونا ایک تمھارے کا راہ خدا مین بہتر ہے اوسکی نماز سے اندر گھر کے ستر برس تک کیا تم اسبات کو دوست نہین رکھتے کہ اللہ تمکو بخشدے یا بہشت مین داخل کرے تم جہاد کرو راہ خدا مین جو شخص لڑتا ہے راہ خدا مین برابر فواق ناقہ کے واجب ہوجاتی ہے اوسکے لیے جنت رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہہ ہے جنت مین سو درجے ہین اللہ نے مجاہدون کے لئے تیار کر رکھے ہین ہر دو درجون کے بیچ مین اتنا فاصلہ ہے جتنا درمیان آسمان و زمین کے رواہ البخاری تیسرا لفظ یہہ ہے تین شخص ہین حق ہے اللہ پر مدد کرنا اونکا ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ادا ادا کرنے کا رکھتا ہے تیسرا ناکح جو ارادہ پارسائی کا کرتا ہے رواہ الترمذی حدیث ابی ہریرہ

اشعری مین مرفوعاً آیا ہے دروازے جنت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین ایک میلا کچیلا
آدمی تہا اوسنے کہا اے ابو موسی تمنے یہہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے
کہا ہان وہ اپنے اصحاب کے پاس آیا کہا میرا سلام لو پہر میان اپنی تلوار کا توڑ کر طرف
دشمن کے بڑہا یہانتک لڑا کہ مارا گیا رواہ مسلم سبحان اللہ یہہ شخص کیا قوی الایمان
تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پر ہر مسلمان مومن کو ہر امر مین ایسا ہی یقین
لانا چاہیئے جب کوئی حدیث درجۂ صحت کو پہونچ جاوے پہر عمل کرنے مین کیا تامل ہے کسی
باب کی حدیث کیون نہو اگر باوجود قدرت کے عمل نہین کرتا ہے تو پہر ایمان کو سلام رخصت
کرنا چاہیئے ناحق دعوی مسلمانی کا ہے حدیث براء بن عازب مین آیا ہے کہ ایک شخص مسلمان
ہوا پہر اوسیوقت لڑا مارا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمل قلیلاً واجر
کثیرا رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم یعنی عمل تو تہوڑا کیا اجر بہت پایا عمیر ابن الحمام
نے جب سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین تم اوٹہو طرف جنت کے جسکا عرض
برابر آسمانون اور زمین کے ہے تو کہا اے رسول خدا جنت کا یہہ عرض ہے فرمایا ہان کہا
بخ بخ پوچہا یہہ تونے کیون کہا اوسنے کہا مین امید رکہتا ہون کہ اہل جنت سے ہوجاؤن فرمایا
تو اہل جنت سے ہے اوسنے اپنے ترکش سے کچہہ کہجورین نکالکر کہانا شروع کیا پہر کہا اگر مین
اتنا جیا کہ ان کہجورونکو کہاؤن تو یہہ بہت جینا ہوا کہجورین پہینک کر لڑا یہانتک کہ مارا گیا
رضی اللہ عنہ رواہ مسلم ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ کوئی چیز زیادہ دوست
نہین ہے خدا کو دو قطرون دو اثرون سے ایک قطرہ آنسو کا جو ڈر سے اللہ کے بہا دوسرا
قطرہ خون کا جو راہ خدا مین نکلا ایک اثر راہ خدا کا دوسرا اثر کسی فرض کا فرائض خدا سے رواہ
الترمذی اس حدیث سے جواز نماز کے گٹے کا ملتے پر یا بیچ کا پاؤن پر ثابت ہوتا ہے
اگرچہ کریمہ سیماهم فی وجوههم من اثر السجود سے گٹا مراد نہین ہے بلکہ نور ایمان و
نور نماز مراد ہے واللہ اعلم سعد سے مرفوعاً آیا ہے دو ساعتین ہین جنمین دروازے آسمان کے

کھولدئے جاتے ہین دعا داعی کی رد نہین ہوتی ایک وقت حضور ندا کے یعنی اذان کیوقت دوسرے صف راہ خدا مین رواہ ابوداؤد ؛

بیان اخلاص نیت کا جہاد مین

ابو موسیٰ اشعری نے کہا ایک گنوار نے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کوئی آدمی غنیمت کے لئے لڑتا ہے کوئی ناموری کے لئے کوئی بہادری جتلانے کے لئے انہین سے کسکا لڑنا راہ خدا مین ہے فرمایا جو کوئی اسلئے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بالا رہے وہ شخص راہ خدا مین ہے رواہ الشیخان یہہ حدیث اصل عظیم ہے اخلاص نیت مین معلوم ہوا کہ ملک گیری کے لئے لڑنا خصوصاً مسلمان حاکم سے درست نہین ہے جہاد کا اجر جب ہی ملتا ہے کہ دین اسلام کا غالب کرنا منظور ہو اسیلئے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے تین بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی جہاد کا ارادہ کرتا ہے مطلب اوسکا یہی حاصل کرنا ہے سامان دنیا کا فرمایا اوسکو کچھہ اجر نہین ہے رواہ ابوداؤد محنت برباد گناہ لازم اسیکو کہتے ہین ابن عمرو سے کہا تو جس حال پر مار یگا یا مارا جاویگا اوسی حال پر اللہ تجھکو اوٹھاویگا رواہ ابوداؤد یعنی اگر صابر محتسب ہے تو ویسا اور جو ریائی مکاثر ہے تو ویساہی مبعوث ہوگا ع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد ؛ ابی بن کعب کا لفظ یہہ ہے آپنے فرمایا بشارت دے اس امت کو آسانی و ثنا و رفعت بالدین و تمکین بلاد و نصر کی جسنے عمل کیا اونمین سے آخرت کا واسطے دنیا کے اوسکو آخرت مین کچھہ حصہ نہین ہے رواہ البیہقی معاذ بن جبل سے مرفوعاً مروی ہے کہ جہاد دو طرح کے ہوتے ہین جسنے جہاد کیا اللہ کے لئے پھر امام کی اطاعت کی مال خرچ کیا شریک سے معاملہ آسانی کا کیا فساد سے بچا اوسکا سونا جاگنا سب اجر ہے جسنے جہاد کیا فخر ریا سمعہ کے لئے امام کی نافرمانی کی زمین مین فساد ڈالا وہ کفاف لیکر نہین پھرتا رواہ ابوداؤد ؛

بیان جہاد کرنیکا دریامین اجر مین خشکی کے جہاد سے دس گنا ہے

انس کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر مین ام حرام بنت ملحان کے ن
عبادہ بن صامت کی سو گئے تھے جاگے تو ہنسنے لگے ام حرام نے پوچھا آپ کیون ہنستے ہین فرمایا
کچھ لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے وہ غازی تھے راہ خدا کے اس دریا کے
اندر وہ سوار ہونگے بادشاہ ہین تختون پر یا مثل بادشاہون کے ہین بالا ے تخت انہون
نے کہا دعا کیجئے کہ اللہ مجھکو بھی انہین مین سے کرے آپنے دعا کی پھر سو گئے پھر وہ بادہ ہی
خواب دیکھا یہی بات چیت ہوئی چنانچہ ام حرام زمانہ معاویہ رضی اللہ عنہ مین سوار ہوئین
جب دریا سے اترین سواری پر سے گر کر مر گئین رضی اللہ عنہا رواہ الشیخان
منذری نے کہا معاویہ نے عبادہ بن صامت کو جہاد کے لئے بھیجا تھا وہ دریا پر سوار
ہوئے اونکے ہمراہ ام حرام بھی سوار ہوئی تھین ام حرام کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ماندہ دریا مین وہ شخص ہے جسکو قی آتی ہے اوسکو اجر شہید کا ہے غریق کو
بھی اجر شہید کا ہوتا ہے رواہ ابوداؤد مائدہ ہے جسکا سر پھرے ہوا دریا سے جی متلا کے

بیان فضیلت شہادت وشہدا کا

انس کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کوئی جنت مین جا کر دنیا مین آنیکو نچاہیگا گو ساری چیز
زمین کی اوسکو ملے مگر شہید کہ وہ دنیا مین پھر آنے کی تمنا کریگا دس بار قتل ہونا اپنا
چاہیگا وہان کی کرامت یا فضل شہادت دیکھکر رواہ الشیخان یہی مضمون انسے دوسرے
لفظ مرفوع مین نزدیک نسائی کے بھی آیا ہے گو لفظ جدا ہین ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین شہید
کا ہر گناہ بخشا جاتا ہے مگر قرض رواہ مسلم معلوم ہوا کہ مواخذہ حق العباد کا حق اللہ
سے زیادہ ہے مگر لوگ اسی مین زیادہ کوتاہی کرتے ہین ابو قتادہ کا لفظ یہہ ہے کہ ایک

آدمی سے فرمایا تو اگر مارا جاویگا صبر کرنیوالا اجر کی امید رکھنے والا سامنے آنیوالا پشت نہ پھیرنے والا ہوگا تو تیری خطاؤن کا کفارہ ہوجاویگا مگر قرض یہہ بات مجھ سے جبریل نے کہی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ حقوق عباد مین بالخصوص قرض بڑا حق ہے کسی کا قرض لیکر نہ دینا یا نہ دینے کی نیت سے لینا بڑا گناہ ہے جابر کہتے ہین جب میرے باپ عبد اللہ دن احد کے مارے گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر کیا مین تجھکو خبر ندون اوس بات کی جو اللہ نے تیرے باپ سے کی ہے مینے کہا ہان فرمایا بات نہین کرتا اللہ کسی سے مگر پردہ کی اوٹ سے مگر تیرے باپ سے دوبدو بات کی کہا اے عبد اللہ تو کچھ تمنا کر مین تجھکو دونگا کہا اے رب مجھکو زندہ کردے کہ مین پھر دوبارہ مارا جاؤن فرمایا یہہ بات پہلے سے ٹھیر چکی ہے کہ پھر وہ دنیا مین پھر کر نجاوینگے کہا اے رب جو لوگ میرے پیچھے ہین اونکو یہہ بات پہونچا دے اوسپر اللہ عز وجل نے یہہ آیت اوتاری ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین الآیہ رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ جراحت شہادت سے بڑھکر کوئی راحت نہین ہے ۔

گر نثار قدم یار گرامی نہ کنم — گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

یہہ بھی معلوم ہوا کہ شہدا کو جنت سے رزق ملتا ہے تیہ اور موتی کیطرح بے رزق نہین رہتے ہین ابن عمر کہتے ہین ہمنے غزوہ موتہ مین جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا مقتولین مین پایا کچھ اوپر نوے زخم لگے تھے تلوار تیر نیزہ کے دوسری روایت مین ہے کہ پشت پہ کوئی زخم نہ تھا رواہ البخاری سالم بن ابی الجعد کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو خواب مین دیکھا ایک فرشتہ دو پر کا پایا خون آلودہ زید انکے مقابل تھے رواہ الطبرانی یہہ مرسل جید الاسناد ہے منذری نے کہا انکے دونون ہاتھ راہ خدا مین جاتے رہے تھے اللہ نے اونکے عوض انکو دو پر دئے یہہ آسمان پہ ہمراہ فرشتون کے اوڑتے پھرتے ہین انتہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہین پاتا شہید مس قتل کا مگر جیتنا کہ کوئی تم مین سے کاٹنا چونٹی

کا پاتا ہے کعب بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے روحین شہیدونکی سبز پرندون کے جوف
مین ہوتی ہین جنت کا پھل یا درخت چرتے ہین رواہ الترمذی حدیث مرفوع ابی الدردا
مین آیا ہے کہ شہید اپنے ستر گہروالون کی شفاعت کریگا رواہ ابوداؤد انس کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جب لوگ باگ حساب کتاب کے لئے کہڑے ہونگے تو
ایک قوم اپنی گردنون پر تلوارین رکہے ہوئے آویگی خون ٹپکتا ہوگا یہہ دروازہ جنت پر ازدحام
کرینگے کہا جاویگا یہہ کون ہین کہین گے یہہ شہید ہین زندہ تہے رزق پاتے رواہ الطبرانی
مقدام بن معدیکرب کا لفظ مرفوع یہہ ہے واسطے شہید کے پاس اللہ کے چہہ خصلتین ہین
ایک یہہ کہ پہلی ہی بار مین بخشا جاتا ہے دوسرے یہہ کہ اپنی جگہہ بہشت مین دیکہتا ہے تیسرے یہہ
کہ عذاب قبر سے پناہ پاتا ہے چوتہے یہہ کہ فزع اکبر یعنی قیامت کی گہبراہٹ سے امن مین رہتا
ہے پانچوین اوسکے سر پہ تاج وقار رکہا جاتا ہے جسکا ہر یاقوت دنیا ومافیہا سے بہتر ہے بہتر
حورعین سے اوسکا بیاہ کیا جاتا ہے چہٹے ستر اقارب کے لئے اوسکی شفاعت قبول ہوتی ہے
رواہ الترمذی ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ذکر شہید کا آیا
فرمایا زمین اوسکے خون سے سوکہنے نہین پاتی ہے کہ دو زوجہ اوسکی طرف اوسکے دوڑتی
ہین جسطرح کہ دو مرضعہ برابر زمین پر اپنے بچون پر جلدی کرتی ہین ہر ایک کے ہاتہہ پر ایک
حلہ ہوتا ہے جو دنیا ومافیہا سے بہتر ہے رواہ ابن ماجۃ راشد بن سعد نے کہا ہے ایک
صحابی نے پوچہا کیا حال ہے مومنین کا کہ یہہ اپنی قبرون مین مفتون ہوتے ہین مگر شہید
فرمایا چمک تلوارون کی انکے سر پر فتنہ کو کفایت کرجاتی ہے رواہ النسائی معلوم ہوا کہ شہادت
سے قبر مین سوال منکر نکیر کا نہین ہوتا باقی سب ہوتا ہے انس کہتے ہین ایک کالا آدمی پاس رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آیا کہا مین کالا بدبودار بدصورت آدمی ہون میرے پاس مال
بہی نہین ہے اگر مین ان کفار سے لڑون یہانتک کہ مارا جاؤن تو پہر مین کہان ہونگا فرمایا
جنت مین وہ اتنا لڑا کہ مارا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکے پاس آئے کہا اللہ نے

تجھکو سفید رو خوشبودار کر دیا مالدار بنا دیا پھر اوس سے یا کسی اور سے یہ فرمایا کہ دیکھ اسکی زوجہ حور عین کو دیکھا کہ وہ اسکے جبہ صوف کو کھینچتی ہے اسکے اور اسکے جبہ کے بیچ مین داخل ہوتی ہے رواہ الحاکم ؛

بیان انواع شہادت کا

ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ تم کن کو شہید گنتے ہو کہا اوسکو جو راہ خدا مین مارا گیا کہا تو اب شہید میری امت کے بہت تھوڑے ٹھیرینگے پوچھا پھر کون شہید ہین فرمایا جو مارا گیا راہ خدا مین وہ شہید ہے جو مرا راہ خدا مین وہ شہید ہے جو مرا طاعون مین وہ شہید ہے جو مرا دستون سے وہ شہید ہے غرق بھی شہید ہے رواہ مسلم دوسری روایت مین صاحب ہدم کو بھی شہید فرمایا ہے رواہ مسلم ایضاً حدیث جابر بن عتیک مین ذات الجنب و صاحب حریق اور عورت نفسا کو جو جنے مین مر جاوے شہید ٹھیرایا ہے رواہ ابو داؤد والنسائی سلیمان یا خالد سے ایک روایت مین مرفوعاً یہ آیا ہے کہ جسکو اوسکے پیٹ نے مارا اوسکو قبر مین عذاب نہین ہوگا رواہ الترمذی مراد پیٹ سے مرض اسہال ہے حدیث سعید بن زید مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جو اپنے مال کے پیچھے مارا گیا یا دین کے پیچھے یا گھر والون کے پیچھے وہ شہید ہے رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بھلا اگر مین اوسکو ماروں والون یعنی جو میرا مال چھینتا ہے فرمایا وہ دوزخ مین جاویگا رواہ مسلم نسائی کا لفظ یہ ہے کہ اگر تو مارا گیا تو بہشت مین جاویگا اور جو تونے مارا تو وہ نار مین گیا انتہے سوا قتیل جہاد کے اور بہت سے شہدا ہین جنکی گنتی کتاب دلیل الطالب مین لکھی گئی ہے اگر شہادت فی سبیل اللہ ہاتھ آئے تو پھر کیا پوچھنا اگر ہاتھ نہ آئے تو باقی اقسام شہادت سے تو کسیطرح محروم رہنا اچھا نہین بالکل بے لطفی ہے اے اللہ تو ہمکو اپنی راہ مین خالص اپنے لئے شہید کر مدینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مار تجھپر اس دعا کا قبول کرنا کچھ بڑی بات نہین ہے ؛

کتاب قراءة القرآن

بیان قرآن شریف کے پڑہنے پڑہانے سیکہنے سکہانیکا

عثمان رضی اللہ عنہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ بہتر شخص تم مین وہ
ہے جسنے قرآن سیکہا سکہایا رواہ الشیخان قرآن کسی کو سکہاؤ مکتب کے لڑکے ہون یا گہر کے
بوڑہے جوان مرد ہون یا عورت اپنے ہون یا بیگانے بامعنی سکہاوے یا بے ترجمہ پڑہاوے کوئی
تفسیر لکہے یا کسی تفسیر کا درس دوے سبکا اجر ایک ہی ہے ایسا شخص ایسا عالم معلم خیر الناس
ہوتا ہے اللہم ارزقنا ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جسنے ایک حرف کتاب اللہ
کا پڑہا اوسکو ایک حسنہ ہے حسنہ دس گنا ہوتا ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے ولکن
الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے رواہ الترمذی اس سے کلام اللہ
کا باحروف ہونا ثابت ہوا ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے جمع نہوئی کوئی قوم کسی گہر مین
اللہ کے گہرون مین سے کہ تلاوت و درس کرتی ہے اوسکا آپسمین مگر اوسپر سکینہ اترتا ہے
رحمت اوسکو ڈہانپ لیتی ہے فرشتے اوسکو ہر طرف سے گہیر لیتے ہین اللہ ذکر انکا اونمین
کرتا ہے جو لوگ اوسکے پاس ہین رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا مرفوعًا یہ ہے جسنے سنی ایک
آیت قرآن کی اوسکے لئے ایک حسنہ مضاعفہ لکہا گیا جسنے ایک آیت پڑہی اوسکے لئے دن قیامت
کے ایک نور ہوگا رواہ احمد حدیث ابوسعید مین مرفوعًا آیا ہے اللہ فرماتا ہے جسکو مشغول کیا
قرآن نے میرے ذکر و سوال سے مین دونگا اوسکو بہتر سائلون سے بزرگی اللہ کے کلام کی
سارے کلامون پر ایسی ہے جیسے فضل اللہ کا اوسکی خلق پر رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ
مرفوع یہ ہے ماہر قرآن کا ہمراہ سفرۂ کرام بررہ کے ہوگا جو شخص قرآن پڑہتا ہے اٹک اٹک
کر اور وہ اوسپر شاق ہے اوسکو دو اجر ہین رواہ الشیخان ابوذر نے کہا اے رسول خدا
مجہکو کچہ وصیت کیجئے فرمایا تقوی اختیار کر کہ ہر کام کا سرتاج ہے کہا کچہ اور بڑہائیے فرمایا قرآن کی

تلاوت کر زمین مین یہہ تیرے لئے نور ہے آسمان پر ذخیرہ ہے رواہ ابن حبان سہل بن
معاذ کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے قرآن پڑہا
پہر اوسپر عمل کیا تو اوسکے ماں باپ کو دن قیامت کے ایک تاج پہناوینگے جسکی چمک سورج کی شعاع
سے دنیا کے گہرون مین بہتر ہوگی پہر جسنے اوسپر عمل کیا ہے اوسکا کیا پوچہنا رواہ ابو داؤد ابن
عمرو کا یہہ لفظ ہے صاحب قرآن سے یہہ کہین گے کہ پڑہ اور چڑہ سنبہال کر پڑہ جسطرح تو دنیا
مین پڑہتا تہا تیری جگہہ نزدیک آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑہیگا رواہ الترمذی معلوم ہوا
کہ جسکو جتنی آیتین قرآن کی یاد ہونگی اوسکو اوتنے ہی درجے ملین گے زیادہ یاد ہون یا کم پہر
جسکو پورا قرآن حفظ ہے وہ سارے درجے پاویگا ترمذی نے کہا اثر مین آیا ہے کہ گنتی قرآن کی
آیتون کی بقدر درجات جنت کے ہے خطابی نے کہا منتہے ثواب کا نزدیک انتہا رقرارت کے ہوگا
ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑہا قرآن اوسنے نبوت کو درمیان اپنے دونون پہلو کے لیلیا
اتنی بات ہے کہ اوسکو وحی نہین آتی صاحب قرآن کو لائق نہین کہ غصے والے کے ساتہہ غصہ
کرے جاہل کے ساتہہ جہل کرے اور اوسکے جوف مین اللہ کا کلام ہو رواہ الحاکم وقال
صحیح الاسناد حدیث طویل ابی سعید مین قصہ اسید بن حضیر کا آیا ہے کہ ایک رات وہ قرآن
پڑہتے تہے ایک سایہ دار چیز نظر آئی اوسپر چراغ سی روشن تہے گہوڑا اوچہلا جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر آیا تو فرمایا یہہ فرشتے تہے قرآن سننے کو اوترے تہے اگر تو قرآن
پڑہے جاتا تو عجائب دیکہتا رواہ الشیخان وغیرہما انس سے مرفوعاً مروی ہے اللہ کے
کچہہ لوگ ہین پوچہا کون ہین فرمایا اہل قرآن یہہ خاص اللہ کے لوگ ہین رواہ النسائی
حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب کوئی آدمی آیت سجدہ پڑہکر سجدہ کرتا ہے تو شیطان
کونے مین بیٹہکر روتا ہے کہتا ہے افسوس ہے ابن آدم کو حکم سجدے کا ہوا تہا اوسنے سجدہ کیا
اوسکے لئے جنت ہے مجہکو حکم سجدے کا ہوا تہا مین نے نہ مانا میرے لئے نار ہے رواہ
مسلم ؛

بیان دعاء حفظ قرآن کا

اس باب مین ابن عباس نے قصۂ علی بن ابی طالب کو قرآن یاد نرہنے کا روایت کرکے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو ترکیب چار رکعت نماز پڑہنے کی سکھائی و دعاء حفظ قرآن کی بتائی فرمایا تین یا پانچ یا سات جمعہ تک پڑہو چنانچہ پہر جو قرآن وہ یاد کرتے نہ بہولتے اسکو ترمذی و حاکم نے روایت کیا ہے منذری نے کہا ہے طرق اسانید کے جید ہین متن غریب ہے انتہٰی یہہ نماز یہہ دعا کتاب حصن حصین مین لکہی ہے ✤

بیان خبرگیری قرآن کا حسین کرنے آواز کا

حدیث ابی موسیٰ مین مرفوعاً آیا ہے تم خبر رکہو قرآن کی قسم ہے اللہ کی یہہ بہت زیادہ نکل جانے والا ہے بہ نسبت اونٹ کے اپنے پابندسے رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ مثال صاحب قرآن کی ایسی ہے جیسے بندہا ہوا اونٹ اگر اوسکی خبر رکہے تو بندہا رہا اور چہوڑ دیا تو چلدیا رواہ الشیخان ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے یہہ کہنا کسی کا کہ مین فلان آیت بہول گیا بہت برا ہے بلکہ یون کہے کہ مین بہلا دیا گیا تم یاد رکہو قرآن کو یہہ سینون سے بنسبت نکل جانے اونٹ کے اپنی پچہاڑی سے بہی زیادہ ہے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ قرآن خوان کو تعاہد کرنا قرآن کا ضرور ہے اگر اوسکی خبرگیری نکریگا تو وہ اونٹ کیطرح اوسکے پاس سے جاتا رہیگا **ف** ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین کان رکہا اللہ نے کسی چیز کے لئے جیسا کان رکہا واسطے نبی کے جنکی آواز اچہی ہے گنگناتے ہین ساتہہ قرآن کے جہر کرتے ہین ساتہہ اوسکے رواہ الشیخان واللفظ لمسلم فضالہ بن عبید کا یہہ لفظ ہے اللہ خوب ہی کان رکہتا ہے مرد قرآن خوان خوش آواز پہ اوس سے بہی زیادہ جیسا کوئی گانے سننے والا گانے والے پہ کان رکہتا ہے حاکم نے کہا یہہ حدیث علی شرطہما ہے اس حدیث

صفت اذن یعنی گوش کی واسطے خدا کی ثابت ہوئی اسپر ایمان لانا فرض ہے کیفیت خدا جانے
تیہ بہی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کو سننا اپنے کلام پاک کا بہت پسند آتا ہے تیہ بہی معلوم ہوا کہ
مراد گنگنانے سے ساتھ قرآن کریم کے جہر سے پڑہنا ہے نہ گانا اوسکا قاری لوگوں کا مبالغہ
مخارج حروف ادا ر کلمات مین یہانتک کہ آنکہہ ناک کان کج مج ہوجاتی ہے شکل بگڑنے لگتی ہے
آواز مانند آواز سرود کے ہوجاتی ہے نشست برخاست آواز کی رنگ زیر و بم کا دکہاتی ہے
بالکل خلاف سنت صحیحہ ہے آواز کا خوش گلو کرنا حروف و کلمات کا صاف صاف الگ الگ
نکالنا اور بات ہے جسطرح کہ حدیث براء بن عازب مین مرفوعاً آیا ہے تم زینت دو قرآن
کو اپنی آوازون سے رواہ ابوداؤد سو خوش آوازی اور چیز ہے تیہ اینچ کہینچ قرات
اور چیز ہے ابن ابی ملیکہ مرفوعاً کہتے ہین وہ ہم مین سے نہین ہے جو تغنی بقرآن نہین کرتا
ہے کسی نے انسے کہا بہلا اگر آواز اچہی نہو کہا جہانتک بن سکے آواز کو حسین کرے رواہ ابوداؤد
حسن صوت سے مراد ترتیل ہے ترتیل یون ہوتی ہے کہ کلمہ کلمہ الگ الگ پڑہے پڑہنے والا سننے والا
اوسکو سمجہے نہ جسطرح اہل مصر آجکل حرمین شریفین مین قرآن پاک کو اگنی مین ادا کرتے ہین ایک
جملہ بہی سامع کی سمجہہ مین نہین آتا ہے یہہ پڑہنا نہین ہے گانا ہے نعوذ باللہ منہ قرآن
پاک کو دیکہو اور اس ناپاک گانے کو دیکہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؁

بیان پڑہنے سورہ فاتحہ کا

ابو سعید بن معلی سے فرمایا مین تجہکو ایک سورت سکہاتا ہون جو قرآن کی سب سورتون سے
بڑی ہے یعنی رتبہ و اجر مین پہر کہا الحمد للہ رب العالمین یہی ہے سبع مثانی و قرآن عظیم
جو مجہکو دیا گیا ہے رواہ البخاری ابی بن کعب سے کہا قسم ہے اللہ کی نہین اوتارا اللہ نے
توریت مین نہ انجیل مین نہ زبور مین نہ فرقان مین مثل فاتحہ کے احدیث رواہ الترمذی
انس کی حدیث مین فاتحہ کو افضل قرآن فرمایا ہے رواہ ابن حبان ابوہریرہ کہتے ہین کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اللہ تعالٰے فرماتا ہے تقسیم کیا مین نے نماز کو درمیان اپنے اور بندے کے آدہون آدہ جب کہا بندے نے الحمد للہ رب العالمین اللہ کہتا ہی حمد کی میری بندے میرے نے جب کہا الرحمن الرحیم فرماتا ہے ثنا کی مجھپر میرے بندے نے جب کہا مالك یوم الدین کہتا ہے تمجید کی میری بندے میرے نے جب کہا ایاك نعبد وایاك نستعین فرماتا ہے یہہ ہے درمیان میرے اور اوسکے تیرے بندہ کے لئے ہے جو اوسنے مانگا جب کہا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فرماتا ہے یہہ ہے واسطے بندے میرے کے تیرے بندے کے لئے ہے جو اوسنے مانگا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ اول اس سورہ کا ثنا ہے آخر اوسکا دعا ہے کتاب دین خالص مین تیس دلیلین اس سورت سے اثبات توحید پر نکالی ہین امام رازی نے دس ہزار مسئلے علوم مختلفہ کے تنہا اس سورہ سے برآمد کئے ہین اس صورت کی جامعیت کا کیا ٹھکانا ہے اسکے فضائل بہت ہین کچھہ نزل الابرار وغیرہ مین لکھے گئے ہین حدیث ابن عباس مین اس سورت کو اور خواتیم سورۂ بقرہ کو دو نور فرمایا ہے تیہ کہا ہے کہ یہہ دونون نور کسی پیغمبر کو پہلے اس سے نہین ملے جو کوئی ایک حرف بہی ان دونون کا پڑہیگا اوسکو وہ نور دیا جاویگا رواہ مسلم ؛

بیان پڑہنے سورہ بقرہ وآل عمران کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم مت کرو اپنے گہرونکو مقبرہ شیطان اوس گہر سے بہاگ جاتا ہے جسمین سورۂ بقرہ پڑہی جاتی ہے رواہ مسلم ع دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم زہراوین پڑہو یعنی بقرہ وآل عمران یہہ دونون لڑینگے طرف سے اپنے صاحب کے بقرہ پڑہو اسکا لینا برکت ہے اسکا چہوڑنا حسرت ہے باطل والے اسکو نہین لے سکتے معاویہ نے کہا مراد اہل باطل سے اسجگہہ ساحر جادوگر ہین رواہ مسلم ابو ہریرہ

مرفوعاً کہتے ہین ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے قرآن کا کوہان سورہ بقرہ ہے اس سورت مین ایک ایسی آیت ہے جو سب آیتون کی سید ہے رواہ الترمذی حاکم کا لفظ یہہ ہے نہین پڑہی جاتی وہ آیت کسی گہر مین اور اوسمین شیطان ہو مگر وہ وہان سے نکل بہاگتا ہے وہ آیت آیۃ الکرسی ہے سہل بن سعد کی روایت مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جو کوئی سورہ بقرہ کو ایک رات اپنے گہر مین پڑہتا ہے شیطان تین رات تک اوس گہر مین نہین گہستا جو کوئی اوسکو دن مین پڑہتا ہے شیطان تین دن تک وہان نہین جاتا رواہ ابن حبان نعمان بن بشیر سے مرفوعاً مروی ہے لکہی اللہ نے ایک کتاب پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین سے دو ہزار برس اوتارین اوس کتاب مین دو آیتین جنپر سورہ بقرہ ختم کیگئی ہے یہہ دونون آیت کسی جنگل مین پڑہی نہین جاتین تین رات مگر پہر شیطان پاس اوسکے نہین جاتا رواہ الترمذی ابو ذر کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ اللہ نے سورہ بقرہ کو دو آیت پر ختم فرمایا ان دونون کو مجہے اوس خزانہ سے نکالکر دیا ہے جو نیچے عرش کے ہے سو تم ان آیتون کو سیکہو اپنی عورتون کو اپنے بچونکو سکہاؤ کہ یہہ دونون صلوٰۃ و قرآن و دعا ہین رواہ الحاکم عبید بن عمیر کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اوتری مجہپر آجکی رات ایک آیت افسوس ہے اوسکے لئے جسنے اوسکو پڑہا مگر اوسمین سوچ نہ کیا ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار الآیۃ کلہا رواہ ابن حبان ابن ابی الدنیا کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے پڑہا آخر آل عمران کا پہر سوچ نہ کیا اوسمین اوسکو ویل ہے دس بار اپنی اونگلیون سے اس ویل کو گنا اللہم احفظنا معلوم ہوا کہ جب کسی آیت یا سورت یا قرآن کو پڑہے تو اوسکے مطلب مین غور کرے سرسری تلفظ الفاظ پر قناعت نکرے کہ اسمین بے پروائی مخلوق کی امر و نہی خالق سے ثابت ہوتی ہے اس بے پروائی کا انجام حسرت و ندامت ہوگا ٭

بیان پڑہنے آیت الکرسی کا

حدیث ابی ایوب انصاری مین آیا ہے کہ شیطان اونکو آیۃ الکرسی بتاکر کہہ گیا تہا کہ تم اسکو اپنے گہر مین پڑہا کرو کبہی کوئی شیطان وغیرہ تمہارے پاس نہ آویگا رسول خدانے فرمایا سچ کہا اوسنے اور وہ جہوٹا ہے رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ کبہی جہوٹا شخص بہی سچ بول جاتا ہے یہہ مثل کہ ان الکذوب قد یصدق اسی جگہہ سے نکلی ہے اسیطرح ابی بن کعب کے باپ سے ایک جن کہہ گیا کہ تم اپنے کوٹہے مین آیۃ الکرسی رکہو پہر تمہارا غلہ چوری نہ جاویگا کہنے کو رسول خدانے سنکر فرمایا سچ کہا اوس خبیث نے رواہ ابن حبان یہی جن اوس کوٹہی کا غلہ چرایا کرتا تہا ابی بن کعب سے پوچہا تجہے معلوم ہے کہ کونسی بڑی آیت قرآن کی تیرے پاس ہے انہون نے کہا آیۃ الکرسی انکے سینے پر ہاتہہ مارکر فرمایا لیہنئک العلم ابا المنذر رواہ مسلم یعنی تجہکو علم مبارک ہو ابو منذر انکی کنیت تہی احمد وابن ابی شیبہ کی روایت مین اتنا اور آیا ہے کہ قسم ہے خدا کی اس آیت کے ایک زبان دو ہونٹ ہین یہہ پاس ساق عرش کے اپنے مالک کی تقدیس کرتی ہے اوپر گزرچکا ہے کہ یہہ سب آیتون کی سید ہے اسکے فضائل کتب اذکار مین بہت لکہے ہین — نزل الابرار کو دیکہو زیادۃ الایمان کو پڑہو حال کہل جاویگا انشاء اللہ تعالےٰ ؛

بیان پڑہنے سورہ کہف اور اوسکے اول وآخر کا

حدیث ابو الدرداء مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے حفظ کین دس آیتین اول سورۂ کہف کی وہ بچ گیا دجال سے رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہے جسنے پڑہین تین آیتین اول سورۂ کہف کی وہ محفوظ رہیگا فتنہ دجال سے اسوقت مین ہر مسلمان کو یاد کرلینا ان دس یا تین آیات مذکور کا بہت ضرور ہے اسلئے کہ زمانہ خروج دجال کا سرپر آلگا ہے صبح شام ہی ملتی نظر آتی ہے اللہ اوسکے فتنے سے ہم سبکو بچاوے ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑہا سورۂ کہف کو جسطرح پر وہ اوتری ہے تو اوسکے لیے وہ دن قیامت کے نور ہوجاویگی اوسکی جگہہ سے مکہ معظمہ تک الحدیث رواہ الحاکم جمعہ وشب جمعہ کو پڑہنا اس سورت کا بڑی فضیلت رکہتا ہے حدیث مین بہی آچکا ہے

بیان پڑہنے سورۂ یٰسٓ کا

معقل بن یسار کی حدیث مین فرمایا ہے یٰس قرآن کا دل ہے جو کوئی شخص اوسکو با رادہ رضاے الٰہی و دار آخرت پڑہتا ہے وہ بخشا جاتا ہے تم اسکو اپنے مردون پر پڑہا کرو رواہ النسائی اس حدیث سے یہہ نکلتا ہے کہ اگر وقت نزع یہہ سورت نہین پڑہی ہے تو بعد قبض روح ہی پڑہے کچہہ مضائقہ نہین ہے کیونکہ منطوق صریح لفظ حدیث کا یہی ہے گو مراد اوس سے محتضر لیتے ہین انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے قرآن کا دل یٰس ہے اللہ اوسکے پڑہنے پر دس بار قرآن کا پڑہنا لکہتا ہے رواہ الترمذی اگر کسی کو ایسی توفیق حاصل ہو کہ اوسکا دل اور رات کا دل اور قرآن کا دل یکجا فراہم ہو جاوے تو پہر یہہ پڑہنا نور علیٰ نور ہو جاویگا کچہا اور ہی برکت و رحمت کا ظہور دکہاویگا ؎

من و پروانہ و بلبل ہمہ یکجا ہستند		چشم بد دور کہ جمع اند پریشانے چند	

جندب مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑہی یٰس ایک رات اللہ کے لئے وہ بخشا گیا رواہ مالک ؀

بیان پڑہنے سورۂ تبارک الذی کا

ابو ہریرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ قرآن مین ایک سورت ہے تیس آیت کی اوسنے شفاعت کی ایک آدمی کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے رواہ الترمذی ابن عباس کی حدیث مین اس سورت کو مانعہ منجیہ فرمایا ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دینے والی ہے رواہ الترمذی دوسرا لفظ یہہ ہے مین چاہتا ہون کہ یہہ ہر مومن کے دل مین ہو رواہ الحاکم حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ قبر مین آدمی کے پاس پاؤن کیطرف سے پہر سینہ کی طرف سے یا پیٹ کیطرف سے پہر سر کی طرف سے فرشتے آتے ہین اونسے کہا جاتا ہے کہ تمہارا رستہ اسطرف سے نہین ہے یہہ شخص سورۂ ملک پڑہتا تہا

مانع ہے عذاب قبر سے اُسکا نام توریت مین سورۂ ملک ہے جسنے ایک رات اوسکو پڑہا اوسنے
بہت اچھا پاکیزہ کام کیا رواہ الحاکم وھو صحیح الاسناد وھو فی النسائی مختصراً لفظ
نسائی کا یہہ ہے جسنے پڑہا اسکو ہر رات منع کیا اوسکو خدا نے بسبب اس سورت کے عذاب قبر سے
ہم عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اسکا نام مانعہ رکہتے تھے انتھے امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ اس سورت کو دو رکعت نفل مین بعد نماز عشا پڑہا کرتے تھے یہہ طریقہ بہت آسان ہے

بیان پڑہنے قل ہو اللہ احد کا

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک شخص کو سُنا قل ھو اللہ احد
پڑہتا تہا فرمایا واجب ہوگئی پوچہا کیا چیز فرمایا جنت الحدیث رواہ مالک دوسرا لفظ انکا یہہ ہے
فرمایا جمع ہو جاؤ مین تمپر ثلث قرآن پڑہونگا کچھ لوگ جمع ہوگئے پہر باہر نکلکر سورۂ قل ھو اللہ
پڑہی فرمایا یہہ برابر تہائی قرآن کے ہے رواہ مسلم ابوالدرداء کا لفظ یہہ ہے اللہ نے قرآن
کو تین جز کیا ہے قل ھو اللہ ایک جزء ہے اجزاء قرآن سے رواہ مسلم ابوایوب کا لفظ یہہ ہے
جسنے اوسکو پڑہا اوسنے تہائی قرآن پڑہا رواہ الترمذی ابوسعید کا لفظ نزدیک بخاری کے
یون ہے انہا لتعدل ثلث القرآن معلوم ہوا کہ جو کوئی تین بار اوسکو پڑہتا ہے وہ گویا سارا
قرآن پڑہتا ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک صحابی سے کہا تونے
بیاہ کیا ہے اوسنے کہا میرے پاس کیا ہے جو مین بیاہ کرون فرمایا کیا تیرے پاس قل ھو اللہ احد
نہین ہے کہا ہان فرمایا ثلث قرآن ہے رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ تعلیم اس سورت کی بجاے
مہر کے ہوسکتی ہے حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک آدمی
کو ایک چھوٹے سے لشکر کا افسر بنا کر بہیجا تہا وہ ہر نماز کو قل ہو اللہ احد پر ختم کرتا جب لوگ پہر آئے
حضرت سے ذکر کیا فرمایا اوس سے پوچھو ایسا کیون کرتا ہے اوسنے کہا یہہ سورت رحمٰن کی صفت
ہے مین اسکے پڑہنے کو دوست رکہتا ہون فرمایا اوس سے کہدو اللہ اوسکو دوست رکہتا ہے

رواہ الشیخان اسکو بخاری و ترمذی نے بھی انس سے مطولاً روایت کیا ہے آخر حدیث مین یہہ بھی آیا ہے کہ جب اوس سے کہا کہ تو کیون ہر رکعت مین اسی سورت کو پڑہتا ہے تو اوس نے کہا مین اسکو دوست رکہتا ہون فرمایا حبك ایاھا ادخلك الجنة اسکی محبت تجھکو بہشت مین لیجاویگی معلوم ہوا کہ تکرار کسی سورت کی ہر رکعت نماز مین درست ہے ❊

بیان پڑہنے معوذتین کا ❊

عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہین تو نے نہین دیکھا کہ آجکی رات ایسی آیتین اوتری ہین کہ اون جیسی آیتین نہین دیکہین قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس رواہ مسلم ابوداؤد کا لفظ یہہ ہے کہ مجھہ سے کہا مین تجھکو بہتر سورتین نہ سکہاؤن پہر ان دونون کو بتا کر کہا تو پناہ مانگا کر ساتھہ انکے نہین تعوذ کیا کسی نے مثل انکے ابن حبان کا لفظ یہہ ہے اگر تجھہ سے ہو سکے تو تو کسی نماز مین انکو فوت نہ کیا کر رواہ الحاکم بنحو ھذا وقال صحیح الاسناد ❊

کتاب الذکر والدعاء

بیان ذکر خدا کا کہلے و چھپے

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مین ہون پاس گمان بندے اپنے کے اور مین ہون ساتھہ اوسکے جب وہ مجھکو یاد کرتا ہے اگر اپنے جی مین یاد کرتا ہے تو مین بھی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور جو وہ میری یاد مجمع مین کرتا ہے تو مین بھی اوسکا ذکر اوس مجمع مین کرتا ہون جو اسکے مجمع سے بہتر ہے وہ اگر ایک بالشت مجھہ سے قریب ہوتا ہے تو مین ایک گز اوس سے قریب ہوتا ہون اور جو وہ ایک گز مجھہ سے قریب ہوتا ہے تو مین ایک باع اوس سے قریب ہوتا ہون وہ اگر میری طرف چلکر آتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑکر جاتا ہون رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ ذکر خدا کا تنہا جی مین کرنا

یا مجلس مین کرنا دونون درست ہین دوسرا لفظ الکا مرفوعاً یہ ہے اللہ تعالے کہتا ہے مین
ہمراہ اپنے بندے کے ہون جب وہ میرا ذکر کرتا ہے دونون ہونٹ اوسکے ہلتے ہین رواہ ابن
ماجۃ معلوم ہوا کہ مجرد حرکت لب پر بسبب ذکر کے یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے و للہ الحمد
ابو المخارق کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے مین گزرا شب معراج مین
ایک شخص پر جو نور عرش مین غائب تہا مینے کہا یہ کوئی فرشتہ ہے کہا نہین پوچہا کوئی نبی ہے
کہا نہین پوچہا پہر کون ہے کہا ایک آدمی ہے جسکی زبان دنیا مین خدا کے ذکر سے تر رہتی تہی
دل اوسکا مسجد مین لگا رہتا تہا ماں باپ کو برا نہین کہتا تہا رواہ ابن ابی الدنیا مرسلا
ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یون ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو بہتر اعمال تمہارے کی جو نزدیک تمہارے
مالک کے ازکی ہے درجون مین ارفع ہے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے اس سے بہی بہتر ہے
کہ تم دشمن سے ملکر اونکی گردنین مارو وہ تمہاری گردنین مارین کہا ہان فرمایا ذکر اللہ تعالے
کا معاذ بن جبل نے مرفوعاً کہا ہے کوئی شے ذکر اللہ سے بڑہکر نجات دینے والی عذاب خدا سے
نہین ہے رواہ الترمذی ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی تم مین عاجز ہو رات کی مشقت
سے مال کے خرچ کرنے سے بخل کرے دشمن سے جہاد کرنے مین بزدلی کرے اوسکو چاہیئے کہ ذکر اللہ بہت
کیا کرے رواہ الترمذی ثوبان نے کہا جب یہ آیت اوتری والذین یکنزون الذہب
والفضۃ ہم ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تہے بعض اسفار مین بعض اصحاب نے
کہا یہ آیت سونے چاندی کے حق مین اوتری ہے کاش ہمکو معلوم ہوتا کہ کون مال اچہا ہے جسکو
ہم لیوین فرمایا افضل مال زبان ذاکر قلب شاکر بی بی ایماندار ہے جو ایمان پر مدد کرے رواہ
الترمذی ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے چار چیزین ہین جسکو وہ ملین اوسکو دنیا و آخرت
کی خیر ملی ایک دل شکرگزار دوسرے زبان ذاکر تیسرے بدن صابر چوتہے بی بی جو اپنی جان و
مال مین کوئی گناہ شوہر کا نہین کرتی ہے رواہ الطبرانی ابو موسی کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ
مثال اوسکی جو ذکر رب کا کرتا ہے اور نہین کرتا ایسی ہے جیسے مثال زندہ و مردہ کی رواہ البخاری

ابو ہریرہ کی روایت مین آیا ہے کہ ایک بار رسول خدا مکہ کی راہ مین جہان پہاڑ پر چلے جاتے تھے فرمایا چلے چلو یہہ جمدان ہے مفردون آگے بڑھگئے کہا مفردون کون لوگ ہین فرمایا جو خدا کا ذکر بہت کرتے ہین رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہے وہ لوگ ہین جو فریفتہ ہین ذکر خدا پر ذکر انکے بوجھ دن قیامت کے اتار دیگا یہہ اوسدن ہلکے پہلکے ہوکر آوینگے ع سبکباران مردم سبکتر روند ابو موسیٰ کی حدیث مین آیا ہے اگر ایک آدمی کی گود مین درہم ہون وہ اونکو تقسیم کرے دوسرا شخص ذکر اللہ کرتا ہے تو ذاکر اوس سے افضل ہوگا دوسری روایت یون ہے کہ کوئی صدقہ ذکر اللہ سے افضل نہین ہے رواہ الطبرانی ام انس نے کہا اے رسول خدا مجھکو کچھ وصیت کرو فرمایا تو گناہون کو چھوڑدے یہہ افضل ہجرت ہے فرائض کی محافظت کر یہہ افضل جہاد ہے اللہ کا ذکر بہت کر تو اللہ کے پاس کوئی چیز زیادہ تر محبوب نہ لائیگی جتنا کہ اوسکی کثرت ذکر کو لائیگی رواہ الطبرانی ؛

بیان جمع ہونے کا ذکر خدا پر

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کے فرشتے ہین وہ راہون مین اہل ذکر کو ڈھونڈتے پھرتے ہین جب کسی گروہ کو پاتے ہین کہ وہ ذکر خدا کرتا ہے تو پکارتے ہین آؤ آؤ اپنے کام کو وہ سب آکر اونکو اپنے پرون سے آسمان تک چھپا لیتے ہین اللہ اونسے پوچھتا ہے حالانکہ خوب جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے ہین یہہ کہتے ہین تیری تسبیح تکبیر تحمید تمجید کرتے ہین فرماتا ہے کیا انہون نے مجھے دیکھا ہے یہہ کہتے ہین واللہ تجھکو نہین دیکھا فرماتا ہے بھلا اگر یہہ مجھکو دیکھتے تو کیا کرتے یہہ کہتے ہین کہ اور زیادہ عبادت کرتے بہت سی تمجید تسبیح کرتے فرماتا ہے اچھا یہہ پھر کیا مانگتے ہین کہتے ہین جنت فرماتا ہے کیا انہون نے جنت کو دیکھا ہے کہتے ہین واللہ نہین دیکھا فرماتا ہے بھلا اگر یہہ دیکھتے تو کیا کرتے یہہ کہتے ہین اگر دیکھ پاتے تو اور بھی زیادہ حرص وطلب ورغبت کرتے فرماتا ہے کس چیز سے

پناہ مانگتے ہین یہہ کہتے ہین آتش دوزخ سے فرماتا ہے کیا اوسکو دیکھا ہے کہتے ہین نہین دیکھا ہے فرماتا ہے بہلا اگر اوسکو دیکھتے تو کیا کرتے کہتے ہین خوب ہی بہاگتے بہت ڈرتے فرماتا ہے تم گواہ رہیو مینے انکو بخشدیا ایک فرشتہ کہتا ہے فلان شخص انہین سے نہین ہے وہ تو کسی کام کو آنکلا تہا فرماتا ہے هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم یہہ وہ قوم ہے کہ انکے پاس کا بیٹھنے والا بہی بدبخت نہین ہوتا رواہ البخاری واللفظ لہ

شنیدم کہ در روز امید و بیم		بدان را بہ نیکان ببخشد کریم	

یہی مضمون نزدیک مسلم کے بہی اور الفاظ سے آیا ہے معاویہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک حلقۂ اصحاب پر اونسے پوچہا تم کسلیے بیٹھے ہو کہا اللہ کا ذکر کرتے ہین اللہ نے ہمکو ہدایت اسلام کی ہمپر احسان رکہا اسپر ہم خدا کی حمد کرتے ہین فرمایا تمکو قسم ہے اللہ کی تم سچ اسی لیے بیٹھے ہو کہا ہان فرمایا مینے تمکو کسی تہمت کے سبب سے قسم نہین دلائی لکن میرے پاس جبریل آئے مجھکو خبر دی کہ اللہ عز وجل اپنے فرشتون سے تمہارے ساتھ فخر کرتا ہے رواہ مسلم جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے باہر نکلکر فرمایا اے لوگو اللہ کے فرشتے ہین مجالس ذکر پر آتے جاتے چلتے پہرتے بیٹھتے ہین سو تم جنت کے چمنون مین چرو کہا جنت کے چمن کہان ہین فرمایا یہی ذکر کی مجلسین ہین سو تم صبح شام ذکر کیا کرو خدا کو اپنے جی مین یاد رکہا کرو جسکا جی یہہ چاہے کہ وہ اپنا مرتبہ نزدیک خدا کے معلوم کرے تو اوسکو چاہیے کہ اللہ کا مرتبہ اپنے نزدیک دیکھے کہ کتنا ہے کیونکہ اللہ بندے کو اوسی درجے مین اوتارتا ہی جس درجے مین بندے نے اوسکو اوتارا ہے رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ جو کوئی خدا کو نہین پوچہتا خدا اوسکو نہین پوچہتا جو بندہ خدا کا قدردان ہے خدا ہی اوسکا قدرشناس ہے ابو الدردا مرفوعاً کہتے ہین اللہ مبعوث کریگا کچہ قومون کو دن قیامت کے اونکے مونہہ پر نور ہونگے وہ موتیون کے منبر پر ہونگے لوگ اونپر رشک کرینگے تیہہ نہ انبیا رہین نہ شہدا ایک اعرابی نے گہٹنون کے بل کہڑے ہوکر عرض کیا کہ ہمین بتائیے کہ یہہ کون لوگ ہین ہم اونکو پہچان رکھین

فرمایا یہ محبت والے ہین اللہ کے لئے مختلف قبائل سے متفرق شہرون سے جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہین رواہ الطبرانی ابو ہریرہ و ابو سعید کا لفظ مرفوع یون ہے نہین بیٹھتی کوئی قوم کہ اللہ کا ذکر کرے مگر گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے ڈھانپ لیتی ہے اونکو رحمت اوترتا ہے اونپر دل کا آرام ذکر کرتا ہے اللہ اونکا اون لوگون مین جو اوسکے پاس ہین اسکو مسلم نے روایت کیا ہے ؛

بیان اون کلمات کا جو مجلس کی گپ شپ کا کفارہ ہوجاتے ہین

ابو ہریرہ کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی بیٹھا ایسی مجلس مین جہان بہت سی گپ شپ ہوئی ہے تو وہ اوٹھنے سے پہلے یون کہے سبحانک اللھم و بحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک جو کچھ اوس سے اوس مجلس مین ہوا ہے وہ بخشدیا جاویگا رواہ الترمذی یہی مضمون حدیث ابی برزہ اسلمی مین نزدیک ابو داؤد کے بھی آیا ہے نسائی نے اس دعا کو حدیث عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے رافع بن خدیج کی حدیث مین بعد لفظ الیک کے اتنا اور زیادہ آیا ہے عملت سوء وظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت پھر فرمایا جبرئیل نے کہا ہے ھن کفارات المجلس یعنی یہ کلمے مجلس کی بیہودہ گوئی کے کفارہ ہین رواہ النسائی

بیان کہنے لا الہ الا اللہ کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہین کہا کسی بندہ نے لا الہ الا اللہ لیکن کھل جاتے ہین اوسکے لئے دروازے بہشت کے یہانتک کہ پہونچتا ہے یہ کلمہ عرش تک جب تک کہ وہ کبائر سے بچتا رہے رواہ الترمذی دوسرا لفظ مرفوع انکا یہ ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ نفع کریگا اوسکو کبھی نہ کبھی ایک دن کسی زمانہ مین پہونچا ہو اوسکو پہلے اس سے جو کچھ کہ پہونچا ہو رواہ الطبرانی یہ حدیث بڑی بشارت ہے واسطے موحد محقق کے معلوم ہوا کہ اخلاص توحید ضرور رہی پہنچتی ہے گو بسبب معصیت کے پہلے عذاب ہوچکا ہو حدیث ابو سعید خدری مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب ایسی چیز سکھا دے جس سے تیرا ذکر کیا کرون تجھکو اوس کلمے سے پکارا کرون فرمایا لا الہ الا اللہ کہہ کہا یہہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہین مین خاص اپنے لئے چاہتا ہون فرمایا اے موسیٰ ساتون آسمان ساری زمینین اگر ایک پلے مین ہون اور لا الہ الا اللہ ایک پلے مین تو اسی کلمہ کا پلا جھک جاویگا رواہ النسائی جابر کی روایت مین فرمایا افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے افضل دعا الحمد للہ ہے رواہ النسائی حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم تازہ کرو اپنے ایمان کو کہا کیونکر فرمایا لا الہ الا اللہ بہت کہا کرو رواہ احمد معلوم ہوا کہ تازگی ایمان کی ذکر توحید سے ہوتی ہے دوسرا لفظ انکا یہہ ہے بہت گواہی دیا کرو لا الہ الا اللہ کی پہلے اس سے کہ تمہارے اور اوسکے بیچ مین کوئی حائل ہو اسکو ابو یعلی نے روایت کیا ہے ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کیا خبر دون مین تمکو وصیت نوح کی اپنے بیٹے کو کہا ہان فرمایا نوح نے اپنے بیٹے سے کہا تہا مین تجھکو دو باتون کی وصیت کرتا ہون ایک لا الہ الا اللہ کہنے کی اگر اسکو ایک پلے مین رکہا جاوے اور دوسرے پلے مین سات آسمان و زمین ہون تو وہی پلہ بھاری ہوگا اور اگر کوئی حلقہ ہوگا تو یہہ کلمہ اوسکو توڑ کر خدا تک جا پہونچیگا الحدیث رواہ البزار ٭

بیان کہنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کا

ابو ایوب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر دس بار اوسنے گویا دس بردے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے آزاد کئے رواہ الشیخان روایت یعقوب بن عاصم مین دو صحابی سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ نہین کہتا کوئی بندہ اس کلمے کو اخلاص روح تصدیق قلب سے پھر زبان اوسکے ساتھ اس کلمے کی گویا ہوتی ہے مگر پھاڑتا ہے اللہ اوسکے لئے آسمان کو دیکھتا ہے آسمان سے طرف اوسکے جس بندے کیطرف خدا دیکھتا ہے اوسکا حق ہے کہ جو وہ مانگے

دیا جاوے رواہ النسائی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر دعا وہ دعا ہے جو دن عرفہ کے کہی جاتی ہے بہتر بات جو مینے اور مجھسے پہلے اور پیغمبرون نے کہی ہے یہی کلمہ ہے رواہ الترمذی ؛

بیان تسبیح تہلیل تکبیر تحمید کا

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے دو کلمے ہین زبان پر ہلکے ترازو مین بھاری رحمٰن کو دوست سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم رواہ الشیخان بخاری نے اپنی صحیح کو ابن حجر نے بلوغ المرام کو اسی کلمہ پر ختم کیا ہے خاتمہ مسک الختام کا بھی یہی کلمہ ہے وللہ الحمد ابوذر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کیا خبر دون مین تجھکو محبوب تر کلام کی نزدیک اللہ کے مینے کہا ہان فرمایا سبحان اللہ وبحمدہ رواہ مسلم روایت ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے اس کلمے کو کہا اوسکے لئے جنت مین ایک درخت لگایا گیا رواہ البزار ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسکو رات کی شقت سے ہول آوے مال خرچ کرنے سے بخل کرے دشمن سے لڑنے مین بزدلی کرے تو وہ اس کلمے کو بہت کہا کرے یہہ کلمہ دوست تر ہے خدا کو ایک پہاڑ بھر سونا خرچ کرنے سے راہ خدا عز وجل مین رواہ الطبرانی ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے یہہ کلمہ کہا ایک دن مین سو بار بخشے گئے گناہ اوسکے گو برابر جھاگ دریا کے ہون رواہ مسلم عمیر کہتے ہین ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا فرمایا کیا ایک تم مین کا عاجز ہے اس بات سے کہ ہر دن ہزار نیکیان کمائے ایک سائل نے کہا بھلا یہہ کون کما سکتا ہے فرمایا جو کوئی سو بار تسبیح کرتا ہے اوسکے لئے ہزار حسنہ لکھے جاتے ہین ہزار خطیئہ دور ہوتے ہین رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اگر مین سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہون تو جسپر سورج نکلا ہے اوس سے بھی زیادہ مجھکو محبوب ہے رواہ مسلم یعنی ساری دنیا سے یہہ کلمہ کہنا زیادہ عزیز ہے سمرہ بن جندب کا لفظ یہہ ہے کہ یہہ چارون کلمے احب الکلام ہین نزدیک خدا کے کچھ ضرر نہین جس

کلمے سے تو چاہے شروع کر رواہ مسلم حدیث ابی ہریرہ میں فرمایا ہے ہر کلمے پر اک زمین سے ایک درخت
تیرے لئے جنت میں لگایا جاتا ہے رواہ ابن ماجۃ ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ملاقات ہوئی مجھ سے شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے
کہا اے محمد تم اپنی امت کو ہمارا اسلام کہو اور کہدو کہ جنت پاکیزہ مٹی میٹھا پانی پٹ پر ہے آبادی
اوسکی یہی چاروں کلمے ہیں رواہ الترمذی ام ہانی نے کہا اے رسول خدا میں بوڑھی ضعیف
ہو گئی کوئی کام بتاؤ جو کروں فرمایا تسبیح کر سو بار یہ برابر آزاد کرنے سو گردن کے ہے اولاد اسمعیل
سے تحمید کر سو بار یہ برابر ہے دینے سو گھوڑوں کے راہ خدا میں مع زین و لگام کے تکبیر کہہ سو بار
یہ برابر دینے سو اونٹ قلاوہ دار کے ہے تہلیل کر سو بار یہ کلمہ آسمان و زمین کو بھر دیتا ہے اور
اوس دن تیرے عمل سے بہتر کسی کا عمل اوپر نہ جاویگا مگر جو کوئی تیری طرح کرے رواہ احمد حدیث
ابی ذر میں آیا ہے کچھ لوگوں نے کہا اے رسول خدا لیگئے مالدار لوگ اجر نماز پڑھتے ہیں ہماری طرح
روزہ رکھتے ہیں صدقہ دیتے ہیں مال زائد سے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لئے صدقہ کی چیز مقرر
نہیں کی ہے ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے امر بمعروف
صدقہ ہے نہی عن المنکر صدقہ ہے تمہاری شرمگاہ میں صدقہ ہے الحدیث رواہ مسلم ابو
سلمی راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مرفوعاً کہا ہے کہ آپنے فرمایا واہ واہ یہ پانچ
چیزیں کسقدر ترازو میں بھاری ہیں چار تو یہی کلمے فرمائے پانچویں چیز ولد صالح بتایا کہ جسکے مرنے
پر مرد مسلمان امید اجر کی رکھتا ہے رواہ النسائی عائشہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے ہر انسان
تین سو ساٹھ جوڑ پر پیدا ہوا ہے جسنے تکبیر تسبیح تہلیل استغفار کی مسلمانوں کی راہوں سے کوئی
پتھر یا کانٹا یا ہڈی الگ کر دی امر بمعروف نہی عن المنکر کیا مطابق عدد مذکور کے وہ اوس رات
دوزخ سے الگ رہا رواہ مسلم ابو سعید خدری کی روایت میں آیا ہے فرمایا کہ تم باقیات صالحات
بہت کما کرو پوچھا گیا ہے فرمایا تکبیر تہلیل تسبیح الحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
رواہ النسائی ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے فرمایا اوٹھا لو اپنی اپنی سپر کہا گیا کوئی دشمن آیا ہے

فرمایا نہین لکن سپر تمہاری آتش دوزخ سے یہہ ہے یعنی چارون کلمہ مذکور یہہ آوینگے دن قیامت کے نجات دینے والے پیچہے لگے ہوئے وہن الباقیات الصالحات رواہ النسائی نعمان بن بشیر مرفوعاً کہتے ہین کہ تم جو اللہ کے جلال کا ذکر کرتے ہو منجملہ اوسکے ایک یہہ تسبیح تہلیل تحمید ہے یہہ کلمے گرد عرش کے چکر مارتے ہین مگس شہد کیطرح بھنبھناتی ہین اپنے صاحب کی یاد دلاتی ہین کیا تم نہین چاہتے کہ ہمیشہ ایک تمہارا یاد دلانے والا وہان موجود رہا کرے رواہ ابن ماجۃ عمران بن حصین نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا ایک تم مین کا ہر روز برابر احد کے عمل نہین کر سکتا ہے کہا بھلا کون کر سکتا ہے فرمایا تسبیح تہلیل تحمید تکبیر احد سے بھی بڑی ہے رواہ النسائی یعنی ہر کلمہ بہاڑ مذکور سے ... تر ہے انس کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جب تم گزرو ریاض جنت پر تو چرا کرو پوچہا ریاض کیا ہین فرمایا مسجد کہا چرنا کیا ہے فرمایا یہہ چارون کلمے کہنا رواہ الترمذی انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ دیر اللہ کیطرف سے ہوتی ہے جلدی شیطان کیطرف سے اللہ سے زیادہ کوئی عذر پذیر نہین ہے نہ کوئی کلمہ الحمد للہ سے زیادہ اوسکو محبوب ہے رواہ ابو یعلی ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جو بات الحمد للہ سے شروع نہین کیجاتی وہ اجذم ہے یعنی بے برکت رواہ ابو داؤد ٭

بیان جوامع تسبیح وتحمید کا

جویریہ کہتی ہین ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس سے باہر گئے بوقت چاشت پھر آئے یہہ بیٹھی وظیفہ پڑھتی تہین فرمایا تو اوسی حال پر ہے جسپر مین تجکو چھوڑ کر گیا تہا کہا ہان فرمایا مین نے بعد تیرے پاس سے جانے کے چار کلمے تین بار کہے اونکو اگر تیرے سارے وظیفہ سے تولا جاوے تو وہی کلمے بھاری نکلینگے سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ ومداد کلماتہ رواہ النسائی ٭

بیان کہنے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا

ابو موسیٰ سے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو یہہ ایک خزانہ ہے جنت کے خزانون سے رواہ الترمذی دوسری روایت ہین اتنا اور زیادہ آیا ہے ولا ملجأ من اللہ الا الیہ فرمایا یہہ کلمہ ننانوے بیماری کی دوا ہے سب سے زیادہ سھل اونمین رنج وغم ہے رواہ الحاکم حدیث ابی ایوب مین اس کلمہ کو غراس جنت ٹھیرایا ہے رواہ ابن حبان ؎

بیان رات دن کے وظیفہ کا

پہلے ایک حدیث مرفوع ابن مسعود کی گزر چکی ہے کہ جسنے دو آیتین آخر بقرہ کی رات کو پڑہین وہ اوسکو کفایت کر جاتی ہین رواہ الشیخان یعنی عوض قیام شب کے ہوتی ہین یا آفات سے بچاتی ہین یا ہر شیطان سے یا کافی ہین واسطے فضل واجر کے مین کہتا ہون بلکہ یہہ سب کام کرتی ہین انس بن مالک سے مرفوعًا آیا ہے جسنے ہر دن سو بار قل ھو اللہ پڑہی اوسکے گناہ پنجاہ سالہ مٹ گئے سیہہ اور بات ہے کہ اوسپر کسیکا قرض ہو رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ حقوق عباد بے عفو عباد معاف نہین ہوتے ہین اللھم احفظنا مگر سب سے زیادہ آدمی سے یہی گناہ خلق سے ہوتے ہین اولاد حقوق والدین کا ادا نہین کرتی جورو خاوند کا حق بجا نہین لاتی ہو علی ہذا القیاس حدیث عمر بن خطاب مین مرفوعًا آیا ہے جسنے پڑہی یہہ آیت کسی رات فمن کان یرجو لقاء ربہ الخ اوسکے لیے نور ہوگا عدن ابین سے مکہ تک اوسکا حشو فرشتے کرینگے رواہ البزار و رواتہ ثقات ابن مسعود مرفوعًا کہتے ہین جسنے پڑہی سورۂ واقعہ ہر رات اوسکو فاقہ نہوگا رواہ رزین ؎

بیان ذکر کا بعد نماز فرض کے

ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ جب فقراء مہاجرین نے دولتمندونکا گلہ کیا کہ وہ سارے اجر لیگئے تو فرمایا تم تسبیح تہلیل تحمید تکبیر کہا کرو پیچھے ہر نماز کے تینتیس تینتیس بار رواہ الشیخان دوسری روایت مسلم مین ہے کہ یہہ ننانوے بار ہوا تمام ایک یہہ کلمہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ جسنے یہہ کہا اوسکی خطائین بخشی گئین اگرچہ برابر جھاگ دریا کے ہون ان کلمون کا دس دس بار کہنا بھی بعد ہر نماز کے حدیث ابن عمر مین نزدیک ابوداؤد و ابن حبان کے آیا ہے معاذ بن جبل کا لفظ یہہ ہے ایک دن میرا ہاتھ تہاما کر فرمایا قسم ہے خدا کی مین تجھکو چاہتا ہون مینے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان واللہ مین بھی آپکو چاہتا ہون فرمایا کسی نماز کے بعد بھی ان کلمون کا کہنا مت چھوڑ اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک معاذ نے اسکی وصیت صنابحی کو کی تھی اونھون نے ابو عبد الرحمن کو اونھون نے عقبہ بن مسلم کو رواہ النسائی ؂

بیان اچھے برے خواب کا

حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے جب کوئی تم مین خواب مکروہ دیکھے تو بائین طرف تین بار تھتکار تین بار شیطان رجیم سے پناہ مانگے کروٹ بدل لے رواہ مسلم ابو سعید کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو یہہ خواب اللہ کیطرف سے ہے اللہ کی حمد کرے خواب بیان کرے مکروہ خواب دیکھے تو وہ طرف سے شیطان کے ہے اوسکی شر سے پناہ مانگے کسی سے اوسکا ذکر نکرے وہ خواب کچھہ نقصان اوسکو نہ پہونچا دیگا رواہ الترمذی ؂

بیان نیند نہ آنیکا رات کو خواب مین ڈر جانیکا

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین آپنے فرمایا جب کوئی شخص تم مین خواب مین ڈر جاوے تو یون کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن

همزات الشياطين وان يحضرون يهه خواب اوسكو كچهه ضرر نكريگا ابن عمرو اپنی اولاد عاقل كو يهه دعا سكهاتے تهے جو بچا هوتا ايك پرچے كاغذ مين لكهكر اوسكے گلے مين ڈالديتے تهے رواه الترمذی خالد بن وليد اكثر سوتے مين ڈر جاتے تهے اونكو يهی دعا سكهائی تهی رواه النسائی ؏

بيان گهر سے نكلنے اور مسجد مين جانے كا

انس بن مالك كی حديث مين فرمايا هے جب آدمی گهر سے نكلتے وقت يهه كهتا هے بسم الله توكلت علی الله لاحول ولا قوة الا بالله تو اوس سے كها جاتا هے يهه تجهكو كافی هے تونے راه پائی تو كفايت كيا گيا بچگيا شيطان اوس سے الگ هو جاتا هے رواه الترمذی وحسنه والنسائی وابن حبان ابو داؤد نے اتنا اور زياده كيا هے كه ايك شيطان دوسرے شيطان سے كهتا هے كه اب تجهكو اس شخص سے كيا كام حديث ابن عمرو مين مرفوعاً آيا هے كه جب آپ مسجد مين آتے كهتے اعوذ بالله العظيم و بوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم فرماتے جو كوئی يهه كهيگا وه سارے دن شيطان سے محفوظ رهيگا رواه ابو داؤد انس سے فرمايا اے بيٹے جب تو گهر مين آوے اپنے اهل پر سلام كر يهه بركت هے تجهپر تيرے گهر والون پر رواه الترمذی ابو هريره سے مرفوعاً آيا هے كه شيطان تمهارے پاس آكر كهتا هے يهه كسنے پيدا كيا وه كسنے پيدا كيا يهانتك كه كهتا هے تيرے رب كو كسنے پيدا كيا هے سو جب يهانتك نوبت پهونچے تو الله سے پناه مانگے اور باز رهے رواه الشيخان مسلم كا لفظ يهه هے كه يون كهے امنت بالله ورسوله احمد نے عائشه سے اتنا اور زياده روايت كيا هے كه اس كهنے سے وه وسوسه اوسكے دل سے جاتا رهيگا ولله الحمد عثمان بن ابی العاص نے كها اے رسول خدا شيطان ميری نماز مين آكر پڑهنے مين بهلاتا هے فرمايا اس شيطان كو خنزب كهتے هين جب تو اوسكی آهٹ پاوے تو اعوذ بالله منه كهه بائين طرف تهتكار يهه كهتے هين مينے ايسا هی كيا الله نے

اوسکو دور کر دیا رواہ مسلم یہہ علاج ہے وسوسہ کا اندر نماز کے ؛

بیان استغفار کا

حدیث طویل ابی ذر مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے اے بنی آدم تم سب گنہگار ہو مگر جسکو مینے عافیت مین رکہا تم مجہہ سے استغفار کرو مین تمکو بخشونگا الحدیث اسی حدیث مین یہہ بہی آیا ہے کہ جسنے مجہہ سے مغفرت مانگی اور وہ جانتا ہے کہ مین بخش سکتا ہون تو مین اوسکو بخشدیتا ہون کچہہ پروا نہین کرتا رواہ مسلم والبیہقی واللفظ لہ یہہ حدیث نہایت عمدہ ہے جامع الکلم ہے اسکی شرح شوکانی نے عربی مین مینے فارسی مین بہت بسوط لکہی ہے لائق دید ہے ابو سعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے ابلیس نے کہا تیرے عزت وجلال کی قسم ہے مین ہمیشہ تیرے بندونکو بہکاؤنگا جب تک کہ انکے تن مین دم ہے اللہ تعالے نے فرمایا مجہکو بہی میرے عزت وجلال کی قسم ہے کہ مین برابر انکو بخشتا رہونگا جب تک کہ یہہ مجہہ سے استغفار کرتے رہین گے رواہ احمد والحاکم سبحان اللہ اس رحم وکرم ومنت واحسان کا کچہہ ٹہکانا ہے کہ ہمارا عذر گناہ ہمیشہ لگاتار سنا جاتا ہے بڑی بدنصیبی ہے اوسکی جو استغفار نہین کرتا گناہ پر جما ہوا ہے ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اوسکو ہر رنج سے کشادگی ہر تنگی سے نکاسی بخشیگا وہان سے اوسکو رزق دیگا جہان کا کچہہ بہی دہیان گمان نہین ہے رواہ ابوداؤد عبداللہ بن بسر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اوس شخص کو خوشی ہو جسکے نامۂ اعمال مین بہت سی استغفار پائی گئی رواہ ابن ماجۃ زبیر کا لفظ مرفوعاً یون ہے جو شخص یہہ چاہے کہ اپنا صحیفہ دیکہکر خوش ہووے تو وہ استغفار بہت کیا کرے رواہ البیہقی انس نے مرفوعاً کہا ہے کہ جب کوئی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے فرشتا تین گہڑی تک ٹہیر جاتا ہے اگر گناہ سے استغفار کر لی تو پہر اوس شخص کو اوس گناہ پر آگاہ نہین کیا جاتا ہے اور بہر

دن قیامت کے عوض اوس گناہ کے عذاب ہوگا رواہ الحاکم ف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہین جس کسی بندے سے کوئی گناہ ہوجاوے تو اوسکو یہہ بات چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہے پہر استغفار کرے اللہ اوسکے گناہ کو بخشدیگا پہر یہہ آیت پڑہی والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم الآیۃ رواہ ابوداؤد اسی کام کا نام نماز توبہ ہے یہہ توبہ بعد ہر گناہ کے سچے دل سے چاہیے زید نے کہا آپنے فرمایا ہے جسنے کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ وہ بخشا گیا اگرچہ جہاد سے بہاگ آیا ہو رواہ ابوداؤد استغفار کا بیان رسالہ محو الحوبہ مین مفصل لکہا گیا ہے خدا توفیق دے تو اوسکو دیکہو ؎

بیان کثرت دُعا کا

ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے اللہ کہتا ہے مین ہون پاس گمان اپنے بندے کے اور مین اوسکے ساتہہ ہون جسوقت کہ وہ مجہکو پکارتا ہے رواہ الشیخان واللفظ لمسلم نعمان بن بشیر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے دعا عبادت ہے پہر یہہ آیت پڑہی وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یون ہے جسکو یہہ بات خوش لگے کہ اللہ اوسکی دعا وقت سختیون کے قبول فرماوے تو اوسکو چاہیے کہ فراغت کے وقت بہت دعا کیا کرے رواہ الترمذی لوگ مصیبت کے وقت خدا کو پکارتے ہین پہر جب وہ بلا ٹل جاتی ہے تو یہہ بہی خدا کو بہول جاتے ہین تیسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ کوئی چیز خدا پر دعا سے زیادہ بزرگتر نہین ہے رواہ الترمذی یعنی بندے کا دعا کرنا خدا کو بہت عزیز ہے زہے بدبختی اوس شخص کی جو خدا سے تو نہ مانگے اوس وحدہ لا شریک لہ کو تو نہ پکارے تجہکو تجہکو پکارے مجہہ سے تجہہ سے مانگے تانگے بہلا خدا کے سوا کسی مخلوق سے بہی کسی کا کچہہ بہلا برا ہوسکتا ہے جو اوسکو چہوڑ کر

وردید رخاک بسر پڑے پہرین لاحول ولا قوۃ الا باللہ حدیث طویل انس بن مالک مین
مرفوعاً آیا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے اے ابن آدم جب تک تو مجکو پکاریگا مجھ سے امید رکھیگا
مین تجھکو بخشتا جاونگا تو کچھ ہی کیون نکرے مین پروا نہین کرتا الحدیث رواہ الترمذی
اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے دعا ورجا کی اللھم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم
عبادہ بن صامت مرفوعاً کہتے ہین زمین پر کوئی مسلمان نہین ہے کہ جو خدا کو پکارے مگر اللہ تعالے
اوسکو دیتا ہے یا کوئی آفت اوس سے پہیر دیتا ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نکرے
ایک آدمی نے کہا اب مین بہت زیادہ دعا کرونگا فرمایا اللہ سب سے زیادہ ہے رواہ الترمذی
ابو سعید کا لفظ یہہ ہے یا جلدی سے اوسکی دعا قبول کرتا ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ کر رکھتا ہے
یا کسی بلا کو اوس سے ٹال دیتا ہے الحدیث رواہ احمد والبزار انس کا لفظ یہہ ہے تم
دعا کرنے سے نہ تھکو دعا کے ساتھہ کوئی ہلاک نہین ہوتا رواہ ابن حبان والحاکم ابوہریرہ
کی حدیث مین فرمایا ہے دعا ہتہیار ہے مومن کا کہم ہے دین کا نور ہے آسمان وزمین کا
رواہ الحاکم ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسکے لئے تم مین سے دروازہ دعا کا کہلا اوسکے لئے
رحمت کے دروازے کہل گئے مانگی نہ گئی کوئی چیز اللہ سے جو اوسکو زیادہ محبوب ہو عافیت سے
دعا نفع کرتی ہے بلا نازل وغیر نازل سے سو تم اے بندو خدا کے دعا کیا کرو رواہ الترمذی
سلمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ شرم والا کرم والا ہے اوسکو شرم آتی ہے اس بات
سے کہ کوئی شخص اپنے ہاتہہ اوسکی طرف اوٹہاوے اور وہ اونکو خالی نامراد پہیر دے
رواہ ابوداؤد ثوبان نے مرفوعاً کہا ہے پہیرتی نہین تقدیر کو مگر دعا زیادہ نہین
کرتی عمر کو مگر نیکی آدمی بسبب گناہ کے محروم ہوجاتا ہے رزق سے رواہ الحاکم عائشہ
کی حدیث مرفوع مین آیا ہے بلا اوترتی ہے دعا اوس سے جاکر ملتی ہے دونون قیامت
تک الجہے رہتے ہین رواہ الحاکم ابن مسعود کی حدیث مین ہے مرفوعاً تم اللہ سے اوسکا
فضل مانگو اللہ سوال کرنیکو محبوب رکہتا ہے افضل عبادات انتظار کرنا ہے کشادگی کا

رواه الترمذی یعنی اس بات کی راہ دیکہنا امید رکہنا کہ ہماری ساری تنگی ترشی دور
ہوکر ہمکو فراغت راحت ملیگی ہمارا رنج وغم دور ہو جاوے گا ایک عمدہ عبادت ہے کیونکہ
اسمین رجا ہے عدم انتظار مین یاس ہوتی ہے خدا سے مایوس ہونا کفر ہے رجا رکہنا ایمان سے ہے

بیان اسم اعظم وغیرہ کا

بریدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہتا ہے اللھم انی اسألک
بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد
ولم یکن لہ کفوا احد فرمایا تونے سوال کیا اللہ سے اوس اسم اعظم کے ساتھ کہ جو کوئی اوس
نام کو لیکر سوال کرے دیا جاوے دعا مانگے تو قبول ہو رواہ ابوداؤد معاذ بن جبل کہتے
ہین آپنے ایک شخص کو سنا کہتا ہے یا ذا الجلال والاکرام فرمایا تیری دعا قبول ہوئی
تو مانگ رواہ الترمذی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ کا ایک فرشتہ مقرر ہے
اوس شخص پر جو یا ارحم الراحمین کہتا ہے جسنے یہہ کلمہ تین بار کہا فرشتے نے کہا
ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے تو مانگ رواہ الحاکم قبیلہ طے کا ایک آدمی تہا اوسنے
کہا مین اللہ سے یہہ مانگتا تہا کہ مجہکو اسم اعظم دکہاوے کہ جب مین اوس نام کو لیکر دعا کرون
تو قبول ہو مینے دیکہا کہ ایک کوکب پر آسمان مین لکہا ہے یا بدیع السموات والارض یا
ذا الجلال والاکرام رواہ ابویعلی اسماء دختر یزید نے مرفوعاً کہا ہے اسم اعظم ان
دو آیتون مین ہے ایک والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم دوسری
فاتحہ سورہ آل عمران اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم رواہ ابوداؤد فضالہ کہتے
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہے تہے کہ ایک آدمی نے آکر نماز پڑہی اللھم اغفرلی
وارحمنی کہا آپنے فرمایا اے نمازی تونے جلدی کی تو جب نماز پڑہکر بیٹہے تو اللہ کی حمد کر جس
لائق وہ ہے پہر مجہپر درود بہیج پہر دعا کر دوسرا آدمی آیا اوسنے یہی کیا فرمایا تو دعا مانگ تیری

دعا قبول ہوگی رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ دعا بے حمد وصلوٰۃ کے قبول نہین ہوتی
ہے سعد بن ابی وقاص مرفوعاً کہتے ہین دعا ذوالنون یعنی یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ
مین یہہ ہے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کوئی شخص مسلمان کبھی یہہ
دعا نہین کرتا ہے مگر اللہ اوسکی دعا قبول کرتا ہے رواہ الترمذی یہہ دعا قرآن پاک
مین بھی آئی ہے اسکے حق مین یہہ فرمایا ہے وکذلک ننجی المومنین یعنی اسیطرح ہم دوسرے
ایمان والون کو بھی نجات دیتے ہین جسطرح ہم نے یونس کو غم سے نجات دی یہہ دعا رفع مصیبت
کے لئے حکم اسم اعظم کا رکھتی ہے مشائخ نے اسکی ترکیب بتائی ہے وہ ترکیب روض الخصیب مین
لکھی ہے ایسی دعا جو قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہو جسکا اثر متعین یقینی ہو یہی دعا
ہے واللہ اعلم

بیان دعا کا سجدہ مین نماز کے پیچھے اخیر رات مین

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے بہت نزدیک بندہ اپنے رب سے جب ہوتا ہے کہ سجدہ مین
ہو سو تم بہت دعا کیا کرو یعنی سجدہ مین رواہ مسلم یہہ سجدہ نماز کا ہو خواہ تنہا دونون
مین دعا کرنا واجب یا مسنون ہے دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہہ ہے اوترتا ہے رب ہمارا ہر رات
آسمان دنیا پر جب تہائی رات آخر کی ہوتی ہے فرماتا ہے کون دعا کرتا ہے مجھ سے کہ مین قبول
کرون کون مانگتا ہے مجھ سے کہ مین دون کون مغفرت چاہتا ہے کہ اوسکو بخشون رواہ
البخاری ومسلم دوسرا لفظ مسلم کا یہہ ہے کہ جب آدھی رات یا دو تہائی رات گذر جاتی ہے
تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے کہتا ہے ہے کوئی مانگنے والا جسکو دون
ہے کوئی دعا کرنیوالا جسکی دعا قبول کرون ہے کوئی استغفار کرنیوالا جسکو بخشون یہانتک کہ
صبح روشن ہوجاتی ہے معلوم ہوا کہ پر ہر رات ہر وقت قبولیت دعا سوال استغفار کا ہوتا
ہے مگر چاہئے کہ کوئی وہ وقت نگاہ رکھے ضائع نہ کرے ورنہ خیر سلا

دعاہاے سحر گویند میدارد اثر آیے	اثر میدارد واما کے شب عاشق سحر دارد

عمرو بن عبسہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت قریب بندہ اپنے ربسے جوف لیل مین ہوتا ہے تجہسے اگر ہوسکے کہ تو اون لوگون مین سے ہوجو کہ اوسوقت ذکر خدا کرتے ہین تو ہوجا رواہ الترمذی ابو امامہ کا لفظ یہہ ہے کہا گیا اے رسول خدا کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے فرمایا جوف مین آخر شب اور پیچہے نماز پنجگانہ کے معلوم ہوا کہ دعا بعد نماز فرض کے درجہ اجابت کو پہونچتی ہے لے اللہ قبول کرے

بیان کثرت درود کا

انس بن ملک سے مرفوعًا مروی ہے جسکے پاس میرا ذکر ہو وہ مجہپر درود بہیجے جسنے مجہپر ایک بار درود بہیجا اللہ اوسپر دس بار درود بہیجیگا دوسری روایت مین ہے کہ دس سیئات دور کریگا دس درجے بڑہاویگا رواہ النسائی تیسری روایت مین ہے کہ دس حسنات لکہیگا اسکو نسائی نے ابی بریدہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے عمرو بن عاص کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو جو کچہہ موذن کہتا ہے وہی تم بہی کہو پہر مجہپر درود بہیجو میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو یہہ ایک درجہ ہے جنت مین نہین لائق مگر ایک بندہ کو بندگان خدا سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہون جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا اوسکے لئے میری شفاعت حلال ہوئی رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہہ ہے جسنے ایک بار درود بہیجا اوسپر اللہ و فرشتے ستر بار درود بہیجتے ہین رواہ احمد جو حکم ایک بار کے درود کا ہے وہی ایک بار کے سلام بہیجنے کا ہے ابن مسعود نے مرفوعًا کہا ہے اللہ کے فرشتے سیر کرتے پہرتے ہین میری امت کیطرف سے مجہکو سلام پہونچاتے ہین رواہ النسائی قرآن پاک مین دونون کا یکسان حکم فرمایا ہے صلوا علیہ وسلموا تسلیما کہا ہے بلکہ سلام کی زیادہ تاکید کی ہے اسلئے دونون کا ایک صیغہ مین جمع کرنا اچہا ہے حدیث حسن بن علی علیہما السلام مین آیا ہے تم جہان کہین ہو مجہپر درود بہیجو تمہارا درود مجہکو

پہونچتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے قریب تر لوگون مین مجھسے
دن قیامت کے وہ شخص ہے جو مجھپر بہت درود بھیجتا ہے رواہ الترمذی یہہ وصف ساری
امت مین سب سے زیادہ اہل حدیث مین پایا جاتا ہے یہہ قیامت مین سب سے زیادہ قریب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونگے ہر حدیث پر یہہ درود پڑہتے لکھتے ہین خدا انکو نظر بد
اہل رائے سے بچاوے ابی بن کعب نے جب کہا کہ مین سارا وظیفہ اپنا یہی درود کرونگا تو فرمایا
اذا یکفی ہمک ویغفر ذنبک رواہ احمد والترمذی یعنی اب تیرا سارا غم دور ہوگا
تیرے سارے گناہ مغفور ہونگے دوسری روایت مین یون ہے اذا یکفیک اللہ ما
اہمک من امر دنیاک واخرتک رواہ احمد یعنی اب سارے ہم دین دنیا کی
دور ہوجاوینگی ایک بزرگ نے کہا ہے ہمارا وجدنا ما وجدنا جنے جو کچھ پایا درود ہی
کے صدقے مین پایا اہل علم نے لکھا ہے کہ جب ہیر نکلے تو کثرت درود شریف کی کام پیر سنگی
کا کرتی ہے ابوالدرداء کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے تم بہت درود بھیجا کرو مجھپر دن جمعہ کے
اس درود مین فرشتے حاضر ہوتے ہین جب کوئی درود پڑہ چکتا ہے تو وہ مجھپر عرض کیا جاتا
ہے رواہ ابن ماجۃ ابوامامہ کا لفظ اتنا زیادہ ہے جسکا درود زیادہ ہے وہی مجھسے
درجے مین زیادہ تر قریب ہوگا رواہ البیہقی ابوذر کی حدیث مین اوس شخص کو جو آپکا
ذکر سنکر درود نہ بھیجے ابخل الناس فرمایا ہے رواہ ابن ابی عاصم یہہ مضمون حدیث حسین
بن علی علیہما السلام مین بہی نزدیک نسائی کے آیا ہے فضائل درود کے بے گنتی ہین مشتے نمونہ
از خروار رسالہ زیادۃ الایمان مین لکھے گئے ہین وللہ الحمد

کتاب البیوع وغیرہا

بیان کمائی کرنیکا

مقدام بن معدیکرب نے مرفوعاً کہا ہے نہ کھایا کسی نے کوئی کھانا کبھی بہتر اپنے ہاتھہ کے کام سے داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھہ کے کام سے کھاتے تھے رواہ البخاری وغیرہ معلوم ہوا کہ محنت کرکے پیٹ بھرنا مفت کے ٹکڑے توڑنے سے بہتر ہوتا ہے کوئی محنت شرعی کیون نہو تجارت زراعت کتابت خیاطت نجاری بزازی قصاری تیرسازی وغیرہ جاہل لوگ پیشہ کرنیکو عیب سمجھتے ہین پیشہ ورکو حقیر جانتے ہین حالانکہ انبیاء علیہم السلام اور اکثر صحابہ نبی آخر الزمان اہل حرفہ تھے اہل حدیث اولیاء صلحاء علماء مین بہت سے پیشہ ور گزرے ہین حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ لکڑی کا گٹھا پیٹھہ پہ لادکر لانا اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے پھر وہ اوسکو دیوے یا نہ دیوے متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین آپ سے پوچھا کون کسب افضل ہے فرمایا اپنے ہاتھہ کا کام اور ہر بیع مبرور رواہ الطبرانی ہاتھہ کا کام ہر مزدوری محنت ہے بیع مبرور ہر تجارت جائز ہے نوکری چاکری مزدوری مین داخل ہے آپنے لئے اولاد کے لئے مان باپ کے لئے کمائی کرنا راہ خدا مین ہوتا ہے جو کمائی ریا و مفاخرت کے لئے ہوتی ہے وہ راہ شیطان مین ہوتی ہے اسکو طبرانی نے کعب بن عجرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے بعض لوگ باوجود آسودگی و کفاف کے حکومت کی نوکری کرتے پھرتے ہین طالب عزت وجاہ ہوتے ہین یہہ سعی انکی راہ شیطان مین ہوتی ہے خدا گھر بیٹھے دے تو کس نے کہا ہے کہ فخر وریا کے لئے دوڑ و محنت کرو لاحول ولاقوۃ ۔

بیان طلب کرنے رزق کا اول وقت صبح مین

صخرہ بن وداعہ نے مرفوعاً کہا ہے اے اللہ برکت دے میری امت کیطرف اوسکے اول وقت مین رواہ ابو داؤد حدیث فاطمہ علیہا السلام مین دونون کا یکسان حکم برکت دے میری امت کو اول وقت مین اور طلوع شمس تک رواہ البیہقی تاکید کی ہے آنحضرت نے اللہ بانٹتا ہے رزق لوگون کے درمیان فجر کے

بیان ذکر جو آیا ہے تم جہان کہین

کہ بازارون مین

عمر بن خطاب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بازار مین گیا اوس نے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی دائم لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک لاکہ نیکیان مٹاتا ہے اوس سے ایک لاکہ برائیان بلند کرتا ہے اوسکے لئے ایک لاکہ درجے رواہ الترمذی یہہ اسلئے ہے کہ اوسنے غفلت کی جگہہ مین خدا کو یاد کیا ابو قلابہ نے کہا دو آدمی بازار مین ملے ایک نے دوسرے سے کہا آؤ اللہ سے استغفار کرین لوگون کی غفلت مین پہر دونون نے یہی کیا ایک مرگیا دوسرے نے اوسکو خواب مین دیکہا کہا تجھے کچہہ معلوم ہوا کہ اللہ نے ہمکو اوسی شام پہر کو بخشدیا جسدن ہم تم بازار مین ملے تہے رواہ ابن ابی الدنیا وغیرہ وللہ الحمد ۔

بیان میانہ روی کا طلب رزق مین

عبد اللہ بن سرجس نے مرفوعاً کہا ہے سمت تؤدت میانہ روی ایک جزء ہے چوبیس اجزاء نبوت سے رواہ الترمذی جابر مرفوعاً کہتے ہین تم دیر نہ سمجہو رزق مین کوئی بندہ نہین مرتا جب تک کہ اپنے پچھلے رزق کو نہ پہونچ جاوے سو تم اجمال کرو طلب مین حلال لو اور حرام چھوڑ دو رواہ ابن حبان دوسرا لفظ انکا یہہ ہے اے لوگو ڈرو اللہ سے اجمال کرو طلب مین کوئی جان نہین نکلتی جب تک کہ اپنا رزق پورا نکرلے گو دیر نہ لگے الحدیث رواہ ابن ماجۃ ابو حمید ساعدی کا لفظ یہہ ہے تم اجمال کرو طلب دنیا مین ہر کسیکو وہی آسان ہے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے رواہ ابن ماجۃ ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کہجور پڑی ہوئی دیکہی اوٹہا کر ایک سائل کو دیدی فرمایا اگر تو نہ آتا تو یہہ تیرے پاس جاتی رواہ ابن حبان ۔

بے مگس ہرگز نماند عنکبوت ‏ ‏ ‏ رزق را روزی رسان پر میدہد

حدیث عمران بن حصین مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص ٹوٹ کر آ گیا طرف اللہ عز وجل کے اللہ اوسکی مؤنت کو کافی ہوتا ہے اوسکو وہان سے رزق دیتا ہے جہان سے گمان بہی نہین ہوتا ہے اور جو کوئی منقطع ہوا طرف دنیا کے اللہ اوسکو حوالہ دنیا کر دیتا ہے رواہ ابو الشیخ والبیہقی ؛

بیان طلب حلال و اکل حلال کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ پاک ہے قبول نہین کرتا مگر پاک کو اللہ نے حکم کیا ہے مومنین کو اوسی بات کا جسکا حکم کیا ہے مرسلین کو فرمایا یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً انی بما تعملون علیم وقال یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنا کم پہر ذکر فرمایا ایک آدمی کا جو لنبا سفر کرتا ہے پریشان بال گرد آلودہ ہے دونون ہاتہہ طرف آسمان کے بڑہا کر یارب یارب کہتا ہے کہانا اوسکا حرام پینا اوسکا حرام کپڑا اوسکا حرام غذا دیا گیا حرام سے کہو کہان سے اوسکی دعا قبول ہو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ قبولیت دعا کے لئے اکل حلال صدق مقال ضرور ہے انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے طلب کرنا حلال کا واجب ہے ہر مسلمان پر رواہ الطبرانی فی الاوسط ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے کہایا پاک عمل کیا سنت پر امن مین رہے لوگ اوسکے شر سے وہ داخل ہوگا بہشت مین لوگون نے کہا اے رسول خدا ایسے لوگ آپکی امت مین آج بہت ہین فرمایا نزدیک ہے کہ اون قرون مین بہی ہونگے جو بعد میرے آوینگے رواہ الترمذی اس حدیث مین بڑی بشارت ہے عاملین بالحدیث کے لئے معلوم ہوا کہ بعد قرون مشہود لہا بالخیر کے بہی کچہہ لوگ عمل و عقیدہ مین عامل بسنت رہین گے وہ اہل جنت سے ہونگے اللہم ارزقنا ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین چار چیزین ہین جب تجہہ مین ہوئین تو اب کچہہ بہی دنیا سے فوت ہو جاوے تجہکو کچہہ ڈر نہین ایک امانت دوسرے سچی بات تیسرے اچہی عادت چوتہے عفت طعام مین رواہ احمد

ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ فرمایا آویگا لوگون پر ایک زمانا کہ پروا نکریگا آدمی کہ کہان سے لیا اوسنے حلال سے یا حرام سے رواہ البخاری رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پہر اوسوقت اونکی دعا قبول نہوگی یہہ ہمارا زمانہ اسی حدیث کا مصداق ہے اسیلئے کسی دعا کا اثر پایا نہین جاتا اب تو ہر کوئی مال حرام کو حلال کیطرح سمیٹتا ہے ہزار مین ایک شخص کو بہی طلب مال حلال کی باقی نہین ہے انا للہ ؁

بیان تقوی پرہیزگاری کا ترک شبہات کا

حدیث نعمان بن بشیر مین آیا ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے حلال کہلا ہوا ہے حرام کہلا ہوا ہے اِن دونون کے بیچ مین شبہہ چیزین ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے ہین سو جو کوئی شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین و آبرو کو پاک رکہا جو شبہات مین جا پڑا وہ حرام مین گرا جسطرح چروا ہا آس پاس چراگاہ کے چراتا ہے قریب ہے کہ اندر چراگاہ کے جا پڑے سنلو ہر پادشاہ کی ایک چراگاہ محفوظ ہوتی ہے اللہ کی چراگاہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین یاد رکہو بدن مین ایک لوتہڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے وہ لوتہڑا دل ہے رواہ الشیخان یہہ حدیث ایک اصل عظیم ہے دین اسلام مین اسکی شرح شوکانی نے فتح ربانی مین بزبان عربی مینے ولیل الطالب مین بزبان فارسی لکہی ہے قابل دیدہے نواس بن سمعان نے مرفوعاً کہا ہے بر حسن خلق ہے اثم وہ ہے جو جی مین تنے بنے تو لوگون کا اوسپر مطلع ہونا مکروہ رکہے رواہ مسلم گناہ غیر منصوص کی پہچان اس سے بہتر نہین ہوسکتی ہے وابصہ بن معبد سے فرمایا تو اپنے دل سے فتوی لے نیکی وہ کام ہے جسپر جی مطمئن ہو دل آرام پکڑے گناہ وہ کام ہے جو دلمین تنے بنے سینہ مین آئے جائے گو لوگ تجہکو اوسکا فتوی دین رواہ احمد معلوم ہوا کہ کبہی فتوی خلاف حق بہی ہوتا ہے اسلئے ہر کسی کے فتوی پر

عمل نکرے دل سے ہی پوچھ لے اگر دل گواہی دے بہتر ورنہ وہ کام نکرے مخاطب اس حدیث کے اہل تقوی ہین نہ ہر غیر متقی حسن بن علی علیہما السلام سے مروی ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ بات یاد کرلی ہے کہ جو چیز تجھکو شک مین ڈالے تو اوسکو چھوڑ دے وہ کام کر جو تجھکو شک مین نہ ڈالے رواہ الترمذی یہہ حدیث جامع الکلم ہے یہہ وہ کلیہ ہے کہ جو کوئی اوسپر عمل کریگا کبھی اوسکی پرہیزگاری مین بٹا نہ لگیگا عطیہ بن عروہ سعدی کا لفظ یہہ ہے کہ بندہ متقین مین سے نہین ہوتا ہے جب تک کہ بے خوف چیز کو خوف کی چیز سے بچنے کے لیے نہ چھوڑے رواہ الترمذی ابو امامہ کہتے ہین ایک آدمی نے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا جب تجھکو سیئہ برا لگے حسنہ سے تو خوش ہو تو اب تو مومن ہے رواہ احمد جس شخص کو گناہ ہو جانے پر رنج وندامت نہو نیکی کرنے پر خوشی خاطر نہو تو جاننا چاہیے کہ اوسکے ایمان مین فرق ہے ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے افضل عبادت فقہ ہے یعنی فہم قرآن وحدیث افضل دین ورع ہے یعنی تقوی رواہ الطبرانی فی معاجیمہ الثلاثۃ حذیفہ بن الیمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ زیادتی علم کی بہتر ہے زیادتی عبادت سے بہتر دین تمہارا تقوی ہے رواہ الطبرانی چالیس آیتون مین حکم تقوی کا آیا ہے سارے اولین وآخرین کو وصیت کی ہے اختیار تقوی کے لیے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت متقی کی ہوتی ہے جو متقی نہین ہوتا ہے وہ فاسق ہوتا ہے فسق کا رشتہ کفر سے ملا ہوا ہے گو کافر نہین کہلاتا اہل تقوی کے مرنے سے آسمان زمین روتا ہے فاسقون کا مرنا جینا برابر ہوتا ہے نہ جینے سے کچھہ فائدہ نہ مرنے سے کسی کا کچھہ نقصان قرآن پاک مین فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون موسی علیہ السلام نے جب فساق بنی اسرائیل کے مرنے پر افسوس کیا تو اللہ نے فرمایا فلا تاس علی القوم الفاسقین

بیان آسانی ونرمی کے ریکا لین دین مین

جابر بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے رحم کرے اللہ اوس بندے پر کہ جب وہ بیچتا ہے تو نرمی کرتا ہے جب مول لیتا ہے تو نرمی کرتا ہے تقاضا کرتا ہے تو نرمی کرتا ہے رواہ البخاری وابن ماجۃ واللفظ لہ ترمذی کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم سے پہلے ایک آدمی تہا لین دین تقاضے مین نرمی کرتا تہا خدانے اوسکو بخشدیا عثمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے داخل کیا اللہ نے ایک شخص کو جو نرم تہا بیع شرا لین دین مین جنت مین رواہ النسائی ابو ہریرہ نے مرفوعاً یون کہا ہے جو آدمی ملائم نرم قریب ہوتا ہے اللہ اوسکو آتش دوزخ پر حرام کردیتا ہے رواہ الحاکم دوسری روایت مین یون آیا ہے بہتر تم مین وہ شخص ہے جو قضای قرض مین اچہا ہے رواہ الشیخان یہہ اسپر فرمایا کہ ایک شخص کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچہہ لینا تہا اوسنے سختی سے تقاضا کیا صحابہ نے اوسکو ستانا چاہا فرمایا دعوہ فان لصاحب الحق مقالا اسکو چہوڑدو اس سے کچہہ نہ کہو حق والا ایسی ہی گفتگو کیا کرتا ہے پہر اوسکو بہتر اوسکے اونٹ سے عوض قرض کے دلوایا ابن عمر و عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی طلب کرے اپنے حق کو چاہئے کہ عفاف کے ساتہہ طلب کرے خواہ پورا ملے یا نہ ملے رواہ الترمذی ؂

بیان اقالۂ نادم کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اقالہ کیا کسی مسلمان کے بیع کا اقالہ کریگا اللہ اوسکی لغزش کو دن قیامت کے رواہ ابن حبان ابو داؤد کا لفظ مسلم یہہ ہے جسنے اقالہ کیا کسی نادم کا اقالہ کریگا اللہ اوسکی جان کا دن قیامت کے اقالہ کہتے ہین بیع کے توڑدینے کو مثلاً ایک شخص نے ایک چیز مول لی پہر وہ پشیمان ہوا بیچنے والے نے کہا کہ بیع تو ہو چکی ہے مگر تم پہیرتے ہو تو مین پہیر لیتا ہون مجہکو تمہارا ستانا منظور نہین اسکا بڑا اجر ملتا ہے

بیان سچ بولنے تجار کا

حدیث مرفوع ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ سچا امانتدار سوداگر ہمراہ نبیین صدیقین شہدار کے ہوگا رواہ الترمذی ابن ماجہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ تاجر امین صدوق مسلم ہمراہ شہدا کے ہوگا دن قیامت کے حکیم بن حزام کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے جہوٹی قسم سامان کو بکوا دیتی ہی مگر کسب یعنی کمائی کو مٹا دیتی ہے رواہ الشیخان رفاعہ نے مرفوعًا کہا ہے کہ تجار دن قیامت کے فجار اوٹہین گے مگر جو ڈرا اللہ سے نیکی کی سچ بولا رواہ الترمذی بطولہ سوداگر مال بیچنے کو طرح طرح کا جہوٹ بولتے ہین یہہ تاجر نہین ہین فاجر ہین ابن عمر کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے کہ نہ دیکہیگا اللہ طرف اوس شخص کے جو اپنا مال جہوٹی قسم کہا کر بیچتا ہے بلکہ اوسکو عذاب الیم ہوگا وہ اس گناہ سے بری نکیا جاویگا رواہ مسلم وھذا معناہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے چار آدمی ہین کہ دشمن رکہتا ہے اونکو اللہ ایک بیچنے والا قسم کہا کر دوسرا فقیر اترانے والا تیسرا بڈہا زناکار چوتہا بادشاہ ظالم رواہ النسائی +

بیان قرض ادا کرنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسنے لیا مال لوگون کا اور وہ ارادہ رکہتا ہے اوسکے ادا کرنے کا تو ادا کرا دیگا اللہ اوس سے اور جسنے اسلیئے لیا کہ اوسکو تلف کردے تو تلف کردیگا اوسکو اللہ رواہ البخاری عبد اللہ بن جعفر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ ساتھ ہے قرضدار کے جب تک کہ وہ قرض ادا کرے اور یہہ قرض کسی امر مکروہ خدا مین نہو رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ جو شخص قرض لیکر مال کسی فسق و فجور مین صرف کرتا ہے تو اللہ ایسے قرضدار کے ہمراہ نہین ہوتا امرار رؤسار کے اخوان ہمیشہ قرض عیاشی گناہگاری اسراف تبذیر کے لئے لیتے ہین پہر وہ قرض ریاست سے ادا کیا جاتا ہے دونون کو برابر گناہ ہوتا ہے اونسے تو مزا بہی لوٹا یہہ نیس مفت مین مارا گیا اسکی آخرت اوسکی دنیا کے پیچہے برباد ہوگئی اس حماقت کا کچہہ بہی ٹہکانا ہے بعد کبائر کے کوئی چیز قرض سے بدتر نہین ہے قرض کا گناہ شہید کو بہی تو معاف نہین کیا جاتا

آنحضرتؐ قرضدار پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے ۵

قرض از مرتبۂ مردمی انداخت مرا		بسکہ این راہ گران بود سبک ساخت مرا

بیان اون کلمات کا جو قرضدار غمگین آفت زدہ گرفتار کہتا ہے

حدیث علی رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اگر کسی پر پہاڑ کی برابر قرض ہو تو اللہ اس دعا کے پڑھنے سے اوس قرض کو ادا کرا دیتا ہے اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک رواہ الترمذی مین اس دعا کو جب سے پڑھتا ہون کبھی آجتک کسی کا قرضدار نہین ہوا ابو امامہ انصاری پر بہت قرض ہو گیا تھا وہ مسجد مین غمگین بیٹھے تھے رسول خدا نے فرمایا تم صبح شام یہہ دعا پڑھو اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن واعوذ بک من العجز والکسل واعوذ بک من البخل والجبن واعوذ بک من غلبۃ الدین وقھر الرجال یہہ کہتے ہین مینے اسکو پڑھا اللہ نے میرا غم دور کیا قرض ادا کرا دیا رواہ ابو داؤد حدیث ابی بکر مین فرمایا ہے کہ کلمات مکروب یہہ ہین اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ رواہ الطبرانی ابن حبان نے اتنا اور بڑھایا ہے لا الہ الا انت ابن عباس کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ نے اوسکو ہر تنگی سے باہر نکالا ہر غم سے کشادگی دی ایسی جگہہ سے اوسکو رزق دیا جہان سے گمان نہتھا رواہ ابو داؤد اسماء بنت عمیس مرفوعاً کہتی ہین کہ وقت کرب کے یہہ کلمے کہنا چاہئے اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا رواہ ابو داؤد طبرانی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ تین بار کہے آخر کلام عمر بن عبد العزیز کا وقت موت کے یہی تہا ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ وقت کرب کے یون کہتے تھے لا الہ الا اللہ الحلیم العظیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم رواہ الشیخان دعا یونس علیہ السلام پہلے گزر چکی ہے وہ رفع کرب کے لئے اسم اعظم ہے ابو ہریرہ

کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کبھی بے چین ہوا مین لکن مجھکو جبریل نظر آئے کہا اے محمد تم یون کہو توکلت
علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک
ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا رواہ الحاکم ؛

بیان مملوک کے اداکرنیکا حق مولی کو

ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے جب بندے نے سید کی خیرخواہی کی اللہ کی عبادت اچھی طرح ادا کی
ثواب اوسکو دواجر ملین گے رواہ الشیخان یہہ مضمون کئی حدیثون مین بالفاظ مختلف آیا
ہے سیوطی نے اس باب مین ایک رسالہ جمع کیا ہے جسکے لئے ذکر اجر کا دوبار آیا ہے اونکو گن کر
بنایا ہے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے جو بندہ طاعت خدا کی اطاعت مولی کی کریگا اللہ اوسکو
ستر برس پہلے اوسکے مولی سے جنت مین لیجاویگا سید کہیگا اے رب دنیا مین تو یہہ میرا غلام تھا
خدا کہیگا مینے تیرے عمل کی جزا تجھکو دی اوسکے عمل کی جزا اوسکو دی رواہ الطبرانی فیہما یعنی کسی پر کچہہ ظلم تو نہین
کیا ہے قیامت مین جب امیر رئیس بادشاہ ظالم فاسق جہنم مین جاوینگے اونکی لونڈی غلام مسلمان
تابعدار جنت مین پہونچین گے آوسوقت اونکو حال اپنی حکمرانی وتکبر کا معلوم ہوگا اونکی خاکساری
ومحکومیت کا انجام نظر آویگا یہہ غلام سے بدتر ہونگے وہ انشاء اللہ تعالے مولی سے بہتر ہونگے
صدقے اس عدل بے نہایت کے قربان اس انصاف بے پایان کے حدیث ابو بکر صدیق رض مین
مرفوعاً آیا ہے سب سے پہلے دروازہ جنت کا یہی مملوک ٹھونکین گے جبکہ انکا برتاؤ خدا سے اور
اپنے موالی سے اچھی طرح رہا ہوگا رواہ احمد ؛

بیان آزاد کرنے مملوک کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جس کسی شخص نے کوئی مسلمان آزاد کیا اللہ اوسکے ہر عضو کو آتش دوزخ
سے عوض ہر عضو کے چھڑا دیگا علی بن حسین نے اس حدیث کو سنکر دس ہزار دینار کی قیمت کا ایک غلام

اپنا آزاد کردیا تھا رواہ الشیخان عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے جسنے آزاد کی ایک گردن ایماندار یہ اوسکے لئے رہائی ہے نار سے رواہ احمد ابونجیح سلمی سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص مسلمان نے کسی شخص مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ ہر استخوان کو عوض اوسکے ہر استخوان کے آزاد کردیگا جس عورت مسلمان نے کسی عورت مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ ہر ہڈی اوسکی عوض اوسکی ہر ہڈی کے آزاد کریگا یعنی آتش دوزخ سے رواہ ابوداؤد ؀

کتاب النکاح

بیان چشم پوشی کا

ابن مسعود مرفوعاً طرف سے اللہ کے کہتے ہین کہ نظر ایک تیر ہے زہر بھرا ہوا شیطان کے تیرون مین سے جسنے اوسکو ترک کیا میرے ڈر سے مین دونگا عوض اوسکے وہ ایمان اوسکو کہ جسکی لذت وہ اپنے دل مین پاویگا رواہ الطبرانی والحاکم معاویہ بن حیدہ کا لفظ یہ ہے تین شخص ہین جنکی آنکھہ آگ کو نہ دیکھیگی ایک وہ آنکھہ جسنے حراست کی راہ خدا مین دوسری وہ آنکھہ جسنے آنسو بہائے خوف خدا سے تیسری وہ آنکھہ جو باز رہے محارم خدا سے رواہ الطبرانی حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے تم ضامن ہو میرے لئے چھہ باتون کے اپنی جان سے مین ضامن ہوتا ہون تمہارے لئے جنت کا سچ بولو جب بات کہو وفا کرو جب وعدہ دو ادا کرو جب امانت لو نگاہ رکھو اپنے ستر کو بند کرو اپنی نگاہ کو روکو اپنے ہاتھون کو رواہ احمد و ابن حبان اس ارشاد کے موافق ہر عالم دیندار تقوی شعار واسطے ہر مسلمان نیکوکار کے ہر عصر و عہد مین ضامن جنت کا ہوسکتا ہے مگر طالب جنت کہان ؀

بیان نکاح کرنیکا زن دیندار سے

حدیث مرفوع ابن مسعود مین آیا ہے اے گروہ جوانون کے جو کوئی مقدور رکھتا ہو تم مین جماع یا نان نفقہ کا وہ نکاح کرلے کہ یہہ نکاح آنکھہ کو بہت چھپاتا ہے شرمگاہ کو بہت بچاتا ہے جو مقدور نرکھتا ہو وہ روزہ رکھے کہ یہہ اوسکے لیے خصی ہونا ہے رواہ الشیخان ابو ایوب کی روایت مین نکاح کو سنن مرسلین مین سے فرمایا ہے رواہ الترمذی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یون ہے کہ حاصل نہ کی مومن نے کوئی چیز بعد تقویٰ اللہ کے بہتر زوجہ صالحہ سے اگر اوسکو حکم کیا تو اوسنے کہا مانا اگر اوسکی طرف دیکھا تو اوسنے اوسکو خوش کیا اگر اوسکو قسم دلائی تو اوسنے پوری کی اگر وہ اوسکے پاس سے کہین چلا گیا تو پیچھے اوسکے اپنی جان مین اور اوسکے مال مین خیرخواہ رہی رواہ ابن ماجہ حدیث ثوبان مین زوجہ مومنہ کو جو ایمان کی مددگار ہو بہتر مال فرمایا ہے رواہ الترمذی سعد بن ابی وقاص کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ سعادت ابن آدم کی یہہ ہے کہ نیک عورت ملے اچھا گھر اچھی سواری ہو بدبختی ابن آدم کی یہہ ہے کہ بد عورت ملے برا گھر بری سواری ہو رواہ احمد باسناد صحیح اچھی عورت سے گھر بہشت ہو جاتا ہے بد عورت سے دنیا دوزخ ہو جاتی ہے

زن بد در سرای مرد نکو — همدرین عالم است دوزخ او

انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو اللہ نے نیک جورو دی آدھے دین پر اوسکی مدد کی اب اوسکو چاہئے کہ آدھے دین باقی مین پرہیزگاری کرے رواہ الحاکم بیہقی کا لفظ یہہ ہے کہ جب بندے نے نکاح کر لیا تو آدھا دین پورا کیا آدھا رہا اوسمین خدا سے ڈرے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین عورت سے چار سبب پر نکاح کیا جاتا ہے مال کے لئے حسب کے لئے جمال کے لئے دین کے لئے سو تو دین والی عورت کر تیرے ہاتھہ مین مٹی لگے رواہ الشیخان ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم نکاح نکرو عورتون سے بسبب اونکے حسن کے قریب ہے کہ اونکا حسن اونکو ہلاک کر دیگا نہ بیاہ کرو اونسے بسبب اونکے مال کے نزدیک ہے کہ یہہ مال اونکو بہکا دیگا ہان دین پر بیاہ کرو یعنی دیندار سے کالی نکٹی لونڈی دین والی

بہتر ہے یعنی حسین مالدار بد دین عورت سے روایۃ ابن ماجۃ مال وجمال سے اسلیے منع فرمایا
کہ یہہ دونون چیزین گرہین گناہ کی جو گناہ مالدار یا خوبصورت عورت سے ہوتے ہین وہ مفلس
بدشکل عورت سے ہرگز نہین ہوتے اسکو سب لوگ سمجھتے جانتے بوجھتے پہچانتے ہین مالدار جمالدار
عورت کے سامنے شوہر حقیر ہوتا ہے صحبت اختیار مین نہین ہوتی ہے تیہ تکلیف کچھہ کم نہین ہے
اسیلئے ایسی عورت زبان نبوت پر ملعون مردود ٹھیری ہے نہ اوسکی نماز درست نہ روزہ نہ
فرض مقبول نہ نفل ؛

بیان اچھے برتاؤ کا ساتھہ جورو کے

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑے کامل الایمان وہ مومن
ہین جنکے خلق اچھے ہین تم مین وہ لوگ بہتر ہین جو اپنی عورتون سے نیک ہین رواہ الترمذی
عورت سے نیکی کرنا یہی ہے کہ جو آپ کہاوے پیئے وہ اوسکو کہلاوے پلاوے مہرادا کرے محبت
سے اوسکے پاس اوٹھے بیٹھے اوسکے مونہہ پر اوسکی ہیٹی نہ لے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے
کہ دشمن نرکہے کوئی مومن کسی مومنہ کو اگر ایک خو اوسکی ناپسند ہے تو دوسری خو اوسکی پسند آویگی
رواہ مسلم سمرہ بن جندب کی حدیث مین یون فرمایا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے تو
اگر اوسکو سیدہا کرنا چاہیگا تو توڑ ڈالیگا اسلیئے اوسکی مدارات کر کہ زندگی بسر ہو رواہ ابن حبان
یہی مضمون صحیحین مین ابوہریرہ سے بھی مرفوعاً آیا ہے توڑنے سے یہہ مراد ہے کہ اوسکو چھوڑ دینا
پڑیگا عمرو بن احوص کہتے ہین حجۃ الوداع مین فرمایا تم وصیت مانو بھلائی کرنے کی ساتھہ عورتون
کے کہ یہہ قید مین پاس تمہارے تم انسے سوا اس ایک بات کے کسی اور چیز کی مالک نہین ہو ہان اگر
کہلا ہوا فحش کرین تو بستر سے الگ کرو وایسی مار مارو کہ ہڈی نہ ٹوٹے بدن نہ پھٹے اگر کہنا مانین
تو پھر کوئی راہ اونپر نہ ڈھونڈو تمہارا حق اونپر ہے اونپر تمہارا حق ہے تمہارا حق اونپر یہہ ہے کہ
وہ تمہارے بستر پر اوس شخص کو نہ آنے دین جس سے تم ناخوش ہو اونکا حق تم پر یہہ ہے کہ اونکو

اچھی طرح روٹی کپڑا دو رواہ الترمذی عن ام سلمہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو عورت
مر گئی اور اوسکا شوہر اوس سے راضی تہا وہ بہشت مین گئی رواہ الترمذی ابو ہریرہ
مرفوعاً یون کہتے ہین عورت نے جب نماز پنجگانہ پڑہی شرمگاہ کو بچایا یعنی زنا سے حفاظت سے
شوہر کی اطاعت کی اب وہ جس دروازۂ جنت سے چاہے بہشت مین جاوے رواہ ابن حبان
اس حدیث مین فقط تین کام بتائے ہین مگر اکثر عورتون سے یہہ کام نہین ہوتے اسلیے یہہ
اکثر کندۂ دوزخ ہوجاتی ہین اگر نماز پڑہی تو زنا سے نہین بچتین خصوصاً آسودہ عورتین
اگر زنا سے بہی بچین تو شوہر کو راضی نہین رکہتین ناحق ناروا ستایا کرتی ہین حالانکہ شوہر
کے برابر کسیکا حق جورو پر نہین ہوتا ہے نہ ماں کا نہ باپ کا نہ کسی اور خویش وبیگانہ کا حصین بن
محصن کی پہپہی نے دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئین تہین فرمایا تو شوہر والی ہے کہا ہان
فرمایا تیرا برتاؤ اوس سے کیسا ہے کہا جہانتک بنتا ہے مین اوسمین کچہہ قصور نہین کرتی ہون مگر جس
بات سے عاجز ہوجاؤن فرمایا تو یہہ کیا برتاؤ ہوا وہ تو تیری بہشت و دوزخ ہے رواہ النسائی
یعنی تو کسی بات مین اوسکو ناراض نکر ہان معصیت مین کسیکی اطاعت نہین ہے عائشہ کہتی ہین مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کس آدمی کا حق سب سے بڑا ہے عورت پر فرمایا اوسکے
شوہر کا مینے کہا مرد پر سب سے بڑا کسکا حق ہے کہا اوسکی ماں کا رواہ البزار یہہ حدیث نص قطعی ہے
اس بات پر کہ مرد پر حق والدہ کا عورت پر حق شوہر کا سب سے زیادہ ہوتا ہے جورو کو چاہیے کہ
شوہر کی تابعدار رہے نہ ماں باپ کی مرد ماں کا فرمان بردار ہو نہ جورو کا حکم خدا و رسول
یون ہی ہے کوئی مانو یا نہ مانو حدیث طویل انس مین مرفوعاً آیا ہے کہ کسی بشر کو لائق نہین ہے کہ
کسی آدمی کو سجدہ کرے اگر ایسا ہوتا تو مین عورت ہی کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے
اسلیے کہ شوہر کا حق اوسپر بہت بڑا ہے اگر پاؤن سے لیکر سر تک شوہر کے پہوڑا ہو اوس سے
پیپ لہو بہتا ہو پہر عورت آکر اوسکو چاٹے تو بہی اوس سے کچہہ حق شوہر کا ادا نہ کیا رواہ احمد باسناد
جید و رواتہ ثقات مشہور ہون سجدہ کرنیکا مضمون حدیث ابی الدرداء مین بہی نزدیک

ابن حبان کے آیا ہے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین ادا کرتی کوئی عورت حق اپنے رب کا یہانتک کہ ادا کرے وہ حق اپنے خاوند کا یہی مضمون زائد حدیث زید بن ارقم مین بھی نزدیک طبرانی کے آیا ہے اوسمین اتنا اور بڑھایا ہے کہ اگر خاوند اوس سے سوال صحبت کا کرے اور وہ پشت پالان پر ہو تو بھی اپنی جان کو اوس سے نہ روکے ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین دیکھتا اللہ طرف اوس عورت کے جو شکر نہین کرتی اپنے خاوند کا حالانکہ بے اوسکے نہین رہ سکتی ہے رواہ النسائی معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین ایذا نہین دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین لیکن اوسکی زوجہ حور عین کہتی ہے تو اسکو نہ ستا تجھے خدا مارے یہہ تو تیرے پاس آگھسا ہے اب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجاویگا رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جب مرد عورت کو اپنے بستر پر بلاتا ہے اور وہ نہین آتی ہے یہہ خفا ہو کر سو رہتا ہے تو صبح تک اوس عورت پر فرشتے لعنت کیا کرتے ہین رواہ الشیخان دوسری روایت مین قسم کہا یون فرمایا ہے نہین بلاتا کوئی مرد اپنی جورو کو اپنے بستر پر اور وہ انکار کرتی ہے لیکن وہ شخص جو آسمان پر ہے یعنی اللہ تعالےٰ وہ اوس عورت پر غصے رہتا ہے یہانتک کہ خاوند اوس عورت سے راضی ہو حدیث ابن عباس مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے کہ ایسی عورت کی نماز بالشت بھر بھی اوپر نہین جاتی رواہ ابن ماجۃ ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ عورت جب گھر سے باہر نکلتی ہے اور خاوند اوسکا ناخوش ہے تو ہر ایک فرشتہ آسمان کا اوسپر لعنت کرتا ہے اسیطرح ہر چیز جسپر گذر اوس عورت کا ہوتا ہے سوا جن وانس کے یہانتک کہ پھر آوے رواہ الطبرانی فی الاوسط اس قسم کی احادیث کا ترجمہ اول کتاب صلاح ذات البین مین لکھا گیا ہے پھر ثانیاً کسیقدر کتاب بشارۃ الفساق مین بھی یہہ سب حدیثین حقیقت ہین نہ مجاز اسجگہہ اسلیئے لکھی گئین کہ نیک بیبیان ایسے کامون سے بچین مسلمان ہو کر لعنت کا کام نکرین مومن ہو کر دوزخ مول نلین آخرت درست کرنا ہو تو خاوند کو راضی رکھین جنت حاصل کرین ورنہ وہ جانین اور اونکا کام ہمپر پہونچا دینا حکم اسلام کا فرض تھا جسنے پہونچا دیا ہم اگر نہ پہونچاتے تو پکڑے جاتے اللہم اغفر!

بیان نان نفقہ اہل و عیال کا

صحیحین مین سعد بن ابی وقاص سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونسے کہا تو کوئی خرچ نکریگا جس سے ارادہ تیرا رضاے خدا کا ہے مگر تجھکو اوس خرچ پر اجر ملیگا یہانتک کہ اوس لقمے پر جو تو اپنی بی بی کے مونہہ مین دیتا ہے رواہ الشیخان بطولہ اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر میان اپنی بی بی کو لقمہ بنا کر کہلاوے تو درست ہے درست کیا بلکہ موجب اجر ہے ابو مسعود بدری کا لفظ مرفوع یون ہے کہ جب خرچ کیا مرد نے اپنے اہل خانہ پر اللہ کے لئے اور وہ امید اجر کی رکہتا ہے تو یہہ نفقہ اوس مرد کے لئے ایک صدقہ ہے رواہ الشیخان بلکہ حدیث ابو ہریرہ سے معلوم ہوا کہ جو نفقہ لونڈی غلام پر کیا ہے یا محتاج کو دیا ہے سب سے بڑا اجر اوس نفقہ کا ہے جو بی بی پر کیا ہے رواہ مسلم ترتیب اس نفقہ کی حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً یون آئی ہے کہ پہلے عیال پر صرف کرے جیسے مان باپ بہن بہائی پہر جو جتنا قریب ہو اوسپر خرچ کرے رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا میرے پاس ایک دینار ہے کہا اپنی جان پر اوٹھا کہا اور بہی ہے فرمایا اولاد پر صرف کر کہا ایک اور ہے فرمایا بی بی پر خرچ کر کہا اور بہی ہے فرمایا خادم پر اوٹھا کہا اور ہے فرمایا اب جہان تو مناسب سمجھے وہان صرف کر رواہ ابن حبان ترتیب صرف کے لیے یہہ دونون حدیثین دو اصل عظیم ہین مگر توفیق عمل درکار ہے ورنہ نصیحت بیکار ہے ؛

فصل

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین جو شخص مبتلا ہوا ان لڑکیون مین پہر احسان کیا اوسنے اونکے ساتھہ تو وہ اوٹ ہونگی اوسکی آتش دوزخ سے رواہ الشیخان بطولہ عائشہ کے پاس ایک عورت دو لڑکیان لیکر آئی انہون نے اوسکو تین کہجورین دین اوسنے ایک ایک کہجور اون دونون کو دیدی

ایک کھجور آپ کھانا چاہا اونھون نے وہ بھی مانگی اوسنے دو ٹکڑے کرکے دونون کو کھلا دی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنکر فرمایا اللہ نے اوسکے لیے جنت واجب کی دوزخ سے اوسکو آزاد
کر دیا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ پرورش دختر کا بڑا اجر ہے اجر کیسا جنت ہاتھہ آتی ہے ایک
دختر کو پالے یا چند دختر کو انس کہتے ہین آپنے فرمایا ہے جسنے پالا دو دختر کو بلوغ تک وہ اور مین
دن قیامت کے ملکر آؤنگا پھر دو انگلیان ملا کر بتایا رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہے جسنے
پالا دو لڑکیون کو داخل ہونگا مین اور وہ جنت مین مثل ان دو انگلیون کے پھر اشارہ کیا
اصبعین سے ابن حبان کا لفظ یہہ ہے جسنے پرورش کیا دو دختر یا تین دختر یا دو یا تین خواہر
کو یہانتک کہ وہ بیاہی جاوین یا مرجاوین تو مین اور وہ جنت مین ہونگے مثل ان دونون
کے پھر سبابہ و وسطی سے اشارہ کیا ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جس مسلمان
کے دو دختر ہون اور وہ اونسے احسان کرے جبتک کہ وہ اوسکے پاس ہین یا یہہ اونکے
پاس تو وہ دونون اوسکو بہشت مین لیجاوینگی رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد
غرضکہ پرورش بنات و اخوات پر وعدہ ملنے جنت کا بچنے کا آتش دوزخ سے بہت حدیثون
مین آیا ہے سبکا اسجگہہ ذکر کرنا مشکل ہے اسیطرح پرورش یتیم پہ وعدہ دخول جنت کا آیا ہے
خواہ وہ یتیم خویش ہو یا بیگانہ رواہ البزار عن ابی ہریرۃ مرفوعاً ابن عباس مرفوعاً
کہتے ہین جس شخص کے کوئی لڑکی ہو اور وہ اوسکو زندہ درگور نکرے نہ اوسکو خوار رکھے
نہ اوسپر بیٹے کو مقدم کرے تو اوسکو اللہ جنت مین لیجاویگا رواہ ابوداؤد ؛

بیان اچھے نام رکھنے کا

حدیث ابو الدرداء مین مرفوعاً آیا ہے تم پکارے جاؤگے دن قیامت کے تمھارے نامون سے
اور تمھارے باپ کے نامون سے سو تم اپنے اچھے نام رکھو رواہ ابوداؤد ابن عمر کا لفظ
مرفوع یہہ ہے بہت پیارا نام اللہ کو وہ ہے جسمین عبد یا حمد نکلے دوسری روایت مین عبداللہ

کو احب اسمار فرمایا ہے رواہ مسلم و سبب جشمی کی حدیث مین حکم کیا ہے کہ پیغمبرون کے نام پر نام رکہا کرو بہت محبوب نام خدا کو عبد اللہ عبد الرحمن ہین بہت سچے نام حارث و ہمام ہین بہت برے بدنام حرب و مرہ ہین رواہ ابو داؤد امرا رؤسا ملوک کے نام اکثر خلاف شرع ہوتے ہین کسی نام مین شرک نکلتا ہے کسی نام سے فخر پیدا ہوتا ہے ایسے نام نہ رکہے ماں باپ نے رکہے ہون تو بدل ڈالے ورنہ عاصی ہوگا ؛

بیان ادب سکہانے کا اولاد کو

جابر بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے آدمی اگر اپنی اولاد کو ادب سکہاسے تو یہہ ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے رواہ الترمذی دوسری روایت ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً یون ہے کہ کسی باپ نے کسی بیٹے کو ادب نیک سے بڑہکر کوئی بخشش نہین کی رواہ الترمذی یعنی اولاد کو ادب سکہانا صدقہ دینے کچہہ عطیہ و ہبہ کرنے سے افضل ہے ؛

بیان مرنے ایک یا دو یا تین بچون کا

انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جس کسی مسلمان کے تین بچے نابالغ مرے اللہ اوسکو جنت مین لیجاویگا اپنے فضل رحمت سے جو اون بچون پر ہے رواہ الشیخان نسائی کا لفظ یہہ ہے کہ جسنے صبر کیا بامید اجر تین بچون پر جو اوسکی پشت سے ہین تو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین ایک عورت نے کہڑے ہوکر کہا بہلا اگر دو ہی مرے ہون فرمایا دو ہی سہی اوسنے کہا کاش مین ایک کو بہی پوچہہ لیتی عقبہ بن عبد السلمی کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین مرتے کسی مسلمان کے تین بچے نابالغ مگر وہ ملینگے اوسکو جنت کے آٹہون دروازون پر جس دروازے سے چاہے جنت مین جاوے رواہ ابن ماجۃ ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہین مرتے کسی مسلمان کے تین بچے پہر چہوے اوسکو آگ مگر قسم پورا کرنے کو رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ چہوٹے بچے کیڑے ہین جنت کے اپنے باپ سے

ملینگے یا اونکا دامن پکڑ کر کہینچین گے باز نہ آوینگے یہانتک کہ اللہ اونکو اور اونکے باپ کو جنت مین داخل کریگا رواہ مسلم حدیث ابوسعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کہ عورتون سے فرمایا تم مین کوئی عورت نہین ہے جسنے تین بچے آگے بہیجے ہون مگر وہ اوسکی اوٹ ہونگے دن قیامت کے ایک عورت نے کہا بہلا اگر دو ہی ہون فرمایا دو ہی سہی رواہ الشیخان عقبہ بن عامر کی حدیث مین یون فرمایا ہے کہ اوس عورت کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے یعنی جسنے تین بچون پر صبر کیا بامید اجر رواہ احمد والطبرانی عبدالرحمٰن بن بشیر کا لفظ یہہ ہے کہ نہ وارد ہوگا وہ شخص آگ پر مگر قسم کیطرح رواہ الطبرانی منذری نے کہا اسکے شواہد بہت ہین زہیر بن علقمہ کی حدیث مین آیا ہے ایک عورت نے کہا میرے دو بچے مرے ہین جب سے مین مسلمان ہوئی ہون فرمایا تو نار سے ایک بڑے حظیرہ مین ہو گئی رواہ الطبرانی فی الکبیر معاذ کی روایت مین ایک بچا بہی آیا ہے پہر فرمایا قسم ہے خدا کی سقط بہی اپنی مان کو اپنی ناف سے طرف جنت کے کہینچیگا جبکہ اوسنے صبر کیا ہوگا بامید اجر رواہ احمد والطبرانی ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جسکے دو فرط ہونگے میری امت سے اللہ اوسکو جنت مین داخل کریگا عائشہ نے کہا بہلا اگر ایک ہی فرط ہو فرمایا ایک ہی فرط سہی اے توفیق والے کہا بہلا جسکا ایک فرط بہی آپکی امت سے نہو فرمایا مین فرط ہون اپنی امت کا کوئی مصیبت مثل میرے اونکو نہین پہونچی رواہ الترمذی فرط وہ ہے جو آگے گیا حضرت کے انتقال کا صدمہ اوسی مسلمان کو ہوتا ہی جسکا ایمان کامل ہے ابوموسیٰ اشعری نے مرفوعاً کہا جب کسی بندے کا بچا مرجاتا ہے اللہ فرشتون سے کہتا ہے تمنے بچا میرے بندے کا لے لیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہے تمنے پہل اوسکے دل کا لیلیا کہتے ہین ہان پوچہتا ہے پہر اوسنے کیا کہا کہتے ہین تیری حمد کی انا للہ پڑہا فرماتا ہے بناؤ اوسکے لیے ایک گہر جنت مین اوسکا نام بیت الحمد رکہو رواہ الترمذی ؎

کتاب اللباس

بیان سفید کپڑے پہننے کا

حدیث مرفوع ابن عباس مین آیا ہے تم سفید کپڑے پہنا کرو یہہ کپڑے تمہارے بہت اچھے ہین اسی مین مردونکو کفن کیا کرو رواہ ابوداؤد سمرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے سفید کپڑے پہنو یہہ اطیب واطہر ہین مردونکو انہین کفن کرو رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ یہہ سفیدی مسلمان کے لیے حیات موت دونون مین ضرور ہے صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جب تک کہ کوئی صارف موجود نہو سو یہان کوئی صارف نہین ہے گو رنگین کپڑا بہی گاہ گاہ پہننا جائز ہو ؛

بیان قمیص کا

ام سلمہ کہتی ہین بہت محبوب لباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتہ تہا رواہ ابوداؤد سنت صحیحہ سے جو لباس ثابت ہے وہ دلیل الطالب مین لکہا گیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ تہ بند پہنتے تہے مگر پاجامہ کو پسند کیا تہا عمامہ آپکا چار ذرعہ کا ہوتا ازار نصف ساق تک پاؤن مین چپل جوتا بہی پہنا تہا چادر بہی اوڑہتے سر پر خود بہی رکہا ہے کالا عمامہ بہی باندہا ہے سرخ حلہ بہی پہنا ہے ایسا لباس پہننا بہی داخل اتباع ہے گو انگرکہ پاجامہ وغیرہ لباس سال جسکو امت اسلام نے ایک مدت دراز سے اختیار کرلیا ہے جائز ہے آجکل مردونکا لباس اگرچہ بہت مخالف صورت اسلامی کے نہین ہے مگر عورتون کا لباس بالکل خلاف سنت ہے پہر جسکا لباس مشابہ کسی قوم غیر اسلام کے ہے جو خاص ہے ساتہہ اوس قوم کے اہل کتاب ہون یا مجوس یا ہنود یا ترک یا چین تو اوس شخص کا حکم وہی ہے جو اوس قوم کا حکم ہے بدلیل عموم حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم یہہ حدیث شامل ہے ہر طرح کی تشبہ کو لباس مین ہو یا طعام یا مسکن یا منکح یا مرکب یا نشست برخاست یا صورت یا سیرت مین مگر اس حکم کو لوگون نے ایسا چہوڑ دیا ہے کہ گویا منسوخ ہوچکا ہے ؛

بیان دعا کا وقت کپڑا پہننے کے

حدیث معاذ بن انس مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی نیا کپڑا پہنے وہ یہہ کہے الحمد للہ الذی کسانی ھذا و رزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ اللہ اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیگا رواہ ابوداؤد عمر بن خطاب سے یہہ دعا مرفوعاً آئی ہے الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی پھر فرمایا پرانے کپڑے کو لیکر خیرات کردے جو کوئی ایسا کریگا وہ اللہ کی حمایت وحفظ وستر مین زندگی ومردگی مین رہیگا رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ یہہ ہے نہین مول لیا کسی بندہ نے کوئی کپڑا ایک دینار یا نصف دینار کو پھر اوسکو پہنکر اللہ کی حمد کی ابھی وہ کپڑا اوسکے زانو تک نہین پہونچا ہے مگر اللہ اوسکو بخشدیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا والبیہقی یہہ مغفرت بطفیل حمد ہوتی ہے وللہ الحمد اللھم وفقنا؛

بیان سادگی لباس کا

معاذ بن انس مرفوعاً کہتے ہین جسنے چھوڑا پہننا یعنی عمدہ کپڑے کا عاجزی کے لئے سامنے اللہ کے اور وہ اوسکا مقدور رکھتا ہے تو بلاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے سامنے ساری خلق کے اوسکو اختیار دیگا کہ جونسا حلہ ایمان کا چاہے پہنے رواہ الترمذی دوسری روایت ایک پسر صحابی سے مرفوعاً یون ہے جسنے ترک کیا پہننا جامۂ جمال کا اور وہ قادر ہے اوسپر تواضع کے لئے پہناویگا اوسکو اللہ حلہ کرامت کا رواہ ابوداؤد انس نے کہا صحابہ نے ذکر دنیا کا کیا آپنے فرمایا بذاذت ایمان ہے رواہ ابوداؤد یعنی میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے پہننا بذاذت کہتے ہین رثاثت ہیئت ترک زینت کو عائشہ نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ایک کملی پیونددار ایک موٹی ازار مین ہوا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین جسدن خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے باتین کی تھین

اوسدن جو ایک کملی صوف کی جبہ صوف کا آستین صوف کی پاجامہ صوف کا پہنے ہوئے تھے جوتا
گدہے کی کہال کا تھا رواہ الترمذی دوسرا لفظ موقوف انکا یہہ ہے انبیاء دوست
رکھتے تھے پہننا پشمینہ کا دوہنا دودہ کا سوار ہونا گدہون پر رواہ الحاکم صوفیہ اسلام نے
شاید پہننا صوف کا اسلیئے اختیار کیاہے کہ سنت انبیاء ہے انکا لباس یا اہل حدیث کا لباس
غالبًا بے جال ہوتا تہا الا ما شاء اللہ تعالے لاحسن علیہ السلام کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیون کے تہ بند پر نماز پڑہ لیتے تھے وہ تہ بند صوف کے ہوتے تھے چہہ
سات درہم کو آتے وہ اوسکو ازار کرتین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالی کملی پہنتے رواہ
مسلم معلوم ہوا کہ ترک کرنا زینت لباس کا کچہہ خاص ساتہہ مردون ہی کے نہین ہے بلکہ عورتین
بہی زیادہ زینت نکرین یہہ ایک بڑی فضیلت ہے عائشہ نے کہا حضرت کا تکیہ چمڑیکا تہا اوسمین
چہال بہری ہوئی تہی جس بچہونے پر سوتے تھے وہ بہی کہال کا تہا اندر اوسکے چہال تہی رواہ مسلم
انس نے عمر کو دیکہا جسدن کہ وہ امیر المومنین تھے اونکے کندہے پر تین پیوند اوپر تلے لگے ہوئے تھے
رواہ مالک انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے بہت سے پریشان بال گرد آلودہ دو پرانی چادر
والے ہین جنکی کچہہ پروا نہین کیجاتی وہ اگر خدا کے بہروسے پر قسم کہا بیٹھین تو اللہ اونکو سچا کردے
اونمین سے ایک برار بن مالک ہین رواہ الترمذی ہ

	توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد		خاکساران جہان را بحقارت منگر	

مراد وہ شخص ہین جو متقی متواضع تہیدست فاقہ مست ہوتے ہین نہ یہہ بہنگ بے نماز سڑی سودائی
خبطی پاگل جنکو لوگ ولی یا مجذوب سمجہتے ہین یہہ تو شیطان کے ولی ہوتے ہین نہ رحمن کے
ان اولیاءہ الا المتقون جو کتے پالے کتے اوسکو چاٹین رات دن نجاست مین آلودہ رہے
نہ نماز پڑہے نہ روزہ رکہے وہ کیا خاک خدا کا دوست ہوگا اللہ تو اونکو دوست رکہتا ہے
جو توبہ کرتے ہین پاک صاف ستہرے رہتے ہین نہ جنپر مکہیون کا ہجوم ہو عوام کی اونپر ہجوم
ہوا ابو ہریرہ کہتے ہین مینے ستر اہل صفہ کو دیکہا کسی ایک کے پاس بہی اونمین سے چادر نہ تہی

یا تہ بند تہا یا کملی گردن مین باندہتے تو نصف ساق تک نہ پہونچتی اگر کسی کی ایڑی تک پہونچتی
تو وہ اوسکو دونون ہاتہہ سے تہامے رہتا کہ کہین ستر نظر نہ آوے رواہ البخاری تہا
معلوم ہوا کہ محتاجی لباس کی مانع ایمان کامل کی نہین ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے
پہنا لباس شہرت کا پہناویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے وہی لباس پہر اوسمین آگ بہڑکے
گی جسنے مشابہت پیدا کی کسی قوم سے وہ اونہین مین سے ہے اسکو رزین نے ذکر کیا ہے ابن
ماجہ نے بسند حسن روایت کیا ہے لفظ ابن ماجہ کا یہہ ہے جسنے پہنا کپڑا شہرت کا دنیا مین پہناویگا
اوسکو اللہ کپڑا ذلت کا دن قیامت کے پہر اوسمین آگ دوزخ کو بہڑکاویگا جو لوگ مرد ہون
یا عورت رات دن نئے نئے تراش خراش لباس مین نکالتے ہین ناموری وضعداری ظاہر
کرتے ہین یہہ لباس اونپر اوس دن آگ کا لباس ہوجاویگا یہہ وعید مطلق ایجاد لباس جدید پر ہے
پہر جسنے ایسا کپڑا نکالا کہ اوسمین بے ستری بیحیائی ہے تو پہر اوسکا کیا پوچھنا *

بیان کپڑا پہنانے کا کسی محتاج کو

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے نہین پہنایا کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر ہوگا وہ اللہ
کے حفظ مین جب تک کہ اوسکے تن پر ایک لتا بہی اوس کپڑے کا باقی رہیگا رواہ الترمذی
حاکم کا لفظ یہہ ہے ہمیشہ رہیگا وہ اللہ کے پردہ مین جب تک کہ ایک تاگا بہی اوسپر باقی ہے
ابو سعید نے مرفوعاً کہا ہے جس مسلمان نے پہنایا کوئی کپڑا کسی مسلمان کو ننگی پر پہناویگا اوسکو
اللہ جامہ سبز جنت سے جس کسی مسلمان نے کہانا کہلایا کسی بہوکے کو کہلائیگا اوسکو اللہ پہل
جنت کے جسنے پانی پلایا کسی پیاسے مسلمان کو پلاویگا اوسکو اللہ شراب سر بمہر رواہ ابو داؤد
اسکا وقف اصح واشبہ ہے مگر حکم رفع مین ہے کیونکہ ایسی بات کوئی اپنی عقل سے نہین کہہ سکتا

بیان باقی رکہنے بڑہاپے کا

فضالہ بن عبید کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی بوڑہا ہوا اسلام مین کسیقدر یہہ نور ہے واسطے اوسکے دن قیامت کو ایک آدمی نے کہا کچہہ لوگ سفید بال چن ڈالتے ہین فرمایا جسکا جی چاہے وہ اپنا نور نوچ ڈالے رواہ البزار والطبرانی فیہما ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے تم مت چہنو بڑہاپے کو یہہ نور ہوگا دن قیامت کے جو کوئی بوڑہا ہوا لکہتا ہے اللہ اوسکے لئے حسنہ مٹاتا ہے اوس سے سیئہ بڑہاتا ہے اوسکے لئے درجہ رواہ ابن حبان فی صحیحہ معلوم ہوا کہ بوڑہا مسلمان نزدیک اللہ کے عزیز ہوتا ہے گو لوگ اوسکو عزیز نرکہین یا اوسکی قدر نہ سمجہین ٭

بیان سرمہ لگانے کا

حدیث مرفوع ابن عباس مین آیا ہے تم لگاؤ اثمد یہہ آنکہہ کی جوت کو صاف کرتا ہے بال اگاتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تہی ہررات تین تین سلائی لگاتے رواہ الترمذی نسائی کا لفظ یہہ ہے کہ بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہے علی مرتضی کہتے ہین آپنے فرمایا تم اثمد لگایا کرو یہہ بال اگاتا ہے کیچڑ کو دور کرتا ہے آنکہہ کو صاف کرتا ہے رواہ الطبرانی ٭

کتاب الطعام

بیان بسم اللہ کہنے کا طعام پر

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چہہ صحابی کے کہانا کہاتے تہے ایک اعرابی آیا دو لقمون مین سارا کہانا کہا گیا فرمایا اگر یہہ بسم اللہ کہتا تو تم سبکو کفایت کرجاتا رواہ ابو داؤد ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب کوئی تم مین کہانا کہاوے تو بسم اللہ

کہہ لے اگر بھول جاوے بسم اللہ اولہ وآخرہ کہے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ جب کھانے پر
بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہے آج تمنے کھانا سونا پالیا رواہ مسلم دوسری روایت
مسلم کی حذیفہ بن الیمان سے یون ہے کہ شیطان حلال کرلیتا ہے اوس کھانے کو جسپر نام
اللہ کا نہین لیا جاتا ہے

بیان کھانیکا برتن کے کنارے سے

حدیث عبداللہ بن بسر مین مرفوعاً آیا ہے تم کھاؤ کنارے سے رکابی کے چھوڑ دو اوسکی چوٹی کو
برکت ہوگی اوسمین رواہ ابوداؤد ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین اوترتی ہے برکت وسط طعام
مین سو کھاؤ تم کنارے سے مت کھاؤ بیچ سے رواہ الترمذی ابوداؤد کا لفظ یہہ ہے جب
کوئی تم مین کھانا کھاوے تو اوپر سے رکابی کے نہ کھاوے نیچے سے کھاوے کیونکہ برکت اوپر
ہی کیطرف سے نازل ہوتی ہے ٭

بیان کھانے سرکہ کا تیل کا گوشت کا نوچکر

جابر نے مرفوعاً کہا ہے اچھا سالن سرکہ ہے یہہ تین بار فرمایا جابر کہتے ہین جب سے مینے یہہ سنا تو
مین ہمیشہ سرکہ کو دوست رکھتا ہون طلحہ بن رافع نے کہا جب سے مینے یہہ حدیث جابر سے سنی مین
بھی سرکہ کو چاہتا ہون رواہ مسلم ع اے گل بتو خرسندم تو بوی کسی داری ٭ ام ہانی
کا لفظ مرفوعاً یون ہے محتاج نہوا وہ گھر جسمین سرکہ ہے رواہ الترمذی صفوان بن امیہ نے
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشت کو دانتون سے نوچکر کھاتے تھے فرماتے کہ یہہ
خوشگوار نر ودہضم ہے رواہ الترمذی والحاکم عائشہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ تم گوشت
کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ کہ یہہ عجمیون کا کام ہے بلکہ نوچ کھسوٹ کر کھاؤ کہ یہہ اھنأ وامرأ
ہے رواہ ابوداؤد ٭

بیان اکٹھے ہوکر کھانے کا

وحشی نے کہا اے رسول خدا ہم کھاتے ہین پیٹ نہین بھرتا فرمایا ملکر کھاتے ہو یا الگ الگ کہا الگ الگ فرمایا ملکر کھاؤ بسم اللہ کرو برکت ہوگی رواہ ابوداؤد جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے ایکا کھانا دو کو دو کا کھانا چار کو چار کا کھانا آٹھہ کو کفایت کرتا ہے دوسرا لفظ یہہ ہے کہ بہت دوست خدا کو وہ کھانا ہے جسپر بہت سے ہاتھہ پڑین رواہ ابو یعلی معلوم ہوا کہ گھر والون کو ملکر کھانا چاہیے تنہا کھانا اچھا نہین ہے اوسمین کچھہ برکت نہین ہوتی ؛

بیان انگلی چاٹنے کا بعد کھانے کے

جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے انگلیون اور رکابی کے چاٹنے کا کہا تم نہین جانتے کہ کس کھانے مین برکت ہوتی ہے رواہ مسلم دوسرا لفظ اسکا یون ہے جب کسی ایک کے ہاتھہ سے کوئی لقمہ گرجاوے تو اوسکو پونچھکر کھالے شیطان کے لئے نچھوڑے نہ رومال سے ہاتھہ پونچھے جب تک کہ انگلیان نہ چاٹ لے وہ کیا جانے کہ کس کھانے مین برکت ہے رواہ مسلم اسی کے لگ بھگ ابن حبان نے بھی جابر سے روایت کیا ہے صحیحین کا لفظ یون ہے کہ رکابی نہ اوٹھائی جاوے جب تک کہ چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ دے یعنی دوسرے کسی بچے یا بلی وغیرہ کو ؛

بیان حمد کا بعد کھانا کھانیکے

معاذ بن انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے کھانا کھایا پھر کہا الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام و رزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ بخشدیگا اللہ نے اگلے گناہ اوسکے رواہ ابوداؤد والترمذی انس بن مالک کا لفظ یہہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے بندہ سے اس بات پر کہ وہ لقمہ کہاوے اور سپر حمد کرے گھونٹ پیے اور سپر حمد کرے رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین قصہ ابو ایوب انصاری کا آیا ہے کہ اونہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع ہمراہیون کے شدت گرسنگی مین گوشت روٹی کہجور کہلائی آپکی آنکہین ڈبڈبائین فرمایا قسم ہے خدا کی یہہ وہ نعمت ہے جسکا سوال تم سے دن قیامت کے ہوگا الحدیث بطولہ رواہ ابن حبان ؎

بیان ہاتہہ دہونے کا بعد کہانا کہانیکے

حدیث سلمان مین مرفوعاً آیا ہے برکت کہانے کی دہونا ہے ہاتون کا پہلے پیچہے کہانا کہانے کے رواہ ابو داؤد مگر سند اسکی ضعیف ہے ابوہریرہ کی حدیث مین فرمایا ہے کہ شیطان حسّاس لحّاس ہے یعنی بڑا چاٹو نظر لگانیوالا تم اوس سے بچو چکنے ہاتہہ نسووے اگر کچہہ نقصان پہونچے تو تم اپنی ہی جان کو ملامت کرو رواہ الترمذی ؎

کتاب القضاء وغیرہ

بیان عدل کرنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً ذکر سات گروہ کا آیا ہے جنکو اللہ اپنے سایہ مین دن قیامت کے رکہیگا اونہین ایک امام عادل بہی ہے رواہ الشیخان یہہ حدیث پہلے گذر چکی ہے دوسری حدیث مین انسے یون آیا ہے کہ دعا امام عادل کی مردود نہین ہوتی رواہ الترمذی عیاض بن حمار کی حدیث مین سلطان عادل کو اہل جنت ٹہیرایا ہے رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ امام عادل کا سونا ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے حد کا حق سے زمین پر قائم ہونا چالیس صبح کے پانی برسنے سے پاکتر ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو سعید

مرفوعاً کہتے ہین بہت محبوب خدا کو اور بہت نزدیک خدا سے نشست مین امام عادل ہے بہت مبغوض و بعید اوس سے امام جائر ہے رواہ الترمذی ابن عمر نے کہا ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے آپ نے فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ تم پانچ چیزون مین جا پڑو گے مین پناہ مانگتا ہون خدا سے کہ تم اونمین گرفتار ہو یا تم اونکو پاؤ نہین ظاہر ہوا زنا کسی قوم مین کبھی کھلم کھلا مگر ظاہر ہوا اونمین طاعون اور روگ کہ جو اونکے اگلون مین نہ تھے نہ روکا کسی قوم نے زکوۃ کو مگر روکے گئے پانی سے اگر یہ بہائم نہوتے تو پانی نہ برستا کم نہ کیا کسی قوم نے ناپ تول کو مگر پکڑی گئی قحط سختی مؤنت جور بادشاہ مین حکم نہ کیا امرا نے بغیر کتاب اللہ کے مگر مسلط کیا اللہ نے اوپر اونکے دشمنون کو اونہون نے کچھ ملک انکے ہاتھ سے نکال لیا معطل نکیا انہون نے کتاب اللہ و سنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مگر کیا اللہ نے بأس انکا انکے بیچ مین رواہ الحاکم بنحوہ من حدیث بریدۃ ایضاً سمجھو تو یہ حدیث معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا کہ فرمایا تھا ویسا ہی ہوا زنا سے وبا منع زکوۃ سے قحط ہوتا ہے ؎

ابر نا ید از پئے منع زکوۃ ؎	از زنا افتد وبا اندر جہات	

کیل و وزن کی کمی سے قحط و ظلم حاکم مین گرفتاری ہوتی ہے کتاب و سنت کے برخلاف حکم کرنے فتوی دینے سے آپسمین لڑائی بھڑائی رہتی ہے یہ سب باتین آجکل مثل سورج چاند کے روشن ہین انا للہ وانا الیہ راجعون حدیث ابو موسی مین امامت کو قریش مین ٹہیرا کر یہ فرمایا ہے کہ جب یہ رحم نکرین عدل نکرین انصاف سے نہ بانٹین تو انپر خدا و ملائکہ و سارے لوگون کی لعنت ہے نہ انکا نفل قبول ہے نہ فرض رواہ احمد باقی احادیث وعید کے رسالہ بشارۃ الفاسقین مین لکھی گئی ہین ؎

بیان مظلوم کی حمایت کرنے کا

حدیث جابر و ابی طلحہ مین مرفوعاً آیا ہے کوئی آدمی کسی مسلمان کی کسی جگہہ جہان اوسکی آبرو جاتی ہو ہتک حرمت ہوتا ہو مدد نکریگا مگر اللہ اوسکا مددگار ہوگا ایسی جگہہ جہان کہ وہ اپنی مدد کو دوست رکھتا ہے رواہ ابوداؤد انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے تو مدد کر اپنے بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم ایک آدمی نے کہا مظلوم کی تو مدد کر سکتا ہون ظالم کی کیونکر مدد کرونگا فرمایا اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مدد ہے رواہ البخاری معاذ بن انس مرفوعاً کہتے ہین جسنے بچایا کسی مومن کو منافق سے کہڑا کریگا اللہ ایک فرشتے کو دن قیامت کے کہ بچاویگا وہ اوسکے گوشت پوست کو آگ جہنم سے رواہ ابوداؤد اس زمانہ نامبارک مین عمل کرنا اس حدیث پر بہت مشکل بلکہ محال ہوگیا ہے ہان یہہ اور بات ہے کہ کوئی آدمی اپنی جان پر کہیل جاوے رتبہ شہادت حاصل کرے ورنہ سارا جہان ہی تو ظالم منافق ہوگیا ہے مسلمان مظلوم ہین انکی کون سنتا ہے کہ کیا بکتے ہین اگر کچھہ بولتے ہین اور جان بھی بچ گئی تو آبرو و مال کا نقصان تو نقد وقت ہی ہوتا ہے ؂

ظالم سے ڈرے تو کیا دعا پڑہے

ابن مسعود سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب کوئی تم مین کسی بادشاہ سے ڈرے تو یون کہے اللھم رب السموات السبع و رب العرش العظیم کن لی جارا من شر فلان بن فلان وشر الانس والجن واتباعھم ان یفرط علی احد منھم عز جارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک رواہ الطبرانی فلان بن فلان کی جگہہ اوس شخص کا نام لے جس سے ڈرتا ہے ابو مجلز کا لفظ یہہ ہے جو کوئی کسی ظالم سے ڈرے تو یون کہے رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیا و بالقران حکما واماما اللہ اسکو اوسکی شر سے بچاوے گا رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفاً علیہ منذری نے کہا ہوتا بعی ثقۃ ؂

بیان بچنے کا قرب سلطان سے

حدیث ابی ہریرہ کا ایک جملہ مرفوع یہہ بہی ہے کہ جو کوئی آیا دروازے پہ بادشاہ کے وہ فتنے مین پڑا بندہ جتنا سلطان سے نزدیک ہوتا ہے اوتنا ہی اللہ سے زیادہ دور جا پڑتا ہے رواہ احمد ع قرب سلطان آتش سوزان بود ؛ جابر نے کہا آپنے کعب بن عجرہ سے فرمایا خدا تجھکو بیوقوفون کی حکومت سے بچاوے کہا وہ کون ہین فرمایا امرا ہین جو بعد میرے ہونگے نہ میری ہدایت پہ چلین گے نہ میری سنت پہ عمل کرینگے جسنے انکے جھوٹ کو سچ کہا انکے ظلم کی مدد کی تو وہ نہ میرے ہین نہ مین اونکا ہون نہ وہ میرے حوض پہ آوینگے الحدیث رواہ احمد یہی مضمون حدیث خباب مین نزدیک ابن حبان کے آیا ہے ثوبان کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر والون کو بلایا علی وفاطمہ وغیرہا آئے مینے کہا مین بہی تو گھر والون مین ہون فرمایا ہان تو بہی ہے مگر جبتک کہ کسی کے چوکھٹ پہ کھڑا نہو کسی امیر سے توکچہہ سوال کرے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات معلوم ہوا کہ اہل بیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالخصوص صحبت امرا سے بچنا ضرور ہے نہ بچنا محل افسوس ہے ؎

اب کسی اور وفادار کا در دیکھینگے ہم پریشانون کی قسمت مین ہے سرگردانی	تیری چوکھٹ کو تمنا ہے سر کو غرض نہ فلک کو ہے سروکار نہ اختر کو غرض

سلمہ اللہ ہمارا سارا انجام بہتر کر دنیا وآخرت کی رسوائی سے ہمکو بچالے تجہپر یہہ کام کچہہ مشکل نہین ہے بلال بن حارث نے مرفوعا کہا ہے کہ تم مین کا ایک آدمی کوئی بات رضوان خدا کی کہتا ہے یہہ گمان بہی نہین کرتا کہ وہ بات کہان پہونچیگی اللہ اوس بات پر اوسکے لئے اپنی رضا ملاقات کے دن تک لکھہ لیتا ہے بعضا آدمی تم مین کا ناخوشی خدا کا کلمہ کہتا ہے وہ گمان نہین کرتا کہ وہ بات کہان تک گئی اللہ اوس بات پر اوسکے لئے قیامت تک اپنا غصہ لکھہ لیتا ہے رواہ ابن حبان بطولہ والترمذی امرا ورؤسا کی زبان بالکل بے قابو ہوجاتی ہے جو کچہہ جی مین آیا

اندیا و ہند ہر کسی کے حق مین بکد یا حاضرین مجلس امرا کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ وہ ہر امیر رئیس کی
ہر بات کو سچا کہتے ہین خواہ وہ مسلمان ہون یا غیر مسلمان یہہ دونون خدا کے غضب مین گرفتار
ہونگے اور کیون نہون کہ اس قوم سے بڑہکر کوئی جھوٹا دغا باز مکار فریبی خود غرض بے وفا
بے مروت بیحیا مطلب آشنا منافق یار یا فاسق بیدین نہین ہوتا الا ماشاء اللہ تعالٰے ؀

بیان شفقت و رحمت کا خلق پر

جریر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو کوئی لوگون پر رحم نہین کرتا ہے اللہ اوسپر رحم نکریگا رواہ
الشیخان ابوموسیٰ کا لفظ مرفوع یہہ ہے تمہارا ایمان درست نہین ہے جب تک کہ تم رحم نکرو صحابہ
نے کہا ہم سب ہی تو رحیم ہین فرمایا یہہ رحمت نہین ہے کہ تم ایک پر رحم کرو بلکہ رحمت عامہ چاہیے
رواہ الطبرانی ابن عمرو کی حدیث مین فرمایا ہے رحمت کرنے والون پر رحمٰن رحمت کرتا ہے
تم رحم کرو اوسپر جو زمین مین ہین تمپر وہ رحمت کریگا جو آسمان پر ہے یعنی ارحم الراحمین رواہ
ابوداؤد دوسرا لفظ انکا یہہ ہے تم رحم کرو تمپر رحمت کیجاویگی تم قصور بخشو تمہارے قصور بخشے
جاوینگے خرابی ہے اونکی جو اپنے فعل پر اڑے ہوئے ہین اور وہ جانتے ہین ابوہریرہ کا لفظ
مرفوعاً یہہ ہے چھینی نہین جاتی رحمت مگر شقی سے رواہ ابوداؤد ایکبار رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حسن حسین علیہما السلام کو پیار کیا چوما اقرع بن حابس تمیمی نے کہا میرے
دس بچے ہین مینے کبھی کسیکو نہین چوما رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی طرف دیکھکر
فرمایا جسنے رحم نکیا اوسپر رحم نہین کیا جاتا رواہ الشیخان عائشہ کہتی ہین ایک اعرابی نے آکر
کہا تم بچون کو پیار کرتے ہو ہمتو نہین کرتے فرمایا خدا نے اگر رحمت کو تیرے دل سے دور کردیا ہے
تو میرا کیا بس ہے رواہ الشیخان معاویہ بن قرہ عن ابیہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ایک آدمی
نے کہا مجھکو بکری کے ذبح کرنے پر رحم آتا ہے فرمایا اگر تو اوسپر رحم کریگا تو اللہ تجھپر رحم کریگا
رواہ الحاکم ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کوئی آدمی کسی چڑیا کو یا اوس سے مافوق کو

ناحق قتل نہین کرتا ہے مگر اللہ دن قیامت کے اوس سے باز پرس فرماویگا کہا حق اوسکا کیا ہے فرمایا کہانے کے لئے ذبح کرے سر کاٹ کر نہ پہینکدے رواہ النسائی معلوم ہوا کہ بیفائدہ کسی جاندار کا مارنا چونٹی ہو یا چڑیا یا اور کوئی جانور داخل ظلم ہے بالکل خلاف رحم ہے ذبح کرے تو بہی اتنا رحم چاہئے کہ تیز چہری سے گلا کاٹے تاکہ زیادہ ایذا نہو

شنیدہ ام کہ بقصاب گوسپندے گفت	دران زمان کہ سرش را بتیغ تیز برید
سزائے ہر خس وخارے کہ خوردہ ام این ست	کسیکہ پہلوی چربم خورد چہ خواہد دید

حدیث ابن عمر مین مرفوعًا قصّا ایک عورت کا آیا ہے کہ اوسنے ایک بلی کو بہوکا پیاسا باندہ رکہا تہا وہ جہنم مین گئی رواہ البخاری یعنی بسبب بے رحمی کے ابوہریرہ کی روایت مین یہہ حکایت آئی ہے کہ ایک آدمی نے پیاسے کتّے کو کنوین سے پانی بہر کر پلایا تہا وہ جنت مین گیا رواہ البخاری یعنی بسبب رحم کے تحریش بہائم سے اسیلئے حدیث ابن عباس مین منع فرمایا ہے کہ خلاف رحم ہے رواہ ابوداؤد تحریش کہتے ہین باہم بہڑکانے لڑانے کو جیسے مرغ لڑانا یا مینڈہون ہاتہون کی لڑائی کرانا کئی حدیثون مین آیا ہے کہ جوکوئی اپنے غلام کو ماریگا اوسکا بدلا لیا جاویگا مارنے کا کفارہ یہی ہے کہ اوسکو آزاد کرے یہہ بہی آیا ہے کہ لونڈی غلام سے زیادہ طاقت سے کام نہ لے بلکہ اپنی طرح اونکو کہلائے پلائے اگر قصور کرین تو فروخت کردیگر مگر عذاب نہ دے ایک آدمی نے کہا بہلا مین اپنے خادم سے کہانتک معاف کرون فرمایا ہر دن ستر بار اسکو ابوداؤد نے ابن عمر سے روایت کیا ہے قرآن پاک سے ثابت ہے کہ ذرہ ذرہ برابر ظلم کا بہی انصاف ہوگا ظالم پکڑے جاوینگے رحم والے نجات پاوینگے انشاء اللہ تعالےٰ جابر کی حدیث مرفوع مین یون ہے کہ تین چیزین ہین جس کسی مین وہ ہونگے اللہ اوسپر اپنا ہاتہ رکہیگا اوسکو بہشت مین لیجاویگا ایک نرمی کرنا ضعیف پہ دوسرے شفقت کرنا ماں باپ پر تیسرے احسان کرنا مملوک سے رواہ الترمذی یعنی آدمی ہو یا جاندار بڑا وصف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن شریف مین یہی آیا ہے کہ وما ارسلناک الا

رحمة للعالمین فبما رحمة من الله لنت لهم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا
من حولک جب ہمارا رب ارحم الراحمین ہے ہمارے رسول رحمة للعالمین ہین تو اب ہمکو بھی
سوا رحم وکرم وعفو وصفح کے کچھ نہ چاہیے شاید اللہ ہمین بخشدے ؛

بیان اچھے وزیر ونائب کا

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب اللہ کسی امیر کے ساتھ ارادہ بھلائی کا کرتا ہے تو اوسکو
سچا وزیر دیتا ہے اگر امیر بھولتا ہے تو یہہ اوسکو یاد دلاتا ہے اگر وہ یاد رکھتا ہے تو یہہ اوسکی
مدد کرتا ہے اور جسکے ساتھ اور کچھ ارادہ کرتا ہے تو اوسکو برا وزیر دیتا ہے نہ بھول پر اوسکو
یاد دلائے نہ ذکر پر اوسکی مدد کرے رواہ ابوداؤد یہہ بات سوا مسلمان وزیر کے دوسرے
مین نہین ہوسکتی ہے جسکا وزیر کوئی کافر ہے اوسکا خدا حافظ ہے انصاف ہمراہ کفر کے ہرگز
جمع نہین ہوسکتا ہے گو کوئی اوسکو عدل کہے یا کافر کو عادل ٹھیراوے سارا عدل بات اسلام
ہی مین ہے پس بس اعدلوا ھو اقرب للتقوی ؛

کتاب الحدود

بیان امر بمعروف نہی عن المنکر کا

حدیث ابوسعید خدری مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی
دیکھے تم مین کسی برے کام کو تو چاہیے کہ مٹاوے اوسکو اپنے ہاتھہ سے اگر ہاتھہ سے نہ مٹا سکے تو
زبان سے مٹاوے یہہ بھی نکر سکے تو دل سے برا جانے یہہ بہت بودا ایمان ہے رواہ مسلم
معلوم ہوا کہ تغییر منکر فرض ہے ہر مسلمان پر کچھہ خصوصیت کسی شخص کی نہین ہے یہہ اور بات
ہے کہ امراء ورؤساء کا کام ہاتھہ سے مٹانے کا ہے علماء کا کام زبان سے بیان کرنیکا ہے عوام کا

کام دل سے برا جاننے کا سو مدت سے وہ وقت بھی جاتا رہا کہ کوئی زبان سے تغییر منکر
کرے بلکہ اب تو دل سے برا جاننے پر بھی پکڑ ہوتی ہے انا للہ امرا اور روسا جہان بھر کے برے
کام خود آپ ہی کرتے ہین وہ دوسرون سے کیا ازالہ کسی منکر کا کرینگے علما بھی غریب ہو گئے
ہین انکو بسبب جور و ظلم حکام کے نکالنا حق بات کا زبان سے مشکل پڑ گیا ہے مثل عوام مسلمین
کے رہگئے ہین ہان بعض متقین دلسے برا جانتے ہین ورنہ علما سوء دنیا طلب تو خود ہادی
راہ ضلالت پیشواے طریق بدعت بنگئے ہین یہہ کیا امر بمعروف نہی عن المنکر کرینگے انکا کام تو
یہہ رہگیا ہے کہ علم فلسفت وغیرہ مین مشغول رہا کرین سب وشتم اہل حق کا وظیفہ پڑہا
کرین خلاف سنت صحیحہ و کتاب عزیز کے فتوی لکہا کرین بدعت کو زندہ کرین اہل بدعت کی
ثنا و صفت لکہین نوکری ملے تو خیر ورنہ خیرات کے ٹکڑے کہا کر بازارین ڈکارین لیا کرین
اعاذنا اللہ نسائی کا لفظ ابو سعید سے مرفوعا یون ہے جسنے کسی منکر یعنی خلاف شرع امر کو
دیکہکر ہاتہہ سے بگاڑ دیا وہ بری الذمہ ہوا جو کوئی ہاتہہ سے بگاڑ نہ سکا زبان سے کہہ ڈالا
وہ بھی بری ہوا جو زبان سے بھی نہ بگاڑ سکا فقط دل سے اوسنے بگاڑا تو وہ بھی بری الذمہ
ٹہیرا مگر یہہ بہت بودا ایمان ہے ابو سعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے افضل جہاد کلمۂ حق ہے نزدیک سلطان جائر یا امیر جائر کے اسکو ابو داؤد نے
روایت کیا ہے محمد تغلق شاہ نے ایک عالم سے کہا تہا ہمکو عادل کہا کرو اونہون نے کہا ہم
ظالم کو ہرگز عادل نہ کہین گے بادشاہ نے اونکو دیوار قلعہ سے گرا کر مار ڈالا سبحان اللہ
اوسکا ظلم دیکہو انکی شہادت عظمی دیکہو حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ ہر نبی جو اپنی امت
مین مجہہ سے پہلے تہا اوسکے حواری تہے یعنی مخلص یار جو اوسکی سنت پر چلتے تہے اوسکے حکم
کی پیروی کرتے تہے پہر اونکے بعد ایسے پچہلے لوگ آئے جو کہ کہتے کچہہ ہین کرتے کچہہ ہین جو کچہہ کرتے
ہین اوسکا اونکو حکم نہین ہے سو جو کوئی انسے جہاد کریگا ہاتہہ یا زبان سے یا دل سے وہ تو
مومن ہے اسکے سوا رائی برابر بھی ایمان نہین رہتا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جب دل سے

بہی منکر کو منکر نہ سمجہا جی مین بہی اوس کام پر انکار نہ آیا وہ بات دلکو بری نہ لگی ہلکی نظر آئی تو اب ایمان کو سلام کر و آیان گیا تم رہے نہ رہے وہ کام بدانجام رہا مبارک ہو اللہ ہمکو ایسی حالت سے عافیت مین رکہے حذیفہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ قسم ہے خدا کی تم حکم کرو نیکی کا روکو بدی سے نہین تو قریب ہے کہ خدا تمپر عقاب بہیجیگا پہر تم کتنی ہی دعا کروگے قبول نہوگی رواہ الترمذی یہہ حدیث گویا معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس زمانہ قیامت نشانہ مین دعا بہی قبول نہین ہوتی ہے قبول کیا خاک ہووے سبکے سب تو کہیل تماشے ناچ رنگ فسق فجور لہو ولعب نفاق وزور عیش وعشق مین مبتلا ہو رہے ہین امر بمعروف کون کرے نہی منکر کسکو کیجاوے اللّٰهم تب علینا حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی تم مین اپنی جان کو حقیر نہ سمجہے کہا کیونکر فرمایا اللہ کا حکم اپنے اوپر دیکہے جسمین کچہہ بول سکتا ہے پہر نہ بولے اللہ تعالےٰ دن قیامت کے اوس سے کہیگا تجہکو کسنے روکا تہا کہ تو فلان فلان امر مین بولتا وہ کہیگا مین لوگون سے ڈرتا تہا اللہ فرماویگا سب سے زیادہ مستحق ڈرنے کا تو میر تہا رواہ ابن ماجہ و رواتہ ثقات یعنی ڈر خدا کا چاہئے بندے کا کیا ڈر ہے بہت ہوگا تو وہ اپنا دینا لینا بند کر دیگا کردے رزاق اللہ ہے نہ وہ ظالم ؎

کام رہنے کا نہین بند اپنا
بندہ پرور ہے خداوند اپنا

جریر بن عبد اللہ نے مرفوعًا کہا ہے کوئی آدمی کسی ایسی قوم مین نہین ہوتا ہے کہ وہ گناہ کرتے ہین اور یہہ اون گناہون کے مٹانے پر قادر ہے پہر نہین مٹاتا تو اللہ اونپر اپنا عذاب بہیجیگا مرنے سے پہلے رواہ ابو داؤد الحمد للہ کہ اس حدیث مین قید قدرت کی ارشاد فرمائی ہے ورنہ کہین ٹہکانا ہم بیقدرتون کا نہ لگتا شاید انکار ہمارے دل کا ہمکو بچالے اگرچہ اب تو زبان بہی بند ہو گئی ہے ہاتہہ کا تو کیا ذکر ہے انا للہ ابو ذر کہتے ہین مجہکو وصیت کی میرے خلیل نے کئی اچہی خصلتون کی ایک یہہ کہ نہ ڈرون مین راہ خدا مین کسی شخص کے ملامت کرنے سے دوسرے یہہ کہ حق بات کہون گو تلخ ہو رواہ ابن حبان ؎

بیا اے عشق رسوائے جہانم کن کہ یکچندے — نصیحت ہاے پیدر دان شنیدن آرزو دارم

ابن عمیرہ کندی کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جب زمین مین کوئی خطا کیجاتی ہے تو جو کوئی اوسجگہہ حاضر ہوتا ہے اور وہ اوسکو مکروہ جانتا ہے یا اوسپر انکار کرتا ہے تو وہ آدمی مثل اوس شخص کے ہے کہ جو وہان سے غائب ہے اور جو شخص کہ وہان موجود نہین ہے مگر اوس کام سے راضی ہے تو وہ آدمی مثل اوس شخص کے ہے جو کہ وہان حاضر ہے رواہ ابوداؤد اللہ کے فضل ورحم کو تو دیکھو کہ باوجود حضور مجلس منکر کے کسطرح اپنے بندہ عاجز کو معذور رکہا انصاف اسکا نام ہے غائب مجلس کو بسبب رضاے باطنی کے کسطرح پکڑا عدل اسکو کہتے ہین عائشہ کہتی ہین آپنے منبر پر جاکر فرمایا اے لوگو اللہ تم سے کہتا ہے کہ تم حکم کرو نیکی کا منع کرو بدی سے پہلے اسکے کہ تم دعا کرو قبول نہو تم مانگو نہ ملے تم مدد چاہو تمہاری مدد نہو آشنا فرماکر اوتر آئے اور کچہہ نہ کہا رواہ ابن حبان دیکھو جب سے لوگون نے امر بمعروف نہی عن المنکر چھوڑ دیا ہے تب سے یہی حال ہوگیا ہے کہ نہ کسی کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کسیکو خدا کیطرف سے مدد ملتی ہے ہر طرف سے نا امیدی کا ہجوم ہے ذلت وخواری کی ذہوم ہے ؎

سیرہا در ہوس آباد تمنا کردیم — منزل یاس نہ ہرا رہگذر نزدیکاست

مراتب امر بمعروف نہی عن المنکر کے کتاب فتح الباب لمعتقد اولی الالباب مین لکہے گئے ہین ابوہریرہ کہتے ہین ہم نے سنا ہے کہ آدمی دن قیامت کے آدمی سے اولجہیگا اوسکو پکڑیگا وہ کہیگا مین تجہکو نہین پہچانتا تجہہ سے مجہہ سے کچہہ واسطہ نہین ہے یہہ کہیگا تو مجہکو خطا ومنکر کرتے ہوئے دیکہتا تہا منع نہین کرتا تہا رواہ رزین اس زمانہ پر آشوب مین ہمارا منع کرنا یہی ہے کہ ہم نے عربی فارسی اردو مین اپنے مقدور کے موافق احکام شرع کے سبکو پہونچادئے سبکو گناہ سے بذریعہ زبان وبیان کے نہی کردی ہے اب کوئی مانو یا نہ مانو وما علینا الا البلاغ اللہ خوب جانتا ہے کہ اگر ہمارے ہاتہہ کو قدرت ہوتی تو ہم سارے منکرات شہر سے کیا بلکہ سارے جہان سے اوٹہادیتے حدود شرعی کا ڈنکا بجادیتے مگر کیا کرین کہ ہاتہہ سے ظلمہ فسقہ کے مجبور مقہور رہے ہین اللہم اغفر

بیان عیب چھپانے کا

ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ جسنے عیب چھپایا کسی مسلمان کا عیب چھپاویگا
اوسکا اللہ دنیا وآخرت مین دوسرا لفظ یہہ ہے نہین چھپاتا کوئی بندہ عیب کسی شخص کا دنیا
مین مگر چھپاتا ہے اللہ عیب اوسکا دن قیامت کے روایۃ مسلم عیب پوشی یون ہوتی ہے
کہ کسیکو کوئی کام برا کرتے دیکھے تو دوسرے شخص کو اوسکی خبر نکرے یہہ وہان ہوتا ہے جہان کسی نے
کوئی کام چھپ کر کیا ہے مگر جو آدمی کھلم کھلا گناہ کرتا ہے اوسکو کوئی کیا چھپاویگا **ف**

دگر پردہ بر عیب ائی تن	کہ اومید دیردہ خویشتن

قرآن شریف مین فرمایا ہے واذا مروا باللغو مروا کراما جب تم کسی لغو کام پر گزرو تو
چشم پوشی کرجاؤ **ف**

اگر من ناجوان مردم بکردار	تو برمن چون جوانمردان گزر کن

عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے چھپایا کوئی عیب کسی شخص کا اوسنے گویا زندہ کیا ایک زندہ
درگور کو روایۃ ابن حبان عیب چھپانا کچھ خلاف نہی منکر کے نہین ہے اوسکو نصیحت کرے دوسرے
کو اوسکے گناہ پر اطلاع ندے ماعزنے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکر چار بار
اقرار زنا کا کیا تہا آپنے حکم رجم کا دیا ہزال سے کہا لو سترتہ بثوبک لکان خیرا لک
روایۃ ابوداؤد یعنی اگر تو اوسکے عیب کو اپنے کپڑے سے چھپا لیتا تو تیرے لئے اچھا ہوتا محمد
بن منکدر نے کہا ہزال نے ماعز سے کہا تہا کہ تو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جا یعنی یہہ کہنا ماعز سے کیا ضرور تہا چپ رہا ہوتا اوسکے عیب کو صلاح مذکور دیکر ظاہر ندکیا ہوتا
آجکل ہم ایسے لوگ دیکھتے ہین جو محفل مین بیٹھکر اپنے سارے اگلے پچھلے گناہ بہت خندہ پیشانی
سے ذکر کرتے ہین نہ شرم آتی ہے نہ حیا دامنگیر ہوتی ہے جو اپنا عیب نہین چھپاتا ہے وہ دوسرے
کا عیب کیا چھپاویگا نعوذ باللہ منہ اے اللہ تو ہمارے عیب چھپادے ہمارا ڈر نکال دے

آ ہین عقبہ بن عامر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے معلوم کی اپنے
بہائی سے کوئی بدی پہر چہپایا اوسکو چہپا دیگا اوسپر اللہ دن قیامت کے یعنی عیب اوسکے رواہ
الطبرانی فی الکبیر ابن عباس کا لفظ یہہ ہے جسنے چہپایا عیب اپنے بہائی کا چہپا دیگا اللہ
عیب اوسکا دن قیامت کے جسنے ظاہر کیا عیب اپنے بہائی کا ظاہر کریگا اللہ عیب اوسکا یہانتک
کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکے گہر کے رواہ ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی مسلمان مرد
یا عورت کو بدنام کرتا ہے تو اللہ اوسکو بہی گہر بیٹہے بدنام کردیتا ہے اسکا تجربہ ہو چکا ہے ایک بی بی
کو ہاتہ سے بعض اپنے بڑون کے بہت تکلیف پہونچی تہی وہ مر گئے یہہ بی بی ہمیشہ اونپر طعن لعن
کیا کرتی آخر یہہ دیکہا کہ بعد ایک بڑی نیکنامی کے اللہ نے گہر بیٹہے بدنام خلائق کردیا وہ رسوائی
جا بجا ہوئی جسکا کچہہ پایان نہین ہے محض ارادہ گناہ پر اللہ نے پردہ بی بی کا فاش کردیا
گناہ کرنے کی نوبت بہی نہ آئی انا للہ آ ابن عمر نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
منبر پر چڑہکر بلند آواز سے کہا اے گروہ اون لوگون کے جو اپنی زبان سے مسلمان ہین مگر ایمان
اونکے دل تک نہین پہونچا مت ایذا دو مسلمانون کو مت پیچہے پڑو اونکے عیبون کے جو کوئی تلاش
کرتا ہے عیب اپنے بہائی مسلمان کا تلاش کرتا ہے اللہ عیب اوسکا جسکا عیب اللہ نے تلاش
کیا وہ رسوا ہوگا اگرچہ اندر اپنے گہر کے کیون نہو رواہ الترمذی اسی کے لگ بہگ حدیث
ابی برزہ مین نزدیک ابوداؤد کے آیا ہے معاویہ مرفوعاً کہتے ہین تو اگر لوگون کی عیب جوئی کریگا
تو اونکو بگاڑ دیگا یا قریب بگاڑ کے کردیگا رواہ ابوداؤد فارسی کی مثل ہے عیب مردم نمودن
عیب خود بمردم نمودن ست سلف ہمیشہ عیوب اپنے نفس کے تلاش کرتے تہے نہ غیر کے اسکو ہنر
جانتے تہے اوسکو عیب سمجہتے تہے پہلے انسان آپکو تو بے عیب ثابت کرلے پہر کسی دوسرے کا عیب
دیکہے ع

خواہی کہ عیب ہائے تو برتو شود عیان	یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

ہینے ایک شخص کو دیکہا کہ ہمیشہ سارے جہان کی بدگوئی مین رہتا تہا اپنے بیگانون کا شکوہ کرنا

اوسکی عادت تہی کہ فلان نے ہم سے یہہ کیا فلان نے ہمکو یہہ ستایا فلان سے ہمکو یہہ ایذا پہونچی مگر کبہی یہہ نہ سُنا کہ ہمنے بہی کسیکو ستایا تہا یا اوسکا حق شرعی و عرفی ادا نہ کیا تہا اسلیے اسکی طرف سے یہہ ایذا و بدگمانی ہوئی اللهم احفظنا و بصرنا بعیوبنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ❊

بیان قائم کرنے حدود کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے قائم ہونا کسی حد کا زمین مین بہتر ہے واسطے زمین والون کے تیس دن کے۔ مینہ سے دوسری روایت مین چالیس راتین آئی ہین نسائی نے اس حدیث کو موقوفاً بہی روایت کیا ہے عبادہ بن صامت مرفوعاً کہتے ہین تم قائم کرو حدود کو قریب و بعید پر یعنی خویش و بیگانہ پر نہ پکڑے تمکو راہ خدا مین ملامت کسی ملامتگر کی رواہ ابن ماجة مراد یہی حد زنا حد سرقہ حد شرب حد لواطت حد قتل وغیرہ ہین جبکسی سے یہہ گناہ ہون خواہ وہ اپنا ہو یا غیر اوسپر حد واجب شرعی جاری کرنا موجب رحمت خدا کا ہے جب بسبب رشتہ داری کے چشم پوشی کی تو سمجہو کہ آخرت بگڑ گئی عائشہ کی حدیث مین قصہ زن مخزومیہ کا آیا ہے کہ جب اسامہ بن زید نے اوسکے لیے سفارش کی کہ اوسکا ہاتہہ کاٹا نجاوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو شفاعت کرتا ہے ایک حد مین حدود خدا سے پہر حکم دیا کہ اوسکا ہاتہہ کاٹا گیا پہر فرمایا اگلے لوگ جو تمسے پہلے تہے وہ اسیطرح پر ہلاک ہوئے کہ جب کسی شریف نے چوری کی تو اوسکو چہوڑ دیا جب کسی ضعیف نے چوری کی تو اوسپر حد قائم کی قسم ہے خدا کی اگر میری بیٹی چوری کرے تو مین اوسکا ہاتہہ بہی کاٹ ڈالون رواہ البخاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یون فرماتے ہین یہان امرا رؤسا کے گہر رات دن زنا کاری شرابخواری کا بل چلا کرتا ہے ہزار بار مستحق رجم کے ہوتے ہین جوتیان کہانے کا کام کیا کرتے ہین مجلسون مین بیٹہکر عیاشی پر فخر کیا کرتے ہین مرد علحدہ بڑ مارتے ہین عورتین علحدہ اپنے فحش کا ذکر کرتی ہین کہلم کہلا یار عاشق

موجود ہوتے ہین نہ کوئی حد قائم ہوتی ہے نہ کسیطرح کی تعزیر یہہ سب زبان کے مسلمان ہین نہ ایمان کے ٭

بیان ترک شرابخواری کا

حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین چھوڑتا کوئی بندہ میرے بندون مین سے پینا شراب کا میرے ڈر سے لیکن پلاؤنگا مین اوسکو حظیرۃ القدس سے رواہ احمد انس کا لفظ مرفوع یون ہے اللہ تعالے کہتا ہے جسنے ترک کیا شراب کو اور وہ قدرت رکھتا ہے اوسپر پلاؤنگا مین اوسکو حظیرۃ القدس سے رواہ البزار یعنی شراب طہور جنت کی اللہم ارزقنا انجام شرابخواری کا رسالہ بشارۃ الفساق مین لکھا گیا ہے مدمن خمر کو مثل بت پرست کے فرمایا ہے شرابی کو اوس دن دوزخیون کا پیپ لہو پلایا جاویگا سچ ہے انکی یہی قدر چاہیے

بیان حفظ شرمگاہ کا

یہہ حفظ منجملہ ان چھہ چیزون کے ہے جنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ضمانت جنت کی دی ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ وقت زنا کے ایمان زانی کا جدا ہوجاتا ہے رواہ البخاری بے شبہہ نامحرم عورت سے مزہ اوڑانا بے ایمانی ہوتی ہے نامحرم مرد سے ملنا ایمان کا برباد کرنا ہوتا ہے دوسری روایت مین یون ہے کہ جسنے زنا کیا اوسنے رسی اسلام کی اپنے گلے سے نکال ڈالی ہان اگر توبہ کریگا تو اللہ قبول کرنیوالا ہے معلوم ہوا کہ زانی غیر تائب مسلمان کامل نہین رہتا ہے زانیہ کی دعا قبول نہین ہوتی ہے زنا کو قرآن پاک مین ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے ابن عباس کی حدیث مین آیا ہے اے جوانو قریش کے تم نگاہ رکھو اپنی شرمگاہونکو زنا نکرو جسنے بچایا اپنے ستر کو اوسکے لئے جنت ہے رواہ الحاکم سہل بن سعد کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی ضامن ہو میرے لئے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دونو جبڑون اور دونون پاؤن کے

ہے مین ضامن ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا رواہ البخاری مراد زبان وستر ہے یعنی جو گناہ
زبان و شرمگاہ سے ہوتے ہین اونسے بچنا موجب ہے دخول جنت کا تیہ مضمون اور بہت حدیثون
مین بہی آیا ہے فساق کی بد اقبالی کو تو دیکھو کہ ایسا ضامن ملے پہر بہی یہہ جہنم ہی کو اپنے لئے پسند
کرین جنت پر لات مارین انا شئ عجیب ہے کل میسر لما خلق ❊

ہر کسے را بہر کارے ساختند	میل او اندر دلش انداختند

بیان عفو قتل وغیرہ کا

حدیث عدی بن ثابت مین مرفوعاً آیا ہے جسنے تصدق کیا کوئی خون یا کم اوس سے تو یہہ
کفارہ ہوگا اوسکا روز ولادت سے روز تصدق تک رواہ ابو یعلی معلوم ہوا کہ خون
بخشنے کا بڑا اجر ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے قاتل کو نہ بتایا مرزا مظہر جانجانان نے
اپنا خون معاف فرمایا ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین تین خصلتین ہین جس کسی شخص مین وہ ہونگی اوسکا
حساب آسان ہوگا اللہ اپنی رحمت سے اوسکو جنت مین لیجاویگا کہا کیا فرمایا دے تو اوسکو جو
تجھکو نہ دے مل تو اوس سے جو تجھہ سے نہ ملے عفو کر تو ظالم سے جب تو یہہ کام کریگا تو جنت مین
جاویگا رواہ البزار والحاکم بنحوہ عائشہ کی کوئی چیز چوری گئی تہی یہہ چور کو بد دعا
دینے لگین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو عقاب کو اوس سے کم نکر تیرا اجر آخرت
مین اس بد دعا سے گہٹ جاویگا معلوم ہوا کہ صبر یا عفو عمدہ چیز ہے بد دعا کرنے سے مظلوم کا
اجر ظالم کا گناہ مٹ جاتا یا گہٹ جاتا ہے ظلم کا بدلا یہی بد دعا ہو جاتی ہے ستم رسیدہ آخرت
مین خالی ہاتھہ رہجاتا ہے ❊

کتاب البر والصلة

بیان ماں باپ سے نیکی کرنیکا

ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے فرمایا
وقت پر نماز پڑہنا کہا پھر کونسا کام فرمایا ماں باپ سے نیکی کرنا کہا پھر کیا فرمایا راہ خدا مین جہاد
کرنا رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ بروالدین جہاد سے بہی بہتر ہے اس سے بڑہکر اگر کچہہ ہے تو
یہی نماز پڑہنا ہے اول وقت پر کیونکہ بیوقت کی نماز منافق کی نماز ہوتی ہے ابن عمرو کہتے ہین
ایک آدمی نے آنکر اجازت جہاد کی چاہی فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہین کہا ہان فرمایا تو اونہین
مین جہاد کر رواہ الشیخان یعنی بڑا جہاد تیرا یہہ ہے کہ تو اونکی خدمت مین کوشش بجالا دوسری
روایت مین ذکر ہجرت وجہاد کا آیا ہے پہر فرمایا تو اپنے والدین کے پاس جا اونسے اچہا برتاؤ
کر رواہ مسلم تیسری روایت یون ہے کہ اوسنے کہا مین بیعت ہجرت کو آیا ہون ماں باپ
کو روتا چہوڑ آیا ہون فرمایا تو اونکو جاکر ہنسا جسطرح کہ اونکو تو نے رلایا ہے رواہ ابوداؤد
انس کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا مین جہاد کرنا چاہتا ہون لکن طاقت نہین رکہتا فرمایا تیرے
ماں باپ مین کوئی باقی ہے کہا ہان میری ماں ہے فرمایا اوسکے ساتہہ راہ خدا مین نیکی کر جب تو
یہہ کام کریگا تو تو حاجی معتمر مجاہد ٹہیر جاویگا رواہ ابو یعلی والطبرانی فیہما واسنادہما
جید ابو امامہ کا لفظ یہہ ہے کہ ایک شخص نے کہا ماں باپ کا حق اولاد پر کیا ہے فرمایا وہ تیرے
بہشت و دوزخ ہین رواہ ابن ماجۃ معاویہ کہتے ہین جاہمہ نے آکر کہا مین جہاد کیا چاہتا
ہون آپسے مشورہ پوچہتا ہون فرمایا تیری ماں ہے کہا ہان فرمایا اوسکے پاس رہ جنت نزدیک
اوسکے پاؤن کے ہے رواہ النسائی طبرانی کا لفظ باسناد جید یون ہے کہ ماں باپ دونون
کو پوچہا پہر فرمایا الزمہما فان الجنۃ تحت ارجلہما ابو الدرداء سے کسی نے پوچہا کہ میری
عورت ہے میری ماں کہتی ہے کہ اوسکو طلاق دیدے انہون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے فرماتے تہے والد اوسط ابواب جنت ہے چاہے تو اس باب کو ضائع
کر یا نگاہ رکہہ رواہ الترمذی یعنی باپ بہشت کا باب ہے اسیطرح ماں بہی دوسری روایت
مین بجاے ماں کے باپ بہی آیا ہے ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پہر اوسنے طلاق

دیدی معلوم ہوا کہ مرد پر ماں باپ سے زیادہ کسی کا حق اطاعت نہین ہے جسطرح عورت پر
شوہر سے زیادہ کسیکا حق نہین ہوتا ہے ابن عمر اپنی بی بی کو چاہتے تھے عمر نے کہا اسکو چھوڑ دے
نہ مانا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا تو فرمایا طلاق دے اوسکو رواہ ابو داؤد
حدیث انس بن مالک مین مرفوعاً آیا ہے کہ مجھسے فرمایا جسکو یہ بات خوش آوے کہ اوسکی عمر بڑہے
رزق زیادہ ہو تو وہ ماں باپ سے سلوک کرے صلہ رحم بجا لائے رواہ احمد انگلستان مین
آجکل عمر کا بیمہ لیا جاتا ہے حالانکہ بے دستاویز ہوتا ہے یہ بیمہ حدیث صادق مصدوق کا ہے
سو جس کسیکو عمر و رزق کی افزائش منظور ہو وہ یہ کام کرے ہمنے اسکو آزما لیا ہے تمہارا جی
چاہے تو تم بھی آزما لو معاذ بن انس کی روایت مرفوع مین بارہ والدین کو یہ دعا دی ہے طوبیٰ
لہ زاد اللہ فی عمرہ رواہ الحاکم یہ اوسکی دعا ہے جسکی دعا کبھی رد نہو ثوبان کا لفظ
مرفوع یون ہے نہین پھیرتی تقدیر کو مگر دعا نہین بڑہاتی عمر کو مگر نیکی رواہ ابن حبان یہی مضمون
حدیث سلمان مین مرفوعاً نزدیک ترمذی کے بھی آیا ہے ابو ہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ خاک پڑے
اوسکی ناک پر یہ کلمہ دوبار فرمایا کہا اے رسول خدا کسکی ناک پر فرمایا اوس شخص کی ناک پر جسنے
پایا ماں باپ یا ایک کو اون دونون مین سے نزدیک بڑہاپے کے پھر جنت مین نہ گیا رواہ مسلم
مین پانچ برس کا تہا جب میرے باپ مر گئے ماں کو بڑہاپے تک پایا وہ مجھسے راضی گئین اللہ مجھکو
بخشے اونکو جنت الفردوس دے اللہم آمین دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعاً یہ ہے ایک آدمی نے
کہا اے رسول خدا کون سب سے زیادہ حقدار اچھے برتاؤ کا ہے فرمایا ماں تیری کہا پھر کون فرمایا تیری
ماں کہا پھر کون فرمایا وہی ماں تیری کہا پھر کون فرمایا باپ تیرا رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ ماں
کا حق باپ سے تین گنا ہے و للہ الحمد اسماء بنت ابی بکر کی ماں مشرک تہین فرمایا اپنی ماں سے
صلہ رحم کر رواہ الشیخان یہ اسلئے کہ حق والدین کا اولاد پر بہت بڑا ہوتا ہے ابن عمر کا لفظ
مرفوع یہ ہے رضامندی اللہ کی باپ کی رضامندی مین ہے ناخوشی اللہ کی باپ کی ناخوشی
مین ہے رواہ الترمذی و رجح وقفہ و ابن حبان طبرانی کا لفظ حدیث ابی ہریرہ سے

یہہ ہے کہ طاعت خدا کی طاعت ہے والدین کی معصیت خدا کی معصیت ہے والدین کی بزار کا
لفظ ابن عمر یا ابن عمرو سے یون ہے کہ رضا خدا کی رضاے والدین مین ہوتی ہے غصّا خدا کا
والدین کے غصّے مین ہوتا ہے ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی آیا اوسنے کہا مینے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے
میری توبہ ہو سکتی ہے فرمایا تیری مان ہے کہا نہین فرمایا خالہ ہے کہا ہان فرمایا اوسی سے سلوک
کر رواہ الترمذی مالک بن ربیعہ کا لفظ یہہ ہے ایک آدمی نے آکر کہا کوئی نیکی مان باپ سے
کرنا بعد اونکی موت کے باقی ہے فرمایا ہان نماز پڑہنا اونپر استغفار کرنا اونکے لئے پورا کرنا اونکے
عہد کا بعد اونکے صلہ رحم کرنا خاص اونکے سبب سے اکرام کرنا اونکے دوست کا رواہ ابوداؤد
ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اوسنے کہا ما اکثر ھذا یا رسول اللہ واطیبہ
فرمایا فاعمل بہ ابن عمر کو ایک گنوار مکے کے رستے مین ملا اوسنے سلام کیا انہون نے اوسکو اپنی
سواری کے گدہے پر سوار کر لیا اپنے سر کا عمامہ اوسکو دیا ابن دینار نے کہا یہہ لوگ گنوار ہین
تہوڑی سی چیز پر خوش ہو جاتے ہین ابن عمر نے کہا اسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تہا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے بڑی نیکوکاری یہہ ہے کہ اولاد باپ کے
دوستون سے نیکی کرے سلوک سے پیش آوے رواہ مسلم ابی بردہ کہتے ہین مین مدینہ مین
آیا میرے پاس ابن عمر آئے کہا تونے جانا کہ مین کیون آیا ہون مینے کہا نہین کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو یہہ بات پسند ہو کہ اپنے باپ کا صلہ رحم قبر مین کرے تو اخوان پدر
سے بعد پدر کے صلہ کرتا ہے تو میرے باپ اور تیرے بہائی سے دوستی تہی مین نے چاہا کہ مین
اوسکا صلہ کرون رواہ ابن حبان ایک وہ لوگ تہے جو مان باپ کے ملنے والون سے ملتے راہ
ورسم رکہتے محبت کرتے تہے ایک یہہ لوگ ہین جو مان باپ کو رات دن برا کہتے کوستے کاٹتے ہین یہہ
اونکے دوستون سے کیا خاک سلوک کرینگے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ یہہ بہی معلوم
ہوا کہ صلہ کچہہ دینے لینے ہی کا نام نہین ہے بشاشت سے ملنا خوش خوئی سے پیش آنا اپنے بزرگو
کے ملنے والون کا اکرام کرنا یہہ سب داخل صلہ رحم ہے ۔

بیان صلہ رحم کا یعنی سلوک کرنیکا ناتے والونسے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جو شخص ایمان رکہتا ہے اللہ و یوم آخر پر اوسکو چاہیئے کہ وہ صلہ رحم کرے مہمان کا اکرام کرے اچہی بات کہے ورنہ چپ رہے رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جس کسیکو یہہ بات خوش آوے کہ اوسکے رزق مین کشادگی ہو اوسکی عمر زیادہ ہو وہ صلہ رحم کرے رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یون ہے تم سیکہو اپنے نسب جسکے سبب سے صلہ رحم کرو صلہ رحم کرنا محبت ہے اہل مین زیادتی ہے مال مین زیادتی ہے عمر مین علی مرتضیٰ نے مرفوعًا کہا ہے جسکو یہہ بات خوش آوے کہ اوسکی عمر بڑہے رزق کشادہ ہو بری موت دور ہو وہ اللہ سے ڈرے صلہ رحم کرے اسکو عبد اللہ بن امام احمد نے زوائد مسند مین روایت کیا ہے و رواہ البزار ایضًا یہی مضمون حدیث ابن عباس مین نزدیک حاکم کے مرفوعًا توریت سے بہی آیا ہے ایک مرد خثعمی کی حدیث مرفوع مین صلہ رحم کو بعد ایمان کے احب اعمال الی اللہ قطیعت رحم کو بعد اشراک باللہ کے ابغض اعمال الی اللہ ٹہرایا ہے رواہ ابو یعلی ابو ایوب کہتے ہین سفر مین ایک اعرابی نے باگ ناقہ کی پکڑ کے کہا اے رسول خدا وہ کام بتاؤ جو جنت سے نزدیک دوزخ سے دور کردے فرمایا عبادت کر خدا کی کسی چیز کو شریک اوسکا نکر نماز پڑہ زکوٰۃ دے صلہ رحم کر ناقہ کی باگ چہوڑ دے دوسری روایت مین ہے کہ جب وہ چلدیا تو فرمایا اگر یہہ یون ہی کریگا جیسا مینے اسکو حکم دیا ہے تو جنت مین جاویگا رواہ الشیخان عائشہ کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے صلہ رحم حسن ہمسایگی حسن خلق گہرونکو آباد عمرونکو زیادہ کرتے ہین رواہ احمد دوسرا لفظ انکا یہہ ہے رحم لٹکا ہوا ہے عرش سے کہتا ہے جسنے ملایا مجہکو ملاویگا اوسکو اللہ جسنے کاٹا مجہکو کاٹیگا اوسکو اللہ رواہ الشیخان یہہ مضمون کئی لفظ سے کئی حدیثون مین آیا ہے قرآن مین فرمایا ہے فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا فى الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم معلوم ہوا کہ فساد ڈالنا زمین مین کاٹنا رحم کا موجب لعنت و کوری باطن ہے ابن عمرو

کا لفظ مرفوع یہ ہے واصل وہ نہین ہے جو مکافی ہے بلکہ وہ ہے کہ جب تو قطع رحم کرے
تو وہ اوسکو وصل کرے رواہ البخاری حدیث ام کلثوم بنت عقبہ مین مرفوعاً آیا ہے افضل
صدقہ وہ ہے جو ذی رحم دشمن کو دیا جاتا ہے رواہ ابن خزیمة ابوبکرہ کی حدیث مین آیا ہے
کوئی گناہ نہین جسکی سزا دنیا مین جلد ملے مگر بغی و قطع رحم رواہ الترمذی طبرانی کا لفظ
یہ ہے گھر والے فاجر ہوتے ہین مگر جبکہ وہ صلہ رحم کرتے ہین تو اونکا مال اونکی تعداد بڑہتی ہے
صلہ رحم کرنے والے محتاج نہین رہتے انتہٰے صلہ رحم کس سے کرے اسکا بیان صلاح ذات البین
مین لکہا گیا ہے ❊

بیان کفالت یتیم کا شفقت کرنیکا رانڈ پر مسکین پر

سہل بن سعد کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے مین اور کفیل یتیم کا جنت مین ہونگے یون پہر
سبابہ و وسطی سے اشارہ کیا رواہ البخاری دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے کہ وہ یتیم
اسکا ہو یا غیر کا رواہ مسلم ابن عباس نے مرفوعاً یون کہا ہے جسنے لیا کوئی یتیم مسلمانون
مین سے اپنے کہانے پینے کیطرف داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین البتہ مگر یہ کہ کوئی ایسا گناہ
کیا ہو کہ وہ بخشا نہ جاوے رواہ الترمذی حدیث مرفوع ابوموسیٰ مین آیا ہے جس
قوم کی رکابی پر یتیم ہوتا ہے شیطان اوس سے قریب نہین ہوتا اس حدیث غریب کو طبرانی
و اصبہانی نے روایت کیا ہے عوف بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے جو عورت رانڈ ہوئی اور
وہ صاحب منصب و جمال تہی اوسنے اپنی جان کو اپنے یتیمون پر روکا یہانتک کہ وہ اوس سے
جدا ہون یا مر جاوین تو مین اور وہ دونون جنت مین ہونگے اسطرح جیسے سبابہ و وسطی ہے
رواہ ابوداؤد مراد یہ ہے بسبب پرورش یتیمون کے نکاح نہ کیا عفت سے رہی ہم
دو بہائی تین خواہر یتیم تہے ہماری مان نے ہمکو پالا نکاح ثانی نہ کیا اللہ اسکا اجر اونکو بہرپور دے
اللہم آمین ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے مین سب سے پہلے دروازہ جنت کا کہولونگا دیکہونگا ایک

عورت مجھ سے آگے جاتی ہے مین کہونگا کہ کون ہے وہ کہیگی مین وہ عورت ہون کہ یتیمون پر بیٹھہ رہی تھی رواہ ابو یعلی ابو امامہ کی حدیث مین رفعاً آیا ہے جو کوئی کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے نہین پھیرتا مگر اللہ کے لیے تو اوسکو ہر بال پر حسنات ملتے ہین ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا کہ میرا دل بہت سخت ہے فرمایا تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر مسکین کو کہانا کہلا رواہ احمد

بیان ملاقات کرنیکا اہل صلاح و محبین سے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ایک آدمی کسی گاؤن کو ایک اپنے بہائی سے ملنے چلا اللہ نے اوسکے رستہ پر ایک فرشتہ کو بٹھا دیا اوسنے اوسکو کہا کہ کہان جاتا ہے کہا اس گاؤن مین ایک میرا بہائی ہے اوسکی ملاقات کو جاتا ہون کہا اوسکا کچھہ تجھپر احسان ہے جسکی پرورش چاہتا ہے کہا نہین مین اوسکو فقط اللہ کے لئے چاہتا ہون کہا مین خدا کا قاصد ہون تیری طرف آیا ہون پیغام یہہ ہے کہ اللہ نے تجھکو دوست رکھا جسطرح تو نے اوس شخص کو اللہ کے لئے دوست رکھا ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کسی عالم متقی خدا پرست سے ملنے کو جانا محض اللہ کے لئے اللہ کا دوستدار بناتا ہے زہے نصیب دوسرا لفظ انکا یہہ ہے جسنے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی بہائی کی اللہ کے لئے تو ایک منادی پکارتا ہے کہ تو بہی اچہا رہا تیرا چلنا بہی اچہا ہوا تو نے جنت مین اپنا گہر بنا لیا رواہ الترمذی معاذ بن جبل کی حدیث مین آیا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے واجب ہو گئی محبت میری اونکے لئے جو میرے سبب سے آپسمین محبت رکھتے ہین باہم اوٹھتے بیٹھتے ہین ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہین میری راہ مین خرچ اوٹھاتے ہین رواہ مالک۔

بیان اکرام مہمان کا

اوپر گزر چکا کہ جسکو ایمان ہے خدا و یوم آخر پر وہ مہمان کا اکرام کرے رواہ الشیخان عن

ابی ھریرۃ مرفوعاً ابن عمرو سے فرمایا تیرے مہمان کا تجہپر حق ہے الحدیث رواہ الشیخان
حدیث ابی ہریرہ مین قصتا ایک انصاری کا آیا ہے کہ اوسنے بچونکا کہانا چراغ گل کرکے مہمان کو
کہلادیا بچون کو بہلادیا خود بہوکا رہا صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالٰے نے تمہارے اس کام پر تعجب کیا رواہ الشیخان بطولہ اسی پر یہہ آیت اوتری و
یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ رواہ مسلم وغیرہ ٥

بزرگان مسافر بجان پرورند	کہ نام نکو شان بعالم برند		

ابی شریح کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ مہمانی تین دن ہے پہر بعد اوسکے صدقہ ہے مہمان
کو درست نہین کہ اس سے زیادہ نزدیک میزبان کے ٹہیرے اوسکو تنگ کرے رواہ الشیخان
یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک احمد وابو یعلی کے بہی آیا ہے دوسری روایت مین
یون ہے کہ جس قوم مین مہمان محرومی سے صبح کرے تو اوسکو پہونچتا ہے کہ بقدر اپنی مہمانی کے
لیلے کچہہ حرج نہین ہے رواہ احمد یہہ اوس مہمان کے واسطے ہے جو حاجتمند فاقہ ست
ہے مقدام بن معدیکرب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مہمان کی رات ہر مسلمان پر حق ہے جسکے گہر کسی
نے صبح کی اوسپر اوسکا اودہار ہے چاہے دے یا نہ دے رواہ ابوداؤد ٭

بیان پہلدار درخت لگانیکا

جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ لگاوے
کوئی درخت مگر جو کچہہ اوس درخت سے کہایا جاویگا وہ صدقہ ہے جو کچہہ چوری جاویگا وہ صدقہ
ہے جو کچہہ کوئی اوسمین سے لے لیگا وہ صدقہ ہے قیامت تک دوسری روایت یون ہے کہ جو
آدمی یا جانور یا پرندہ اوس مین سے کہاویگا وہ سب قیامت تک صدقہ ہے تیسری روایت مین
یون آیا ہے کہ جسنے کوئی چیز کاشت کی اب جو کوئی آدمی یا جانور کچہہ اوس سے کہاویگا وہ اوسکے
لئے صدقہ ہوگا رواہ مسلم یہی مضمون غرس وزرع کا حدیث انس مین بہی مرفوعاً صحیحین مین

آیا ہے منجملہ اون سات چیزون کے جنکا اجر بعد مرنے کے جاری رہتا ہے ایک لگانا درخت کا بھی ہے اسکو بزار و ابونعیم و بیہقی نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے اسیلئے چار دیواری باغ کا و روازہ بند کرنا تاکہ کوئی محتاج ہوکا نہ آسکے کچھہ نہ کہا سکے منع ہے ؀

بیان جود و سخا کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے جاہل سخی محبوب تر ہے خدا کو عابد بخیل سے رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ مومن فریب کہانیوالا اور کریم ہوتا ہے فاجر دہوکا دینے والا اور لئیم ہوتا ہے تیسرا لفظ یہہ ہے کہ جب تمہارے امیر اچھے ہون تمہارے آسودہ لوگ سخی ہون تمہارا کام مشورہ سے ہو تو پشت زمین تمہارے لیے شکم زمین سے بہتر ہے اور جب تمہارے امیر بد ہون تمہارے اغنیاء بخیل ہون تمہارے کام عورتون کے حوالہ ہون تو شکم زمین بہتر ہے تمہارے لیے پشت زمین سے رواہ الترمذی حسن کا لفظ مرسلاً یہہ ہے جب اللہ کسی قوم سے بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو حکمار کو والی کرتا ہے مال پاس سمحاء یعنی اسخیاء کے رکھتا ہے جب کسی قوم سے ارادہ شر کا کرتا ہے تو سفہار کو اونکا امیر بناتا ہے مال پاس بخیلون کے رکھتا ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ؀

بیان قضاء حوائج مسلمین کا مسلمانونکے دلکو خوش کرنیکا

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی ہوتا ہے کام مین اپنے بہائی کے اللہ اوسکے کام مین ہوتا ہے جو کوئی دور کرتا ہے کسی مسلمان سے کسی سختی کو دور کریگا اللہ اوسکی سختی کو دن قیامت کے رواہ الشیخان رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جو کوئی چلا ہمراہ کسی مظلوم کے یہانتک کہ ثابت کیا حق اوسکا تو ثابت رکھیگا اللہ پاؤن اوسکے پل صراط پر جس دن کہ قدم لڑکھڑائینگے اس زیادت کو ابن ابی الدنیا و اصفہانی نے بھی روایت کیا ہے دوسرا لفظ مرفوع ابن عمر کا یہہ ہے

اللہ کے بندے ہین جنکو خدا نے خاص کیا ہے ساتھ نعمتون کے واسطے منافع عباد کے اللہ
اونکو اوس نعمت مین رکھتا ہے جب تک کہ وہ اوسکو خرچ کئے جاتے ہین جب روکدیتے ہین تو
اللہ بھی اوس نعمت کو اونسے چھین لیتا ہے اونکے غیر کو حوالہ فرماتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا
والطبرانی فی الکبیر والاوسط ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے نہین کوئی بندہ جسکو خدا نے
کوئی نعمت دی پورا کیا اوس نعمت کو اوس پر پھر لوگون کی حاجتین اوسکی طرف لگائین وہ
رک گیا تو اوسنے گویا اوس نعمت کو زوال کے لئے پیش کیا رواہ الطبرانی ایک بزرگ نے
حدیدہ مین میرا حال سنکر مجھہ سے کہا من نعم اللہ علیکم حوائج الناس الیکم یہہ بھی ابن عباس
سے مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی چلتا ہے کام مین اپنے بھائی کے یہہ بہتر ہے اوسکے لئے دس برس
کے اعتکاف سے جسنے ایک دن اعتکاف کیا اللہ کے لئے کریگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان
نار کے تین خندق ہر خندق دور تر ہوگا مشرق مغرب سے رواہ الطبرانی حاکم کا لفظ
یہہ ہے اگر کوئی تم مین ہمراہ اپنے بھائی کے اوسکے کام نکالنے کو چلے تو یہہ افضل ہے دو ماہ اعتکاف
کرنے سے میری مسجد مین طبرانی کا لفظ زید بن ثابت سے مرفوعاً یون ہے اللہ ہمیشہ کام مین
ہے بندے کے جب تک کہ بندہ کام مین ہے اپنے بھائی کے ابو موسیٰ کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر مسلمان پر صدقہ ہے کہا گیا اگر نہ پاوے فرمایا اپنے ہاتھہ
سے کام کرے اپنی جان کو نفع دے خیرات کرے کہا اگر کچھہ بھی نکر سکے فرمایا کسی حاجتمند کی مدد
کرے کہا اگر یہہ بھی نہوسکے فرمایا امر بمعروف و خیر کرے کہا اگر یہہ بھی نہوسکے فرمایا شر سے باز رہے
کہ یہہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہے رواہ الشیخان عائشہ کی حدیث مرفوع یہہ ہے جو کوئی وصلہ
یعنی وسیلہ ہے اپنے بھائی مسلمان کا طرف بادشاہ کے کسی نیکی کے پہونچانے یا کسی مشکل کے
آسان کرنے مین تو اعانت کریگا اللہ اوسکی گزرنے پر پل صراط کے دن قیامت کو وقت دہسنے
قدمون کے رواہ ابن حبان انس مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی ملتا ہے اپنے بھائی مسلمان سے
محبوب بات لیکر جس سے اوسکو خوش کرے تو خوش کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کے رواہ الطبرانی

غرضکہ اعانت کسی مسلمان بہائی کی کسیطرح پر ہو درم یا قلم یا قدم سے اجر کثیر رکہتی ہے گو شفاعت اوسکی اثر کرے یا نکرے ایک عالم نے اس باب مین ایک چہل حدیث جمع کی ہے وللہ الحمد ؁

کتاب الادب وغیرہ

بیان شرم وحیا کا

ابن عمر کہتے ہین گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرد انصاری پر وہ نصیحت کرتا تہا اپنے بہائی کو مقدمہ حیا مین فرمایا چہوڑدے اسکو حیا از ایمان ہے رواہ الشیخان عمران بن حصین کا لفظ مرفوع یہہ ہے حیا نہین لاتی مگر خیر رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ حیا بالکل خیر ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعًا یون ہے کہ ایمان کچہہ اوپر ستر شعبے ہے افضل شعبہ کہنا ہے لا الہ الا اللہ کا ادنی شعبہ دور کرنا ہے ایذا کی چیز کا راہ سے حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا رواہ الشیخان معلوم ہوا جسکو حیا نہین ہوتی ہے اوسکا ایمان ناقص ہوتا ہے بیحیا لوگ اکثر بے ایمان ہوتے ہین دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ حیا ایمان ہے ایمان جنت مین ہے بدزبانی جفا ہے جفا دوزخ مین ہے رواہ الترمذی ابو امامہ مرفوعًا کہتے ہین شرم وعی ایمان ہے بدزبانی و بیان دو شعبے ہین نفاق کے رواہ الترمذی عی یہہ ہے کہ بات کرنے مین عاجز ہو بیان یہہ ہے کہ زبان خوب چلے عائشہ سے فرمایا حیا اگر کوئی آدمی ہوتا تو ایک مرد صالح ہوتا فحش اگر آدمی ہوتا تو برا آدمی ہوتا رواہ الطبرانی فیہما زید بن طلحہ مرفوعًا کہتے ہین ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اسلام کا خلق حیا ہے رواہ مالک انس کا لفظ یہہ ہے نہین ہوتا فحش کسی چیز مین مگر عیب دار کردیتا ہے اوسکو نہین ہوتی حیا کسی شے مین مگر زینت دار کردیتی ہے اوسکو رواہ الترمذی ابن عمر کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے حیا و ایمان کا ساتہہ ہے جب ایک چیز گئی تو دوسری بہی اوٹہہ گئی رواہ الحاکم ابن مسعود نے مرفوعًا کہا ہے تم شرماؤ خدا سے حق شرمانے کا کہا اے نبی اللہ

هم شرماتے هین والحمد لله فرمایا یهه بات نهین هے حیا الله سے حق حیا یهه هے که نگاه رکھے توسکو
اور جو اوسنے یاد کر لیا هے حفظ کرے تو شکم کا اور جو اوسنے جمع کیا هے یاد کرے تو موت و بوسیدگی
کو جو کوئی اراده کرتا هے آخرت کا وه چھوڑ دیتا هے زینت دنیا کو جسنے یهه کام کئے اوسنے پوری
شرم کی الله سے رواه الترمذی ٭

بیان حسن خلق کا

حدیث نواس بن سمعان مین حسن خلق کو نیکی ٹھیرایا هے رواه مسلم ابن عمرو مرفوعاً کهتے هین بهتر لوگ تم مین وه هین جنکے اخلاق بهت اچھے هین رواه الشیخان ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یهه هے کوئی چیز ترازو مین دن قیامت کے حسن خلق سے زیاده بھاری نهین هے الله دشمن رکھتا هے بدگو بدزبان کو رواه الترمذی ابو هریره کهتے هین رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم سے پوچھا گیا کون چیز لوگون کو جنت مین بهت لیجاتی هے فرمایا ڈر الله کا اور حسن خلق پوچھا کون چیز دوزخ مین بهت داخل کرتی هے فرمایا زبان و شرمگاه رواه الترمذی عائشه کا لفظ مرفوع یهه هے بڑے کامل ایمان مین وه مومن هین جنکا خلق بهت اچھا هے اپنے اهل پر بهت مهربان هین رواه الترمذی دوسرا لفظ انکا یهه هے که مومن حسن خلق کے سبب سے درجه صائم قائم کا پالیتا هے رواه ابو داؤد ابو هریره مرفوعاً کهتے هین الله پهونچا دیتا هے بندے کو بسبب حسن خلق کے درجه صوم و صلوٰة کو رواه الحاکم انس کی حدیث مرفوع مین یون آیا هے که آدمی اپنے حسن خلق سے بڑے درجے آخرت کو شرف منزلت کو پهونچتا هے اور وه ضعیف العباده هے بدخلقی سے اسفل درجه جهنم کو پهونچ جاتا هے صفوان بن سلیم مرفوعاً کهتے هین مین تمکو ایک سهل و آسان عبادت بدن پر نه بتاؤن چپ رهنا حسن خلق کرنا رواه ابن ابی الدنیا ابو العلاء بن الشخیر کهتے هین ایک آدمی نے سامنے آکر کها اے رسول خدا کون عمل افضل هے فرمایا حسن خلق پھر بائین طرف سے آکر یهی پوچھا فرمایا حسن خلق پھر پیچھے سے آکر یهی پوچھا ملتفت هوکر فرمایا تمکو کیا هوا هے که تو نهین سمجھتا

حسن خلق یہہ ہے کہ تو غصہ نکر اگر تجھ سے ہوسکے رواہ محمد بن نصر المروزی حدیث ابو امامہ
مین آیا ہے مین ضامن ہون گہر کا گرد جنت کے واسطے اوس شخص کے جو جھگڑا کرنا چھوڑ دے گو حق
پر ہو وسط جنت مین اوسکے لئے جسنے جھوٹ بولنا ترک کردیا اگرچہ ہنسی دل لگی سے ہو اعلا جنت مین
اوسکے لئے جسنے اپنے خلق کو درست کیا ہے رواہ ابوداؤد جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے بہت محبوب
بہت قریب میری مجلس سے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا جسکے اخلاق حسن ہین الحدیث رواہ الترمذی
اسی مضمون کو ابن حبان نے بہی ابن عمرو سے مرفوعاً روایت کیا ہے انس کہتے مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ملاقات ابوذر سے ہوئی فرمایا کیا مین تجھکو دو خصلتین ایسی نہ بتاؤن جو
پشت پر سبک ترازو مین اپنے غیر سے زیادہ بھاری ہین کہا ہان فرمایا تو لازم پکڑ حسن خلق طول
خاموشی کو قسم ہے خدا کی نہین عمل کیا خلائق نے مثل ان دونون کے رواہ ابو یعلی ابو ہریرہ کی حدیث
مین آپنے فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تمکو کہ تم مین کون آدمی بہت بہتر ہے کہا ہان فرمایا جسکی عمر بڑی ہو خلق
اچھا ہو رواہ ابن حبان اسامہ بن شریک کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بہت محبوب خدا کو بندون مین
وہ ہے جسکا خلق بہت اچھا ہے رواہ ابن حبان دوسری روایت یون ہے پوچھا سب سے بہتر آدمی
کو کیا چیز دی گئی ہے فرمایا خلق نیک معاذ بن جبل نے وقت جانے سفر کے وصیت چاہی فرمایا استقامت
کر خلق کو نیک کر رواہ ابن حبان ترمذی کا لفظ ابوذر سے مرفوعاً یون ہے تو ڈر اللہ سے جہان
کہین تو ہو بدی کے بعد نیکی کر وہ اوسکو مٹا دیگی لوگون سے اچھے خلق کے ساتھہ برتاؤ کر عائشہ کا
لفظ مرفوع یہہ ہے تم سب لوگون کی گنجائش اپنے مال سے نہین کر سکتے ہو لیکن کشادہ روئی و حسن
خلق تمہارا اونکی گنجایش کر سکتا ہے رواہ ابو یعلی حدیث ابو ثعلبہ خشنی مین مرفوعاً آیا ہے بہت بد خلق
وہ لوگ ہین جو بہت باتین بناتے ہین مونہہ بھر کے بات کرتے ہین زبان درازی کرتے ہین رواہ
احمد معلوم ہوا کہ ایسا آدمی اگر دعوی حسن خلق کا کرے تو صحیح نہین ہے حسن خلق کی علامت قلت
کلام با حیا تحمل ایذا ہوتا ہے رافع بن مکیث کا لفظ یہہ ہے کہ حسن خلق افزائش ہے سوء خلق نحوست
ہے نیکی عمر کو بڑھاتی ہے صدقہ بری موت کو دور کرتا ہے رواہ احمد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً

یہ دعا آئی ہے اللھم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق رواہ ابوداؤد

بیان نرمی و بیری و سلم کا

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین اللہ نرم ہے ہر امر مین نرمی کو دوست رکہتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے اللہ جو نرمی پر دیتا ہے وہ سختی پر نہین دیتا دوسرا لفظ یہہ ہے کہ نہین ہوتی نرمی کسی چیز مین مگر زینت دیدیتی ہے اوسکو نہین لیجاتی کسی چیز سے مگر عیب لگا دیتی ہے اوسکو رواہ مسلم ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسکو ملا حصہ اوسکا نرمی سے اوسکو ملا حصہ خیر کا جسکو یہہ حصہ نہ ملا وہ خیر سے محروم رہا رواہ الترمذی ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ دوست رکہتا ہے رفق کو پسند کرتا ہے اوسکو مدد دیتا ہے نرمی پر جو مدد نہین دیتا سختی پر رواہ الطبرانی عائشہ کا لفظ یہہ ہے کہ آپنے فرمایا اے عائشہ نرمی کر اللہ جب کسی گہر والون سے ارادہ بہلائی بہتری کا کرتا ہے تو اونپر رفق کو داخل کرتا ہے رواہ احمد ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد مین پیشاب کر دیا لوگ اوسکو گہرکنے لگے فرمایا کچہہ مت کہو ایک ڈول پانی کا بہادو تم آسانی کرنیوالے بنائے گئے ہو نہ مشکل مین ڈالنے والے رواہ البخاری انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم آسانی کرو مشکل مین نہ ڈالو نفرت نہ دلاؤ رواہ الشیخان ابن مسعود کی حدیث مین فرمایا ہے جہنم حرام ہے ہر شخص ہین لین سہل پر رواہ الترمذی انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے دیری طرف سے اللہ کے ہے شتابی طرف سے شیطان کے اللہ سے زیادہ کوئی عذر قبول کرنیوالا نہین ہے نہ کوئی چیز حمد سے زیادہ اوسکو محبوب ہے رواہ ابو یعلی

حد را با تو نسبتے ست درست	بر در ہر کہ رفت بر در تست

ابن مسعود کہتے ہین گویا مین دیکہتا ہون طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ حکایت کرتے ہین ایک نبی کی جنکو اونکی قوم نے خون آلودہ کیا تہا وہ چہرہ سے خون پونچہتے جاتے تہے اور کہتے تہے اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون رواہ الشیخان ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع

یہہ ہے کہ وہ پہلوان نہین ہے جو کسی شخص کو پچھاڑ دیتا ہے پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصے کیوقت اپنی جان کو قابو مین رکھتا ہے رواہ الشیخان ❊

بیان کشادہ روئی خوش کلامی کا

حدیث ابو ذر مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو حقیر نجان کسی معروف کو بھی سہی کہ تو اپنے بھائی سے بکشادہ روئی ملے رواہ مسلم جابر کا لفظ یہہ ہے کہ تو اپنے ڈول سے اوسکے ڈول مین پانی ڈالدے رواہ الترمذی ابو ذر کا لفظ یہہ ہے تبسم کرنا تیرا سامنے تیرے بھائی کے صدقہ ہے واسطے تیرے الحدیث رواہ الترمذی ابن حبان کا لفظ یہہ ہے کہ نابینا کی مدد کرنا صدقہ ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کلمہ طیبہ صدقہ ہے یعنی اچھی بات کہنا رواہ الشیخان عدی بن حاتم کا لفظ یہہ ہے تم بچو آگ سے آدہی کہجور ہی دیکر یہہ بھی نملے تو کوئی اچھی بات کہدو رواہ الشیخان یہہ سب الفاظ مرفوعا آئے ہین ❊

بیان افشا سلام کا

ابن عمرو نے مرفوعا کہا ہے کہ بہتر اسلام یہہ ہے کہ کہانا کہلا وے ہر شناسا و ناشناسا پر سلام کہے رواہ الشیخان ابو ہریرہ کی حدیث مرفوع یہہ ہے کیا مین تمکو ایسی بات نہ بتاؤن جس سے تم آپس مین دوستدار ہوجاؤ تم سلام پہیلایا کرو رواہ مسلم اسی مضمون کو بزار نے ابو الزبیر سے بھی مرفوعا روایت کیا ہے براء بن عازب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ تم سلام پہیلاؤ سلامت رہوگے رواہ ابن حبان حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے مسلمان کا حق مسلمان پر یہہ ہے کہ سلام کا جواب دے بیمار کی عیادت کرے جنازہ کے ہمراہ جائے دعوت قبول کرے چھینک کا جواب دے رواہ الشیخان یہہ پانچ کام ہوئے چھٹا کام نزدیک مسلم کے یہہ آیا ہے کہ جب وہ نصیحت چاہے تو اوسکو نصیحت کرے یعنی خیر خواہی کی بات بتادے

خواہم کہ بآن تازہ گل از روے نصیحت	گویند کہ با ہر خس وخارے ننشیند
لکن بطریقے کہ ز ما خاک نشینان	بر دامن او ہیچ غبارے ننشیند

ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین قریب تر خدا سے وہ لوگ ہین جو پہلے سلام کرتے ہین رواہ ابوداؤد والترمذی جابر کی حدیث مین فرمایا ہے سوار چلنے والے پر چلنے والا بیٹھے پر سلام کرے جو پہلے سلام کریگا وہی افضل ہے رواہ ابن حبان ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ سلام نام ہے اللہ کا اس نام پاک کو اوسنے زمین مین رکہا ہے سو تم اسکو پہیلاؤ الحدیث رواہ البزار انس بن مالک نے کہا ہے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے کوئی درخت آجاتا پہر جب سامنے ہوتے تو بعض ہمارے بعض پر سلام کرتے رواہ الطبرانی حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے ایک آدمی نے آکر کہا السلام علیکم اوسکا جواب دیا دوسرا آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا یہہ بیس نیکیان ہوئین تیسرا آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا یہہ تیس ہوئین رواہ ابوداؤد دوسرا لفظ یہہ ہے بڑا عاجز وہ شخص ہے جو دعا مین عاجز ہے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام مین بخل کرتا ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط معلوم ہوا کہ سلام کرنا بہت بڑی سنت ہے اسکی جگہہ کوئی لفظ قائم مقام نہین ہوسکتا ہے بندگی کہنا قریب کفر ہے باقی الفاظ بدعت ہین •

بیان مصافحہ کا

حدیث براء بن عازب مین مرفوعاً آیا ہے نہین ملتے دو مسلمان پہر مصافحہ کرتے ہین مگر بخشد یتا ہے اونکو اللہ الگ ہونے سے پہلے رواہ ابوداؤد دوسری روایت مین ذکر حمد و استغفار کرنے کا بہی وقت مصافحہ کے آیا ہے انس کہتے ہین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ملتے مصافحہ کرتے جب سفر سے پہر کر آتے معانقہ کرتے رواہ الطبرانی حدیث مرفوع حذیفہ بن الیمان سے معلوم ہوا کہ جب دو مومن ملتے ہین پہر سلام کرکے ایک دوسرے کا مصافحہ کے لئے

سلف کی عادت تھی کہ وقت مصافحہ کے [illegible] کہتے تھے ۱۲

ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو دونون کی خطائین ایسی جھڑ جاتی ہین جیسے درخت کے پتے رواہ الطبرانی فی الاوسط ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ پورا اسلام یہہ ہے کہ ہاتھ پکڑے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے حدیث مین ذکر مصافحہ کا ایک ہی ہاتھ سے آیا ہے دونون ہاتھ سے مصافحہ کرنا بعض سلف سے ماثور ہے نہ سنت مرفوع سے واللہ اعلم +

بیان گوشہ گزینی کا وقت عدم امن کے

سعد بن ابی وقاص مرفوعاً کہتے ہین اللہ دوست رکھتا ہے بندہ پرہیزگار آسودہ نفس نہان کو رواہ مسلم ابوسعید خدری کا لفظ یہہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا کون آدمی افضل ہے فرمایا وہ مومن جو جان مال سے راہ خدا مین جہاد کرتا ہے کہا پھر کون فرمایا وہ شخص جو کنارہ گیر گوشہ گزین ہے کسی گھاٹی مین عبادت کرتا ہے اپنے رب کی ؏

آنکس کہ بخانہ نیم نانے دارد		در گوشۂ شہر آشیانے دارد	
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے		انصاف بدہ چہ خوش جہانے دارد	

دوسری روایت مین یون ہے کہ ڈرتا ہے اللہ سے چھوڑتا ہے لوگون کو اپنی شر سے رواہ الشیخان تیسری روایت اسطرح پر آئی ہے قریب ہے کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان لئے پھرتا ہے اونکو پہاڑونکی چوٹی پر پانی کی جگہون مین بھاگتا ہے اپنے دین کو فتنون سے بچا کر رواہ البخاری چوتھی روایت اس لفظ سے ہے کہ اچھی معاش والا وہ شخص ہے جو کچھہ بکریان لئے ہوئے کسی دامن کوہ یا کسی شکم وادی مین پڑا پھرتا ہے نماز پڑھتا زکوۃ دیتا خدا کی عبادت کرتا ہے مرنے تک لوگون سے سوائے بھلائی کے کسی بات مین نہین ہے رواہ مسلم حدیث معاذ بن جبل مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص بیٹھہ رہا اپنے گھر مین غیبت نہین کرتا کسی انسان کی اوسکا ضامن اللہ ہے رواہ ابن حبان طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ بیٹھا اپنے گھر مین لوگ اوس سے سلامت رہے وہ لوگون سے سلامت رہا عقبہ بن عامر نے کہا اے رسول خدا نجات

کس بات مین ہے فرمایا روک اپنی زبان کو سمائے تجھکو گھر تیرا اور واپنی خطا پر رواہ الترمذی
ابو موسی کی حدیث مین فرمایا ہے تمہارے سامنے فتنے ہین جیسے اندہیری رات کے ٹکڑے صبح کریگا
اونمین کوئی آدمی مومن ہوکر شام کریگا کافر بنکر کوئی شام کریگا مومن رہکر صبح کریگا کافر ہوکر
بیٹھا شخص بہتر ہے اوسمین قائم سے کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے چلنے والا بہتر ہے دوڑنیوالے
سے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا ہو جاؤ تم ٹاٹ اپنے گھرونکے رواہ ابو داؤد منذری نے
کہا اس مقدمہ مین بہت حدیثین صحاح مین آئی ہین انتہے معلوم ہوا کہ عزلت وقت فتنہ کے
واجب ہے اسلئے کہ صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جب ہر طرف سے فتنہ برپا ہو جسطرح کہ
آجکل کا حال ہے تو اوسوقت گوشہ گزینی خانہ نشینی ہی نجات دینے والی ہے اسیلئے حدیث
مقداد بن اسود مین مرفوعاً آیا ہے کہ سعید وہ شخص ہے جو بچا فتنون سے تین بار یہی کلمہ فرمایا
پھر کہا جو شخص پھنس گیا اور اوسنے صبر کیا تو افسوس ہے رواہ ابو داؤد ابن عباس کہتے ہین
ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے تھے فتنہ کا ذکر آیا فرمایا جب تم لوگونکو دیکھو
کہ اونکے اقرار گزبڑ ہوگئے اونکی امانتین ہلکی پڑگئین انگلیون مین انگلیان ڈالکر کہا کہ وہ
اسطرح پر ہوگئے مینے کہا مین آپ پر قربان اوسوقت مین کیا کرون فرمایا اپنے گھر مین بیٹھ رہ
اپنی جان پر رو معروف کو پکڑ منکر کو چھوڑ تو خاص اپنی جان کا کام کر عام کا کام چھوڑ دے
رواہ ابو داؤد وہ فتنے جنمین امر عزلت کا حکم فرمایا ہے اب رات دن مینہہ کیطرح برستے ہین
ایسے وقت مین سکوت ولزوم بیوت مسلم الثبوت ہے معاذ نے مرفوعاً کہا ہے اللہ دوست
رکھتا ہے ابرار اتقیا اخفیا کو کہ جب وہ غائب ہون کوئی اونکو تلاش نکرے جب حاضر ہون
تو کوئی اونکو نہ پہچانے دل اونکے ہدایت کے چراغ ہین یہہ لوگ ہر اندہیری زمین سے نکلتے ہین
رواہ الحاکم حدیث عمران بن حصین مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی منقطع ہوا طرف اللہ کے
کفایت کرتا ہے اللہ اوسکے مونت کو رزق دیتا ہے اوسکو وہان سے جہان کا گمان نہین
ہے جو کوئی منقطع ہوا طرف دنیا کے اللہ اوسکو حوالہ دنیا کر دیتا ہے رواہ الطبرانی وابو الشیخ

فی الثواب معلوم ہوا کہ خدا کے لئے اور فتنے سے بچنے کے واسطے گوشہ گزینی اختیار کرنا موجب کفالت
الٰہی رزق خدا داد کا ہے و للہ الحمد کوئی یہہ نہ سمجھے کہ اگر ہم سبکو چھوڑ کر کسی جھوپڑے مین بیٹھہ رہینگے
تو ہمارا کام نہ چلیگا ہمکو رزق نہ ملیگا بلکہ ایسے شخص کا خود اللہ کفیل ہو جاتا ہے **ف** خدا خود دہد
سامان ست اسباب توکل را ؛

بیان غصّا پیجانے کا

ابو الدرداء کہتے ہین ایک شخص نے کہا وہ کام بتاؤ جس سے جنت ملے فرمایا تو غصّا نہ کیا کر تجہکو جنت
ملیگی رواہ الطبرانی ابن عمر نے پوچھا خدا کے غضب سے کون چیز علحدہ رکھتی ہے فرمایا غصّا نکر
رواہ احمد و ابن حبان پہلوان کی حدیث اوپر گزر چکی ہے ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کہ کسی گھونٹ
کا اجر نزدیک خدا کے اوتنا بڑا نہین ہے جتنا کہ غصے کے گھونٹ کا ہے واسطے رضاے الٰہی کے
رواہ ابن ماجۃ **ع** صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد **؎** معاذ بن انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا
ہے جو شخص پی گیا غصے کو اور وہ اوسکے جاری کرنے پر قادر ہے تو اللہ اوسکو سامنے ساری خلق
کے بلا کر اختیار دیگا کہ جس حور عین کو چاہے پسند کر لے رواہ ابو داؤد علاج غصے کا حدیث ابی ذر
مین مرفوعاً یہہ آیا ہے کہ جب تم مین کسیکو غصہ آوے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھہ جاوے غصہ جاتا رہیگا
ورنہ لیٹ جاوے اسکو بھی ابو داؤد نے روایت کیا ہے سلیمان بن صرد کی روایت مین یون آیا ہے
کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے رواہ الشیخان عطیہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ غصہ
طرف سے شیطان کے ہوتا ہے شیطان آگ سے بنا ہے آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے سو جب کسیکو
تم مین سے غصہ آوے تو وضو کرے رواہ ابو داؤد یہہ سب تین علاج ہوئے ؛

بیان صلح کرا دینے کا لوگون مین

حدیث ابو الدرداء مین مرفوعاً آیا ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو اوس بات کی جو روزہ نماز و صدقہ کے

درجے سے افضل ہے کہا ہان فرمایا آپسمین صلح کرا دینا فساد یا ہمی مونڈنے والا ہوتا ہے رواه ابوداؤد
والترمذی دوسری روایت مین ہے کہ یہہ کچھہ بال ہی کو نہین مونڈتا بلکہ دین کو مونڈ ڈالتا ہے
ام کلثوم دختر عقبہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین جھوٹ بولا وہ
شخص جسنے صلح کے لئے کوئی بات بنائی دوسری روایت یون ہے وہ دروغگو نہین ہے جو درمیان
لوگون کے صلح کراتا ہے اچھی بات کہتا ہے رواه ابوداؤد ابن عمرو کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے
افضل صدقہ اصلاح ذات البین ہے رواه الطبرانی والبزار گہر مین بڑی ضرورت اصلاح کی یہہ
ہوتی ہے کہ کوئی شخص میان بی بی کے بیچ مین صلح کرادے اسکا بڑا اجر ہے جسطرح کہ ان دونون کے آپسمین
لڑائی کرانا موجب لعنت کا ہے رسالہ اصلاح ذات البین دیکھو حقوق شوہر زنانکو اچھی طرح معلوم کرو

بیان منع غیبت کا

معائب غیبت کے رسالہ بشارة الفساق مین لکھے گئے ہین یہان مقصود بیان کرنا منع غیبت کا
ہے ابوالدرداء کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رد کیا اپنے بہائی کی
آبرو سے تو کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ دوزخ کی دن قیامت کے رواه الترمذی یہہ حدیث
معاذ بن انس کی اوپر گزر چکی ہے کہ جو کوئی کسی مومن کو کسی منافق سے بچاویگا تو اللہ کا ایکفرشتہ
اوسکے گوشت پوست کو آگ جہنم سے نگاه رکھیگا رواه ابوداؤد جابر و ابوطلحہ کہتے ہین نہین کوئی
مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی ایسی جگہہ جہان کہ اوسکی آبرو جاتی ہو مگر مدد کریگا اللہ اوسکی
وہان جہان کہ وہ اپنی مدد کو دوست رکھتا ہے رواه ابوداؤد مسلمان کو چاہئے کہ جس کسی
مجلس مین کسی مسلمان کی غیبت کیجاتی ہو اوس غیبت کو رد کرے اگر نکر سکے تو نہ سنے اوٹھہ جاوے
وباللہ التوفیق ❊

بیان خاموشی کا

ابو موسیٰ نے کہا اے رسول خدا کونسے مسلمان افضل ہین فرمایا وہ لوگ جنکی زبان و ہاتھ سے مسلمان سلامت رہتے ہین اسکو شیخین نے روایت کیا ہے یہی مضمون صحیحین مین مرفوعاً روایت ابن عمرو سے بھی آیا ہے اتنا اور بڑھایا ہے کہ مہاجر وہ ہے جسنے اللہ کی منع کی ہوئی چیزون کو چھوڑ دیا ابن مسعود نے پوچھا تھا کونسے عمل افضل ہین فرمایا نماز وقت پر کہا پھر کیا فرمایا یہہ کہ لوگ تیری زبان سے سلامت رہین رواہ الطبرانی ایک اعرابی سے کہا تجھہ سے کچھہ نہین بنتا تو تو اپنی زبان ہی کو روک رواہ ابن حبان حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جسکو بچایا خدا نے بدی سے زبان و ستر کے وہ جنت مین جاویگا رواہ الترمذی ابن مسعود نے کہا قسم ہے خدا کی زمین پر کوئی چیز زبان سے زیادہ تر لائق قید کرنے کے نہین ہے رواہ الطبرانی موقوفاً ۹

زبان بریدہ بکنجی نشستہ صم بکم		بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم	

سفیان ثقفی نے کہا آپکو کس چیز کا ڈر مجھپر زیادہ تر ہے اپنی زبان پکڑکر فرمایا کہ اسکا دوسری روایت مین ہے کہ مینے کہا کس چیز سے زیادہ بچون زبان کیطرف اشارہ کیا رواہ ابو الشیخ فی الثواب ۹

بخاطر ہیچ مضمون بہ ز لب بستن نمی آید		خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید	

حدیث طویل معاذ بن جبل مین فرمایا ہے کہ سبکا گر یہہ زبان ہے اسکو روک انھون نے کہا کیا ہم بات کرنے پر بھی پکڑے جاتے ہین فرمایا روے تجھکو مان تیری آگ مین اوندھے مونہہ کسنے گرایا ہے سوا اس زبان کی کمائی کے رواہ الترمذی زبان کا روکنا یہی ہے کہ مونہہ سے بری بات نہ نکالے جب کہے تو اچھی بہتر بات ہی کہے بکواس نکرے فحش نہ بکے گالی نہ دے تبرا نکرے بد دعا نہ نکالے غیبت کذب سے بچے ہنسی ٹھٹھا بیجا نکرے ابو ذر سے فرمایا تو بہت چپکا رہا کر یہہ سکوت شیطان کو روکتا ہے تجھکو دین کے کام مین مدد دیتا ہے اسحدیث رواہ ابن حبان والحاکم ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جب ابن آدم صبح کرتا ہے سارے اعضا زبان کی تکفیر کرتے ہین کہتے ہین ڈر خدا سے ہمارے حق مین ہم تیرے ساتھہ ہین تو سیدھی ہوئی تو ہم بھی سیدھے رہینگے

تو تیزی چلے تو ہم بھی ٹیڑہے چلیں گے رواہ الترمذی اہل علم نے کہا ہے زبان کا جرم بکسر جیم
چھوٹا ہے جرم بضم جیم بڑا ہے حدیث عبد اللہ میں آیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے اکثر خطا ابن آدم
کی اسی زبان سے ہوتی ہے رواہ الطبرانی ابو بکر صدیق کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ
بدن میں کوئی چیز نہیں ہے مگر تیزی زبان کی شکایت کرتی ہے رواہ البیہقی ابن عمر کا لفظ
مرفوع یہہ ہے جو خاموش رہا اوسنے نجات پائی رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یوں
ہے کہ آدمی کوئی بات کہہ ڈالتا ہے کچہہ سوچتا سمجھتا نہیں ہے اوس بات کے سبب نار میں جاگرتا
ہے مشرق مغرب سے بھی دور تر رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ ستر برس کی راہ
نیچے جا پڑتا ہے

ہر چہ آمد بزبانت گفتی		ہر چہ آمد بدہانت خوردی	
دیگرے را چہ گناہ ست کہ تو		خویش را خویش بدوزخ بردی	

انس بن مالک کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی
کسی قوم کو اپنی بات سے ہنساتا ہے یا اپنے یاروں کو تو وہ آسمان پر سے نیچے گرجاتا ہے اللہ
اوسپر خفا ہوتا ہے بے جہنم میں داخل کئے راضی نہیں ہوتا ہے رواہ ابو الشیخ بلال بن حارث
مزنی نے مرفوعاً کہا ہے آدمی کوئی بات رضاے خدا کی کہتا ہے وہ گمان نہیں کرتا کہ کہانتک پہنچیگی
اوسکے سبب قیامت تک اللہ اوس سے راضی رہتا ہے الحدیث رواہ مالک والترمذی
ابو ہریرہ کی حدیث میں آیا ہے اسلام کی خوبی یہہ ہے کہ بیفائدہ بات چھوڑ دے رواہ الترمذی
ام حبیبہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ہر بات آدمی کی وبال ہے اوسپر مگر امر بمعروف یا نہی عن المنکر یا ذکر
خدا رواہ الترمذی مغیرہ بن شعبہ مرفوعاً کہتے ہیں اللہ تعالی تین امر کو مکروہ رکھتا ایک قیل
قال دوسری اضاعت مال تیسری کثرت سوال رواہ البخاری ومسلم انس کی حدیث میں
آیا ہے کہ ایک آدمی مرگیا دوسرے نے کہا تجھے بشارت ہو جنت کی آپنے فرمایا تجھے کیا خبر اوسنے
کوئی بیفائدہ بات کہی ہو یا بخل کیا ہو رواہ الترمذی ابو یعلی کی روایت میں یوں آیا ہے

کہ وہ آدمی دن احد کے شہید ہوا تہا ✦

بیان خاکساری کا

عیاض بن حمار نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے مجھکو سندیسا بھیجا ہے کہ تم لوگ خاکساری کیا کرو کوئی شخص کسی شخص پر نہ فخر کرے نہ بغاوت رواہ مسلم و ابوداؤد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین گھٹتا مال صدقہ دینے سے نہین بڑہتی بندہ کو عفو کرنے سے مگر عزت تواضع نہ کی کسی نے خدا کے لئے مگر بلند کر دیا اوسکو خدا نے رواہ مسلم

دیکہا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے	جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

ثوبان نے مرفوعاً کہا ہے جو شخص مرگیا اور وہ بری تہا غرور وخیانت وقرض سے وہ جنت مین گیا رواہ الترمذی ابوسعید کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے خاکساری کی واسطے اللہ کے ایک درجہ بلند کرتا ہے اللہ درجہ اوسکا یہانتک کہ اوسکو اعلی علیین تک پہونچاتا ہے الحدیث رواہ ابن حبان سراقہ بن مالک مرفوعاً کہتے ہین کہ جنت والے یہی ضعیف مغلوب لوگ ہونگے رواہ احمد دوسرا لفظ یہ ہے کہ بہتر بندے خدا کے یہی ضعیف مستضعف دو پرانی چادر والے ہین جنکی کچہ پروا نہین کیجاتی تہی اگر خدا پر قسم کہا بیٹہین تو اللہ انکو سچا کر دے رواہ احمد ابوسعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جنت ونار مین حجت ہوئی نار نے کہا مجہہ مین جبار متکبر لوگ ہونگے جنت نے کہا مجہہ مین ضعفا مسلین ومساکین ہونگے اللہ نے ان دونون کے بیچ مین یون فیصلہ کیا کہ تو اے جنت میری رحمت ہے جسپر چاہون تجہہ سے رحمت کرون تو اے نار میرا عذاب ہے جسکو چاہون تجہہ سے عذاب دون مین تم دونون کو بہر دونگا رواہ مسلم ۹

کجا خود شکر این نعمت گزارم	کہ زور مردم آزاری ندارم

حدیث مرفوع ابوہریرہ مین آیا ہے اللہ نے تم سے کبر جاہلیت فخر آبا کو دور کر دیا اب نہین مگر مومن تقی یا فاجر شقی سب لوگ اولاد آدم ہین آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہین رواہ الترمذی

یعنی پیر فخر کیسا تیہ بلا ونہین لوگون کو لگتی ہے جو اولاد دنیا اعاذ آخرت ہین اللھم احفظنا

بیان سچ بولنے کا

منجملہ اون چھہ چیزون کے جنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث عبادہ بن صامت
مین ضمانت جنت کی دی ہے ایک سچ بولنا ہی ہے تیہ حدیث بروایت ابن حبان پہلے گزرچکی
ہے انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم قبول کرو میرے لیے چھہ چیزون کو مین قبول کرتا ہون
تمہارے لیے جنت کو جب بات کرے کوئی شخص تم مین کا تو جھوٹ نہ بولے جب وعدہ کرے تو خلاف
نکرے جب امین ٹہیرے تو خیانت نکرے تم چشم پوشی کرو ہاتھون کو روکو شرمگاہونکو بچاؤ رواہ
ابن ابی شیبۃ وابو یعلی ابن عمرو کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے چار چیزین ہین جب تیرے اندر ہون تو پہر تجہپر کچھہ ضرر نہین ہے کچھہ ہی دنیا سے فوت
کیون نہو جاوے ایک حفظ امانت دوسرے صدق حدیث تیسرے حسن خلق چوتھے عفت طعمہ
رواہ احمد والبیھقی حدیث حسن بن علی مین مرفوعاً آیا ہے صدق طمانینت ہے کذب ریبت
ہے رواہ الترمذی منصور بن معتمر نے مرفوعاً کہا ہے تم قصد کرو سچ بولنے کا گو دیکھو اوسمین
ہلاکت کو بیشک سچ مین نجات ہے رواہ ابن ابی الدنیا ھکذا معضلا ورواتہ ثقات ابن مسعود
کی حدیث مرفوع یون ہے تم اختیار کرو سچ کو بیشک سچ راہ دکہاتا ہے نیکی کی نیکی لیجاتی ہے جنت کو
آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک اللہ کے صدیق یعنی بڑا سچا
لکھہ لیا جاتا ہے بچو تم جھوٹ سے بیشک جھوٹ راہ دکہاتا ہے فجور کی فجور لیجاتا ہے جہنم کو آدمی ہمیشہ
جھوٹ بولتا ہے جھوٹ بولنے کا قصد کیا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک خدا کے کذاب یعنی بڑا جھوٹا لکھہ لیا
جاتا ہے رواہ البخاری لے اللہ تو میرے نام کا اثر میرے کام مین بخش ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی
نے کہا اے رسول خدا عمل اہل جنت کا کیا ہے فرمایا سچ بولنا بندہ نے جب سچ بولا نیکی کی جب نیکی کی امن مین ہوا
امن مین ہوا جنت مین گیا پوچھا عمل اہل نار کا کیا ہے فرمایا جھوٹ بولنا بندے نے جب جھوٹ بولا

فجور کیا جب فجور کیا کافر ہوا جب کافر ہوا نار مین گیا رواہ احمد ۔

راستی موجب رضائے خداست	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

قرآن مین فرمایا ہے کونوا مع الصادقین تم رہا کرو ساتھ سچون کے گروہ علمار مین اہل حدیث سے زیادہ کوئی سچا نہین ہوتا ہے آہل دنیا مین پہلے امرار روسار سچے ہوتے تھے مگر اب نہین آبتو سب سے زیادہ یہی قوم بدعہد بیوفا کذاب دغاباز مکار فریبی خودغرض مطلب آشنا ہوتی ہے ۔

بیان تقوی کا

حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے یہہ تمہارے نسب کچھہ کسیکے گالی دینے کو نہین ہین تم سب آدم ہی کی اولاد ہو کسیکو کسی پر کچھہ فضیلت نہین ہے مگر دین اور عمل صالح سے رواہ احمد والبیہقی ابوذر سے فرمایا دیکھہ تو بہتر نہین ہے کسی احمر واسود یعنی گورے کالے سے مگر یہہ کہ بڑھ جاوے تو اوسپر تقوی مین رواہ احمد ورواتہ ثقات مشہور ون جابر بن عبداللہ کہتے ہین خطبہ پڑہا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسط ایام تشریق مین فرمایا اے لوگو تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے نہ عربی کو عجمی پر کچھہ فضیلت ہے نہ عجمی کو عربی پر نہ لال کو کالے پر نہ کالے کو گورے پر مگر ساتھہ تقوی کے بڑا بزرگ تم مین نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے جو بڑا متقی پرہیزگار ہے کیون مینے پہونچادیا سبنے کہا ہان فرمایا اب جو کوئی اسجگہہ حاضر ہے وہ غائب کو پہونچا دے رواہ البیہقی ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ ایک منادی کو حکم دیگا کہ پکار دے مینے ایک نسب مقرر کیا ہے تمنے اور نسب مینے تمہارے متقی تر شخص کو بزرگتر ٹہیرایا ہے مگر تمنے نہ مانا یہی کہا کہ فلان بن فلان بہتر ہے فلان بن فلان سے سو آج مین اپنے نسب کو اونچا کرونگا تمہارے نسب کو نیچا بلا و متقی کہان مین رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر والبیہقی مرفوعاً قال والمحفوظ الموقوف مگر یہہ ایسی بات ہے کہ کوئی اپنے جی سے نہین کہہ سکتا اسکو حکم مرفوع کا ہے دوسری روایت یون ہے باز رہین لوگ فخر کرنے سے لوگون پر

وہ تو کولا ہین جہنم کے یا اللہ کے سامنے گوبریلے سے بہی زیادہ خوار ہین جو نجاست کو اپنی ناک سے لڑکاتا پہرتا ہے رواہ ابوداؤد والبیہقی واللفظلہ جاہل امیر فقیر اپنے باپ دادون پر بڑا فخر کیا کرتے ہین رات دن اونکی تعریف توصیف مین رہتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین کہ وہ مشرک بدعتی بددین بڑے فاسق نالائق دشمن خدا و رسول بندۂ درہم و دینار ظالم و ستمگار تہے کسیکو اونکے نسب پہ فخر ہوتا ہے کہ وہ بڑے شریف تہے کسیکو اونکی بہادری کا ناز ہوتا ہے کسیکو حسب پر فخر ہے کہ وہ فلان بادشاہ کی اولاد مین ہے کسیکو کسی امام مجتہد عالم درویش پر فخر ہے کہ ہم اونکی نسل مین ہین یہہ سارے فخر بیکار ہین فخر کی چیز دین و عمل صالح و تقویٰ ہے نہ یہہ باتین یہان تو مجلسون مین رات دن یہہ فخر ہوا کرتا ہے وہان وہ جہنم کے کولی ہو گئے ہین یا جعل کیطرح نجاست کے کیڑے اللہ تعالے نے اہل دین کو اس واہیات خرافات سے ہمیشہ اپنی عافیت و صحت مین رکہا ہے ؎

بندۂ شرع شدی ترک نسب کن جامی		کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

سلمان فارسی سے اگر کوئی پوچہتا کہ تم کسکے بیٹے ہو تو کہتے مین اسلام کا فرزند ہون آدمی کا شرف تقویٰ سے حسب دین سے ہوتا ہے نہ ان باتون سے ؎

اعتبار شرف آدمیان از حسب ست		بہر تحقیق نسب آدم وحوا کافی ست	

جسمین دینداری نہین ہے وہ اگر خاص پیغمبر کا بیٹا یا پوتا یا نواسا ہو تو کیا ہوتا ہے اگر دیندار تقویٰ شعار ہے تو ابوجہل کا بیٹا ہو تو بہی کچہہ عار نہین ہے ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب ز روم		ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست	

اے اللہ تو ہمکو متقی کر فسق و فجور کذب و زور سے بچا ہمکو یہہ بات اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بخوبی سمجہا دے کہ آدمی دو ہی طرح کے ہوتے ہین ایک مومن متقی دوسرے فاجر شقی دگر ہیچ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؛

بیان دور کرنے ایذا کی چیز کا راہ سے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایمان کچہہ اوپر ستر شعبے ہیں ادنی ایمان یہہ ہے کہ راہ سے ایذا کی چیز دور کرے ارفع ایمان یہہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے رواہ الشیخان ابوذر نے مرفوعاً کہا ہے مجہپر اعمال نیک و بد میری امت کے عرض کیے گئے محاسن اعمال مین مینے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے پایا الحدیث رواہ مسلم دوسری روایت مین یہہ لفظ آیا ہے کہ دور کرنا تیرا پتہر کانٹے کا لوگون کی راہ سے صدقہ ہے رواہ البیہقی معقل بن یسار مرفوعاً کہتے ہین جس نے دور کی کوئی چیز راہ سے مسلمانون کے لکہی گئی نیکی اوسکے لیئے ایک نیکی جسکی ایک نیکی ہی قبول ہوئی وہ جنت مین گیا رواہ الطبرانی فی الکبیر والبخاری فی کتاب الادب المفرد ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ایک آدمی رستہ پر چلا جاتا تہا ایک شاخ خاردار پائی اوسکو رستہ سے الگ کر دیا اللہ تعالے نے اوسکا شکر مانا اوسکو بخشد یا رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے مینے ایک آدمی کو دیکہا جنت مین لوٹ پوٹ رہا ہے ایک درخت کے سبب سے کہ راہ مین تہا وہ مسلمانون کو ایذا دیتا تہا اسنے اوسکو کاٹ کر پہینکدیا ✦

بیان قتل کرنے گرگٹ و سانپ وغیرہا کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے قتل کیا گرگٹ کو پہلے مار مین اوسکو اتنی نیکیان ملین گی جس نے دوسری بار مین مارا اوسکو اتنی نیکیان ہونگی پہلی مار سے کم جسنے تیسری بار مین مارا اوسکو اتنی نیکیان ملین گی پہلی بار سے کم رواہ مسلم ابراہیم علیہ السلام جب آگ مین ڈالے گئے تہے تب یہی ہوئی اوس آگ کو سلگاتا تہا اسلیئے حکم اسکے مارنے کا دیا گیا ہے یہہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک ابن حبان و نسائی کے آیا ہے صحیحین مین بہی اسکا ذکر ام شریک سے اس لفظ سے ہے کان ینفخ علی ابراهیم ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہہ ہے جس نے قتل کیا کوئی سانپ اوسکو سات نیکیان ملین گی جسنے انجام بد سے ڈر کر اوسکو نہ مارا وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ احمد ابویعلی کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے جب تم گہر مین کوئی سانپ دیکہو تو کہو تجہے قسم ہے اوس عہد کی جو تجہہ سے

نوح وسلیمان علیہما السلام نے لیاہے کہ تو ہمکو ایذا نہ دے اسپر اگر وہ پھر آوے تو اوسکو مار ڈالے
رواہ ابو داؤد خصوصاً اوس سانپ کو جسکے سر پر دو نقطے ہون کہ وہ اندہا کر دیتا ہے حمل گرا دیتا
ہے حدیث ابن عباس مین چار جانورون کے مارنے سے منع فرمایا ہے چونٹی شہد کی مکہی ہدہد
صرد رواہ ابو داؤد اسیطرح مینڈک کو مار کر علاج مین ملانے سے نہی فرمائی ہے اسکو ابو داؤد
نے عبد الرحمن بن عثمان سے روایت کیا ہے ؛

بیان ایفاء وعدہ وامانت کا

حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے قتل ہونا راہ خدا مین سب گناہون کا کفارہ ہوجاتا ہے
مگر امانت کا قیامت مین جب اوس سے کہا جاویگا کہ امانت دے وہ کہیگا دنیا مین چلے گئے
حکم ہوگا اسکو ہاویہ مین لیجاؤ پہر فرمایا نماز امانت ہے وضو امانت ہے وزن امانت ہے پیمانہ
امانت ہے اسیطرح اور بہت سی چیزون کو گنایا پہر فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت ودیعت ہے
رواہ احمد والبیہقی موقوفاً اسکی سند جید ہے

آسمان بار امانت نتوانست کشید		قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند	

معلوم ہوا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین مگر امانت وقرض کسی طرح کی امانت کسی
طرح کا قرض کیون نہو فرائض ومحارم خدا کے امانت ہین حقوق عباد بندون کی امانت ہین امانت
مین خیانت کرنا جہنم کا مول لینا ہے اللہ بچاوے ابن عمر کی حدیث مین صاف فرمادیا ہے کہ
نہین ہے ایمان اوسکا جسکو امانت نہین ہے الحدیث رواہ الطبرانی حدیث علی مین مرفوعاً
منجملہ پندرہ علامت قیامت کے یہہ بہی آیا ہے کہ غنیمت کو دولت امانت کو غنیمت سمجھہ لین گے
الحدیث رواہ الترمذی عمران بن حصین کی حدیث مین بعد قرون ثلثہ کے یہہ فرمایا ہے
کہ پہر ایک ایسی قوم ہوگی کہ جو بے طلب گواہی دینگے امانت مین خیانت کرینگے نذر وفا نکرینگے
او نمین فربہی ظاہر ہوگی الحدیث رواہ الشیخان ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب جمع کریگا اللہ

اولین و آخرین کو دن قیامت کے تو بلند کریگا واسطے ہر عہد شکن کے ایک جھنڈا کہا جاویگا کہ یہہ بدعہدی عہد شکنی ہے فلان بن فلان کی اسکو مسلم نے روایت کیا ہے عہد بہی ایک امانت ہوتا ہے اوسکا توڑنا گویا خیانت ہے حدیث ابی ہریرہ مین یہہ دعا مرفوعاً آئی ہے اعوذ بک من الخیانۃ فانہا بئست البطانۃ رواہ ابوداؤد روایت مرتضوی مین مرفوعاً آیا ہے جسنے توڑا ذمہ کسی مسلمان کا اوسپر لعنت ہے خدا و ملائکہ و سارے لوگون کی اوسکا نہ فرض قبول نہ نفل رواہ مسلم حدیث انس مین یہہ بہی فرمایا ہے کہ نہین ہے دین اوسکا جسکا عہد نہین ہے رواہ احمد وابن حبان بریدہ مرفوعاً کہتے ہین نہین توڑا کسی قوم نے عہد کو مگر اونمین قتل پہیلا نہ ظاہر ہوا زنا کسی قوم مین مگر مسلط ہوئی اونپر موت نہ منع کیا کسی قوم نے زکوۃ کو مگر بند ہو گیا اون پہ برسنا پانی کا رواہ الحاکم ✦

بیان محبت کا اللہ کے لئے

انس سے مرفوعاً آیا ہے تین چیزین ہین جس کسی شخص مین ہونگی وہ مزا ایمان کا پاویگا ایک وہ شخص کہ اللہ و رسول اوسکو سب سے زیادہ محبوب ہون دوسرا وہ شخص کہ سچا ہے کسی بندہ کو مگر اللہ کے لئے تیسرا وہ شخص جو کافر ہونیکو بعد نکلنے کے کفر سے ایسا مکروہ جانے جیسے آگ مین گرنے کو رواہ الشیخان اس حدیث کی شرح پانچ جزو مین مینے لکہی ہے تقویۃ الایقان بشرح حدیث حلاوۃ الایمان اوسکا نام ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ تعالے دن قیامت کے فرماویگا کہان ہین محبت رکہنے والے بسبب میرے جلال کے آج مین اونکو سایہ دونگا اپنے سایہ مین الحدیث رواہ مسلم دوسرا لفظ یہہ ہے جسکو خوش آوے یہہ بات کہ وہ پاوے حلاوت ایمان کی تو چاہیے کہ دوست نہ رکہے کسی شخص کو مگر اللہ ہی کے لئے رواہ الحاکم تیسری روایت مین ذکر ہے سات گروہ کا جنکو خدا اپنا سایہ دیگا انمین ایک وہ دو آدمی ہین کہ جو اللہ کی دوستی کے لئے آپسمین جمع ہوتے جدا ہوتے ہین الحدیث رواہ الشیخان ابن

مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ منجملہ ایمان کے ایک یہہ بات ہے کہ کوئی کسی کو نچاہے مگر اللہ کے لئے بغیر کسی مال کے جو اوسکو دیا ہے رواہ الطبرانی یعنی محسن کی محبت اور چیز ہے بغیر محسن کی محبت خدا ہی کے لئے ہوتی ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو شخص آپسمین دوست ہوتے ہین اونمین زیادہ محبوب خدا کو وہ شخص ہے جسکو اپنے دوست سے زیادہ محبت ہے رواہ ابو یعلی ابن حبان کا لفظ یہہ ہے کہ افضل ان دونون مین وہ ہے جو اپنے صاحب سے شدید المحبۃ ہے معاذ نے مرفوعاً کہا ہے محبت کرنے والے راہ خدا مین سایہ عرش کے نیچے ہونگے جسدن سوائے خدا کے سائے کے کسیکا سایا نہوگا نبی و شہید اونپر رشک کرینگے رواہ ابن حبان ابو الدردا کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اوٹھاویگا اللہ کچھہ قومون کو دن قیامت کے اونکے مونہہ پر نور ہوگا وہ موتیون کے منبر پر بیٹھے ہونگے لوگ اونپر رشک کرینگے وہ نہ انبیا رہین نہ شہدا ایک اعرابی نے گھٹنون کے بل کھڑے ہوکر کہا ذرا بتا دیجیے کہ ہم اونکو پہچان رکھین فرمایا وہ محبت کرنیوالے ہین راہ خدا مین مختلف قبائل مختلف بلاد سے باہم جمع ہوکر خدا کا ذکر کرتے ہین رواہ الطبرانی عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ کے بندون مین سے وہ لوگ ہین جو نہ پیغمبر ہین نہ شہید مگر پیغمبر و شہید بھی اونپر رشک کرینگے اونکا مرتبہ دیکھکر دن قیامت کے کہا ہمکو اون کی خبر دیجیے فرمایا یہہ ایک قوم ہے جو محبت رکھتی ہے آپسمین اللہ کی رحمت سے بغیر کسی رشتہ داری یا مال کے جسکا لین دین کرے قسم ہے اللہ کی انکے مونہہ نور ہین یہہ نور پر ہونگے نہ ڈرینگے جسوقت کہ لوگون کو ڈر ہوگا اور نہ غم کھاوینگے پھر یہہ آیت پڑہی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون رواہ ابو داؤد ابو امامہ کا لفظ مرفوع یون ہے جسنے دوست رکھا کسیکو اللہ کے لئے دشمن رکھا کسیکو اللہ کے لئے دیا اللہ کے لئے نہ دیا اللہ کے لئے اوسنے ایمان اپنا کامل کرلیا رواہ ابو داؤد ابو ذر سے مرفوعاً مروی ہے کہ افضل اعمال حب فی اللہ بغض فی اللہ ہے رواہ ابو داؤد انس کہتے ہین ایک آدمی نے پوچھا قیامت کب ہوگی

فرمایا تونے اوسکے لئے کیا تیاری کی ہے کہا کچھہ بہی نہین فقط اتنی بات ہے کہ مین اللہ ورسول کو دوست رکہتا ہون فرمایا تو اوسی کے ساتھہ ہوگا جسکو چاہتا ہے انس نے کہا ہم کسی چیز سے ایسے خوش نہین ہوئے جیسی اس بات سے ہمکو خوشی ہوئی پہر کہا انا احب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابابکر وعمر وارجوان اکون معھم بحبی ایاھم رواہ الشیخان ایک روایت بخاری مین یون ہے کہ ایک صحرائی آدمی آیا اوسنے کہا قیامت کب قائم ہوگی فرمایا افسوس ہے تجھکو تونے اوسکے لئے کیا تیاری کی ہے کہا کچھہ بہی نہین مگر مین اللہ ورسول کو دوست رکہتا ہون فرمایا انک مع من احببت صحابہ نے کہا ونحن کذلک فرمایا نعم ففرحنا یومئذ فرحا شدیدا ترمذی کا لفظ یہ ہے مارایت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرحوا بشئی اشد منہ ایک آدمی نے کہا کوئی کسیکو بسبب کسی کار خیر کے دوست رکہتا ہے لکن اوسطرح کا کام نہین کرتا فرمایا المرء مع من احب ابن مسعود کا لفظ یہ ہے ایک آدمی آیا اوسنے کہا بھلا ایک آدمی ایک قوم کو چاہتا ہے مگر اونسے نہین ملا یعنی عمل مین فرمایا المرء مع من احب رواہ البخاری ابوذر نے کہا اے رسول خدا آدمی کسی قوم کو چاہتا ہے مگر اونکا سا عمل نہین کرسکتا فرمایا انت یا اباذر مع من احببت انہون نے کہا مین اللہ و رسول کو چاہتا ہون فرمایا فانک مع من احببت ابوذر نے اسکا اعادہ کیا آپنے بہی وہی فرمایا رواہ ابوداؤد ان حدیثون مین بڑی بشارت ہے اونکے لئے جو موحد متبع سنت ہین اسلئے کہ انکی محبت ساتھہ خدا ورسول کے مسلم الثبوت ہے کہین بدون محبت کے یہہ ہوسکتا ہے کہ آدمی کسی کی بات کو سبکی بات پر مقدم رکہے انہون نے حدیث رسول اللہ کو گو زبان رسول اللہ سے نہین سنا ہے مگر حاملان سنت سے تو ضرور ہی سنا ہے یہہ رتبہ بہی کچھہ کم نہین ہے ٥

حرف از زبان دوست شنیدن چہ خوش بود   یا از زبان آنکہ شنید از زبان دوست

اے رب ہم اس مونہہ سے نہین کہہ سکتے کہ ہم کسیکو دوست رکہتے ہین اسلئے کہ ہمارے عمل سراپا زلل وخلل مین تو چاہے تو ہمکو اپنے اور اپنے رسول کے دوستون مین شامل کرلے گو ہم قاصر العمل ناقص العقل

ہین کیونکہ ہم کیسے ہی کیون نہون آخر پہر تیرے ہین گو تجھکو ہم سے بہتیرے ہین اللھم غفرا حدیث ابوسعید خدری ہین مرفوعاً آیا ہے تو پاس نہ بیٹھہ مگر مومن کے نہ کہائے کہانا تیرا مگر متقی رواہ ابن حبان عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شرک پوشیدہ تر ہے چال سے چونٹی کی پتھر پہ اندہیری رات مین ادنی شرک یہہ ہے کہ دوست رکہے کسیکو تو ذراسے جور پہ دشمن رکہے تو کسیکو ذراسے عدل پر نہین ہے دین مگر یہی حب وبغض قال اللہ تعالے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ رواہ الحاکم ؕ

بیان ہمنشین نیک کا

ابوموسی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثال ہمنشین نیک وبد کی ایسی ہے جیسے مشک والا اور بہٹی پہونکنے والا مشک والا کچہہ تجھکو دیگا یا کچہہ تو اوس سے مول لیگا یا اوسکی خوشبو پا ویگا بہٹی پہونکنے والا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اوسکی بدبو پاویگا رواہ الشیخان انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جلیس صالح ایسا ہے جیسے صاحب مشک کہ اگر کچہہ اوس سے تجھکو نہ ملیگا تو خوشبو ہی پہونچ جاویگی جلیس سوء ایسا ہے جیسے صاحب کیر کہ اگر سیاہی اوسکی تجھکو نہ پہونچے تو دہوان تو ضرور ہی پہونچیگا رواہ ابوداؤد ابن عمر کہتے ہین آپنے فرمایا کوئی تم مین کسی شخص کو اوسکی مجلس سے اوٹھا کر آپ وہان نہ بیٹھے لکن جگہہ دو کشادگی کرو کشادگی کریگا اللہ تمہارے لئے رواہ الشیخان حدیث ابوسعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے بہتر مجلس وہ ہے جو وسیع تر ہو رواہ ابوداؤد دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جب لوگون نے کہا ہم سے راہون پر بیٹھے بات چیت کئے ہوئے نہین بنتا تو فرمایا راہ کا حق ادا کرو کہا کیا فرمایا آنکھہ بند کرو ایذا دہی سے باز رہو سلام کا جواب دو امر بمعروف نہی عن المنکر کرو رواہ الشیخان ؕ

بیان روبقبلہ بیٹھنے کا ؕ

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین ہر چیز کے لیے ایک سید ہے سید مجالس قُبال قبلہ ہے رواہ الطبرانی
یعنی قبلہ کیطرف موہنہ کرکے بیٹھنا اللھم ارزقنا ✤

بیان سکونت کا ملک شام مین

ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے اے اللہ برکت دے ہمارے شام ہمارے یمن مین الحدیث رواہ الترمذی
ابن حوالہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم لشکر کے لشکر ہوجاؤگے
ایک لشکر شام مین ہوگا ایک یمن مین ایک عراق مین انہون نے کہا اگر مین اوسوقت کو پاؤن تو
لد ہر ہون فرمایا شام کو اختیار کرکہ اوسی زمین کو خدا نے پسند کیا ہے وہان نیک بندے او...
آتے ہین اگر تم نہ مانو تو یمن کو اختیار کرو وہان کے تلاؤن کا پانی پیو اللہ کفیل ہوا ہے شام
اور شام والون کا رواہ ابوداؤد یہہ حدیث اخبار ہے حالت آخر زمان سے جسوقت کہ قیام
قیامت سر پر آجاویگا لکن جب شام مین بہتر ارض طہیر او جس زمانہ مین وہان کا رہنا بن سکے خالی
راحت و نجات سے نہین ہے ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو فرماتے تھے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت بعد ہجرت کے بہترین اہل زمین وہ لوگ ہونگے جو مہاجر ابراہیم
علیہ السلام کو لازم پکڑینگے زمین مین بدترین اہل زمین باقی رہجاوینگے اونکو زمین پھینکدے گی
اللہ کا جی اونسے گھن کریگا آگ اونکا حشر ہمراہ بندرون سورون کے کریگی رواہ ابوداؤد
ابوالدرداء کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تم سنلو جبکہ فتنے واقع ہونگے تو ایمان اوسوقت شام
مین ہوگا رواہ احمد تیہ وقت بڑے فتنون کا ہے اگر کسی سے بن سکے تو شام مین جا رہے ابھی
کچھہ نہین گیا ہے رستہ کھلا ہے صبح کا بھولا اگر شام کو آیا تو اوسکو بھولا نہین کہتے ہین ابن حوالہ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین ایک سفید ستون دیکھا گویا موتی
ہے فرشتے اوسکو اوٹھائے لیے جاتے تھے پوچھا یہہ کیا ہے کہا عمود کتاب ہے ہمکو حکم ہے کہ ہم اسکو
شام مین لیجاکر رکھین پھر فرمایا مین سوتا تھا مینے دیکھا کہ ستون کتاب کا میرے سرہانے سے اچک

لیا گیا مینے گمان کیا کہ اللہ عز وجل اہل ارض سے الگ ہوا دیکھا تو ایک نور چمکتا ہوا میرے روبرو ہے اوسکو شام مین رکھدیا ابن حوالہ نے کہا مین کہان رہون فرمایا تو شام مین رہ رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات ظاہر حدیث یہہ ہے کہ شام مین علم کتاب اللہ رکھا گیا ہے وہان کے علماء عارف وعامل کتاب وسنت ہوتے رہے ہین تحریان دمشق قدس سب داخل شام ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ حافظ ابن القیم اور اونکے اقران وامائل وتلامذہ سب اسی زمین شام سے اوٹھے ہین جسقدر علم توحید واتباع انکی ہمت عالی سے دنیا مین ابتک باقی رہا ہے وہ سب اہل انصاف پر روشن ہے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یون ہے شام برگزیدہ خدا ہے سارے شہرون مین سے وہان پہنچے ہوئے بندے خدا کے آتے ہین جو کوئی شام سے نکلا وہ خدا کے غصے سے نکلا جو کوئی وہان گیا وہ خدا کی رحمت سے گیا رواہ الحاکم والطبرانی زید بن ثابت کہتے ہین ایک دن ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے آپنے فرمایا خوشی ہو شام کو رحمن کے فرشتے اپنے پر اوسپر کہولے ہوئے ہین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اصحاب حدیث جیسے اہل صحاح ستہ وغیرہ گو انہین بعض ملک شام کے نہ تھے مگر اکثر رہنا بسنا انکا اسی ملک مبارک مین تہا گویا سارا علم حدیث اسی ارض مقدس سے سارے جہان مین پہیلا ہے مصداق فضیلت شام کے یہی لوگ ہین لہذا اور کوئی وللہ الحمد ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے آخر زمانے مین ایک آگ نکلیگی طرف سے حضرموت کے وہ لوگون کو گہیر کر لیجاویگی ہم نے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تم شام کو جاؤ رواہ الترمذی یہہ آگ ابہی تک نہین نکلی مگر زمانہ اوسکے نکلنے کا ہوا دیہہ قرائن صحیحہ قریب تر معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ابو الدرداء کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملحمہ کبری مین خیمہ مسلمانون کا ایک زمین پر ہوگا جسکو غوطہ کہتے ہین وہان ایک شہر ہے جسکو دمشق بولتے ہین وہ شہر اوسدن بہترین منازل مسلمین ہوگا رواہ الحاکم بہرحال یہہ وہ جگہہ ہے جسکے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے بارکنا حولہ حشر آخر زمان یہین ہوگا حشر آخرت بہی یہین سے ہوگا بیت المقدس زمین شام کی نان ہے شام کا ملک اعدل اقالیم ہے

ہمارے بڑے باوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہی شام مقام ہجرت تہا صدہا انبیاء کی قبور گرد قدس ہین گو قبر ہر واحد متعین نہین ہے ؛

بیان رفقاء سفر کا

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے بہتر یار چار ہین بہترین سرایا چار سو ہین بہتر لشکر چار ہزار ہین بارہ ہزار آدمی براہ قلت مغلوب نہین ہوتے ہین رواہ ابوداؤد آدمی جب سفر کرے تنہا نہ جاوے کیونکہ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے اگر جان لین لوگ وہ بات جو مین جانتا ہون کہ تنہائی مین کیا آفت ہے تو کبھی ایک سوار بہی اکیلا رات کو نہ چلے رواہ البخاری بلکہ حدیث ابی ہریرہ مین تنہا صحرا نورد پر لعنت آئی ہے رواہ احمد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت مین ایک سوار کو ایک شیطان دو سوار کو دو شیطان تین سوار کو قافلہ فرمایا ہے رواہ الحاکم و مالک ؒ ؛

بیان ذکر خدا کا وقت سوار ہونیکے

حدیث ابو لاس خزاعی مین فرمایا ہے ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے سو تم ذکر کرو اللہ کا جب اوسپر سوار ہو الحدیث رواہ ابن خزیمۃ حمزہ بن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تم بسم اللہ کہو عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی سوار اپنی راہ مین اللہ و ذکر اللہ سے کام رکہتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکا ردیف ہو جاتا ہے اور جو کوئی شعر وغیرہ پڑہتا جاتا ہے اوسکا ردیف شیطان ہو جاتا ہے رواہ الطبرانی ؛

بیان چلنے کا راتکو اور تر نیکا آخر شب مین

حدیث انس مین فرمایا ہے تم رات کو سفر کیا کرو زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے رواہ ابوداؤد

یعنی بعد مسافت معلوم نہین ہوتا کسل راہ کم ہوتا ہے جابر بن عبد اللہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
کہ بچو تم تعریس سے شاہ راہ پر اور نماز پڑہنے سے وہان کہ وہ جگہہ ہے سانپون درندون
کی وہان پر قضاء حاجت بہی نکرو کہ یہہ کام لعنت پڑنے کا ہے رواہ ابن ماجۃ تعریس کہتے
ہین مسافر کے آخر شب مین اوترنے کو ابو ثعلبہ خشنی نے مرفوعاً کہا ہے لوگ الگ الگ گہاٹیون
مین اوترتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جدا جدا اوترنا تمہارا
گہاٹی جنگل مین طرف سے شیطان کے ہے پہر جب وہ کہین اوترتے تو ملے جلے ہوئے اوترتے
رواہ ابو داؤد ؛

بیان ذکر خدا کا ٹہوکر لگتے وقت جانور کو

ابو الملیح کے باپ ردیف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے اونٹ کو ٹہوکر لگی انہون نے
کہا ہلاک ہو شیطان فرمایا یہہ نہ کہہ وہ اس کہنے سے پہولکر برابر ایک گہر کے ہو جاتا ہے کہتا ہے
میری قوت سے یہہ ٹہوکر لگی بسم اللہ کہہ کہ وہ مثل مکہی کے چہوٹا بنجاتا ہے رواہ البخاری
یہی مضمون حدیث ابی تمیمہ مین نزدیک احمد کے مرفوعاً آیا ہے مگر بجاے بعیر کے ذکر حمار کا کیا ہے

جب منزل پر اوترے تو کیا کہے

خولہ بنت حکیم مرفوعاً کہتی ہین کہ جو کوئی منزل پر اوترا پہر اوسنے یہہ کہا اعوذ بکلمات اللہ
التامات من شر ما خلق اوسکو کوئی چیز نقصان نہ پہونچائیگی جب تک کہ اوس منزل سے
کوچ کرے رواہ مسلم ؛

بیان دعا کرنیکا پس پشت

ام الدرداء مرفوعاً کہتی ہین کہ جب کوئی آدمی اپنے بہائی کے لئے اوسکی پس پشت دعا کرتا ہے

تو فرشتے یہہ کہتے ہین و لک مثل ذلک رواہ مسلم وابوداؤد واللفظ لہ ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بہت سریع الاجابت وہ دعا ہے جو غائب شخص واسطے غائب کے کرتا ہے اسکو بہی ابوداؤد نے روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے مرفوعًا کہا ہے تین دعائین مستجاب ہین اونین کچہہ شک نہین ہے دعا باپ کی دعا مظلوم کی دعا مسافر کی رواہ ابوداؤد والبزار لفظ بزار کا یون ہے تین آدمی ہین اللہ پر حق ہے کہ اونکی دعا کو نہ پہیرے ایک صائم جب تک کہ افطار کرے دوسرا مظلوم جب تک کہ مدد پاوے تیسرا مسافر ہیانتک کہ پہر کر آوے اے اللہ مین دعا کرتا ہون تجہہ سے اس بات کی کہ تو میری ذریت کو صلاح دارین بخش اونکے علم وعمر ومال واہل وعیال مین برکت دے ایمان پر اونکو جلا ایمان پر اوٹہا آخرت مین میری اور اونکی مغفرت کر مجہکو اون سے اونکو مجہہ سے بسبب وعدۂ قرآن پاک ملا اللہم آمین ❊

مرنا غربت کا

ابن عمرو نے کہا ہے ایک شخص اہل مدینہ سے مدینے مین مرا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑہی فرمایا یالیتہ مات بغیر مولدہ یعنی کاش یہہ شخص سوا اپنے اس مولد کے کہین اور مرتا کہا کسلئے فرمایا آدمی جب غیر مولد مین مرتا ہے تو اوسکے مولد سے انقطاع اثر تک جنت مین ناپتے ہین رواہ النسائی منذری نے کہا یہہ بہی آیا ہے کہ موت غربت کی شہادت ہوتی ہے مگر یہہ حدیث درجۂ حسن کو نہین پہونچی ہے انتہٰی دیہو نیچے اگلی حدیث کیا کم ہے آواز بلند تو یہہ مغفرت دے رہی ہے اللہم ارزقنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک امین ❊

کتاب التوبۃ

بیان شتابی کرنے کا توبہ مین

ابوموسیٰ مرفوعاً کہتے ہین اللہ عز وجل رات کو ہاتہہ پہیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے دنکو ہاتہہ پہیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار تائب ہو یہانتک کہ سورج مغرب سے نکلے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ طلب توبہ کی طرف سے خدا کے ہر رات دن رہتی ہے اب اگر کوئی عاصی دیر لگاتا ہے تو اپنا برا کرتا ہے ورنہ ہر سے تو قبول توبہ مین کچہہ بہی تاخیر نہین ہوتی ہے ٥

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم — اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے توبہ کی پہلے اسکے کہ سورج مغرب سے نکلے اللہ اوسکی توبہ قبول کرتا ہے رواہ مسلم افسوس ہے کہ لوگ گناہ کرتے کرتے مرجاتے ہین توبہ نہین کرتے باوجودیکہ ابہی تک سورج پچہم سے نہین نکلا ہے حدیث صفوان بن عسال مین مرفوعاً آیا ہے کہ یہہ دروازہ مغرب کیطرف ہے عرض اوسکا چالیس یا ستر برس کی راہ ہے جسدن خدانے آسمان زمین بنائے تہے اوس دن سے یہہ دروازہ واسطے توبہ کے کہول رکہا ہے جب تک سورج اوسطرف سے نہ نکلے گا بند نہوگا رواہ الترمذی ابن مسعود کی حدیث مرفوع یون ہے کہ جنت کے اٹہہ دروازے ہین سات بند رہتے ہین ایک توبہ کے لئے کہلا ہوا ہے جب تک کہ اوسطرف سے سورج نکلے رواہ الطبرانی ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اگر تم اتنے قصور کرو کہ آسمان تک پہونچ جاوین تو بہی اللہ تمہاری توبہ قبول کریگا رواہ ابن ماجۃ جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ منجملہ سعادت آدمی کے ایک یہہ بات ہے کہ اوسکی عمر زیادہ ہو اللہ اوسکو توبہ رجوع نصیب کرے رواہ الحاکم عائشہ نے مرفوعاً کہا ہے جسکو یہہ بات خوش آوے کہ وہ ایک محنتی عابد سے بڑہ جاوے اوسکو چاہیئے کہ گناہون سے باز رہے رواہ ابویعلی معلوم ہوا کہ گناہ سے بچنا زیادہ عبادت کرنے پر مقدم ہے انس کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ سارے بنی آدم خطاوار ہین بہتر خطاوارون مین وہ لوگ ہین جو بہت توبہ کرتے رہتے ہین رواہ الترمذی ابوہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پہر کہتا ہے کہ اے رب مینے گناہ کیا تو مجہکو بخشدے اللہ کہتا ہے اس بندہ کو معلوم ہے کہ

اوسکا رب گناہ بخشتا ہے گناہ پر پکڑتا ہے سو اوسکا گناہ بخشا گیا پہر وہ بندہ کچہہ ٹہیر کر اور گناہ کرتا ہے پہر کہتا ہے مجہہ سے گناہ ہوا تو اوسکو بخشدے اللہ فرماتا ہے اسکو معلوم ہے کہ اسکا رب گناہ بخشتا گناہ پر مار دگیر کرتا ہے مینے گناہ اوسکا بخشدیا پہر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے ٹہرا رہتا ہے پہر کوئی اور گناہ کر بیٹہتا ہے کہتا ہے اے رب مجہہ سے گناہ ہوگیا تو اوسکو معاف فرما بخشدے تب کہتا ہے یہہ بندہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک رب ہے وہ گناہ بخش گناہ گیر ہے مینے اپنے بندے کا گناہ بخشدیا اب وہ جو چاہے سو کرے رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ کوئی انسان تکرار خطا و گناہ سے ناامید نہو ہان اتنا چاہیئے کہ جب شامت اعمال سے کوئی گناہ ہوجاوے تو اوسکے ساتہہ ہی توبہ بہی لگی چلی جاوے پہر دیکہین کہ کسطرح وہ گناہ بخشا نہین جاتا ہے اللہ تعالے ضرور ہی اوس قصور و خطا کو معاف کریگا ۵

دور کے ساتہہ لگی جائے چلی گردش چشم		دیکہنا ہین مجہے ساقی ترے ہیخوار کے ہوش

منذری نے کہا فلیعمل ما یشاء کے یہہ معنی ہین کہ جب گناہ ہوجاتا ہے تو استغفار و توبہ بہی کرلیتا ہے پہر طرف اوسکے عود نہین کرتا کیونکہ یہہ فرمایا ہے کہ پہر اوس سے اور گناہ ہوا یعنی نہ وہ اگلا بلکہ دوسرا یہہ مطلب نہین ہے کہ گناہ کرتا جائے زبان سے استغفار بہی پڑہتا جائے نہ گناہ چہوڑے نہ عود ترک کرے کہ یہہ توبہ کذابین کی ہے انتہے ابن عمر مرفوعا کہتے ہین قبول کرتا ہے اللہ توبہ بندے کی جب تک کہ غرغر نکرے رواہ الترمذی یعنی جان گلے تک نہ پہونچے جب حالت احتضار آگئی دم ہین دم ترہا تو اب توبہ کیا کام دیگی وقت تو ہاتہہ سے نکلگیا ۵

توبہ ہا ز انفس بازپسین دست روست		ہیچ دیر نرسیدی در محمل بستند	

معاذ بن جبل کی روایت ہین یون ارشاد فرمایا ہے کہ جب تجہہ سے کوئی بدی ہوجاوے تو اوسکے لئے توبہ کر چہپے گناہ کی چہپی توبہ کہلے گناہ کی کہلی توبہ رواہ الطبرانی ابن عباس مرفوعا کہتے ہین پشیمان اللہ کی رحمت کا انتظار کرتا ہے اترانے والا خدا کی دشمنی کا منتظر ہے اے بندو اللہ کے تم جان لو کہ ہر عامل عنقریب اپنے عمل کے پاس آویگا دنیا سے نہ نکلیگا جب تک کہ اچہا

براعمل اپنا نہ دیکھ لے اعمال کا اعتبار خاتمے پر ہے رات دن دو سواریاں ہین سو تم اونپر سوار ہو کر طرف آخرت کے چلو دیر کرنے سے بچو موت ناگہان آتی ہے تم اللہ کے حلم پر دہوکا نہ کہاؤ جنت و نار تمہارے اس تسمہ پاپوش سے بھی زیادہ تر نزدیک ہین پہر یہہ آیت پڑہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الاصبہانی اس حدیث کے الفاظ کیا عبرت انگیز دل آویز ہین اللہ تعالے توفیق عمل کی بخشے ف حدیث ابن مسعود مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے کہ توبہ کرنیوالا گناہ سے مانند بے گناہ کے ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے بیہقی نے ابن عباس سے بھی مرفوعا اسکی تخریج کی ہے اتنا اور بڑہایا ہے کہ استغفار کرنیوالا گناہ سے جبکہ اوس گناہ پر مقیم ہے تو مانند مستہزی کے ہے اپنے رب سے یہہ زیادت موقوفا اشبہ ہے صحیح ہے جبکہ گناہ نچھوڑا زبان سے توبہ توبہ بکا کیے تو یہہ بکنا خدا سے ٹھٹے بازی دل لگی کرنا ہوا نہ استغفار کرنا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین قسم ہے اللہ کی اگر تم سے گناہ نہوتے تو اللہ تمکو لیجا کر ایسی قوم کو لاتا جنسے گناہ ہوتے پہر وہ استغفار کرتے اللہ اونکو بخشتا رواہ مسلم اس حدیث سے طلب گناہ کی نہین نکلتی ہے بلکہ اس حدیث مین بڑی امیدواری ہے ہم سے گناہگارون کے لئے ناامیدی سے ہمکو منع کیا ہے اپنی مغفرت و رحمت بذل یعنی دیا ہے ہم سے استغفار طلب فرمائی ہے اس احسان عمیم و کرم عظیم کا کچھہ بھی پایان ہے اسپر بھی اگر لوگ تائب نہوں مستغفر نہ بنین تو سمجھو کہ اونکی بڑی بدنصیبی ہے اللہم توبۃ وغفرا ؎

الٰہی تا غفور اسمت شنیدم
گنہ راست شادی مرگ دیدم

ابن مسعود مرفوعا راوی ہین کہ کسیکو مدح اتنی پسند نہین ہے جتنی اللہ کو پسند ہے اسیلئے اوسنے خود اپنی مدح فرمائی ہے نہ کوئی اللہ سے زیادہ غیرت دار ہے اسیلئے فواحش کو حرام کیا ہے نہ کسیکو اوتنا عذر محبوب ہے جتنا اللہ کو محبوب ہے اسیلئے کتاب اتاری رسول بھیجے رواہ مسلم عمران بن حصین کی حدیث مین قصہ زن جہینہ کا آیا ہے وہ رجم کیگئی تہی جب اوسپر رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی عمر نے کہا اسنے تو زنا کیا تہا فرمایا اسنے وہ توبہ کی ہے
کہ اگر درمیان ستر اہل مدینہ کے تقسیم کیجاوے تو سبکو گنجایش کرجاوے تو نے اس سے بہتر
کوئی بات پائی ہے کہ اسنے اپنی جان اللہ کے لئے دیدی رواہ مسلم معلوم ہوا کہ محدود ہونے
سے گناہ مٹ جاتا ہے اب اوسپر نماز چاہیے اوسکے لئے دعا جائز ہے یہہ حد بجائے توبہ کے ہوجاتی
ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ کفل نام ایک آدمی بنی اسرائیل مین تہا کسی گناہ سے پرہیز
نکرتا تہا ایک عورت آئی اوسکو ساٹھہ دینار دئے وطی کرنے پر راضی کیا جب اوسکو داب کر بیٹھا
بسطرح مرد وقت صحبت عورت کے بیٹھتا ہے وہ عورت کانپنے لگی اور روئی کہا تو کیون روتی
ہے کیا مینے تجھپر زبردستی کی ہے کہا نہین لکن یہہ ایک ایسا کام ہے جو کبہی مینے نہین کیا تہا حاجتمندی
نے مجھکو اس کام پر اوٹہایا کہا تو توبہ کرتی ہو اور مین نکرون جا یہہ روپیہ مینے تجھکو دیا واللہ اب کبہی
مین خدا کی نافرمانی نکرونگا پہر اوسی رات وہ مرگیا صبح کو اوسکے دروازے پر یہہ لکہا ملا ان اللہ قد
غفر للکفل رواہ الترمذی سبحان اللہ ایک دم کی توبہ نے ساری عمر کے گناہ ملیامیٹ
کردئے رحمت خدا کو جوش دلادیا رحمت اپنا کام کر گئی تائب کا نام کر گئی خدا کا ایسا ہی ڈر
چاہیے تب کہین مغفرت ہاتہہ لگتی ہے ابو سعید خدری کی حدیث مرفوع مین قصہ ایک اسرائیلی آیا
ہے جسنے ننانوے قتل کئے تہے جب اوس سے راہب نے کہدیا کہ تیرے لئے توبہ نہین ہے تو اوسنے
اوس راہب کو بہی مارڈالا پورے سو خون کئے دوسرے عالم نے اوس سے کہا تیری توبہ ہوسکتی ہے
کوئی مانع نہین ہے مگر تو فلان زمین کو چلاجا وہان کچھہ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہین تو بہی اونکے
ساتہہ عبادت کر اپنی زمین کو نہ آ کہ وہ بری زمین ہے یعنی ہجرت کرجا وہ جب آدہے رستہ پہونچا
اوسکو موت آگئی رحمت وعذاب کے فرشتون مین جہگڑا ہوا رحمت والون نے کہا یہہ تائب ہوکر
اللہ کیطرف دل سے متوجہ ہوا تہا عذاب والون نے کہا اسنے کبہی کوئی اچہا کام نہین کیا ہے ایک
اور فرشتہ بصورت آدمی کے آیا اوسنے یہہ فیصلہ کردیا کہ تم دونون زمین کے مابین کو ناپو جس
زمین سے یہہ زیادہ نزدیک ہو اوسی زمین کا اسکو سمجہو ناپا تو اوسکو زمین ہجرت سے قریب پایا

رحمت کے فرشتون نے اوسکو لے لیا دوسری روایت مین یون ہے کہ وہ قریۂ صالحہ سے ایک بالشت قریب نکلا اسلیے اوسی گاؤن والون مین ٹہیرا تیسری روایت مین ہے اللہ نے پہلی زمین کو وحی کی کہ تو دور ہوجا اس زمین کو سندیسا بہیجا کہ تو قریب ہوجا پہر جو دونون کو ناپا تو اوس زمین سے ایک بالشت نزدیک پایا اوسکو بخشدیا چوتہی روایت مین ہے حسن نے کہا ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب ملک الموت آیا یہہ شخص اپنے سینہ کے بل طرف اوس زمین کے ہٹنے لگا رواہ البخاری ومسلم یہہ حدیث بڑی بشارت ہے اوس شخص کے لیے جو سخت گنہگار رہو قتل نفس اکبر کبائر تہا مگر توبہ سے مٹ گیا معلوم ہوا خدا کو جس کسیکا بخشنا منظور ہوتا ہے تو اوسکو توفیق توبہ دیتا ہے جب سچے دل سے توبہ کا ارادہ ہوتا ہے تو خدا ویسا ہی سامان مغفرت کا بہی غیب سے کردیتا ہے جسطرح کہ اس شخص کے لئے زمین کو دور و نزدیک کردیا یہہ اگلا پرانا قصّا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لئے بیان فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان رحمت خدا سے ناامید نہو کتنے ہی گناہ کیون نہوئے ہون توبہ کر ڈالے اللہ ضرور ہی انشاء اللہ تعالےٰ اوسکی مغفرت کریگا **ہ**

رقم سپید و سیاہ من بزمین شکستہ نگاہ من		چہ من و چہ قدر گناہ من خجلم ز نام غفور تو

حدیث مرفوع ابوہریرہ مین آیا ہے قسم ہے اللہ کی اللہ بہت زیادہ خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی جسطرح کوئی تم مین کا اپنی کہوئی ہوئی چیز جنگل مین پاتا ہے رواہ مسلم بطولہ شریح بن حارث کا لفظ یہہ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو میری طرف چلکر آ مین تیری طرف دوڑکر آونگا رواہ احمد **ع** من آیم بجان گر تو آئی بہ تن **ہ** کوئی آدمی کسی جنگل مین اپنی سواری کو جسپر اوسکا کہانا پینا تہا کہو کر مرنے پر آمادہ ہو ناگہان جاگ کر دیکہے کہ اوسکی سواری مع زاد و شرب کے موجود ہے جو خوشی اوسکو ہوتی ہے اوس سے زیادہ خوشی اللہ کو بندۂ مومن کی توبہ کرنے سے ہوتی ہے یہہ مثال بالفاظ مختلفہ کئی حدیثون مین آئی ہے یہہ حدیثین صحیحین کی ہین **ف** ابوذر مرفوعاً کہتے ہین جسنے اچہے کام کئے باقی زمانے مین اللہ

اوسکے گناہ گذشتہ بخشدیتا ہے جو کوئی برے کام کرتا ہے زمانہ باقی مین اوسکو گذشتہ وآیندہ دونون گناہ پر پکڑتا ہے رواہ الطبرانی ابو الدرداء نے کہا مجھکو کچھ وصیت فرمائیے فرمایا جب تجھ سے کوئی سیئہ ہوجاوے تو بعد اوسکے حسنہ کر یہ حسنہ اوس سیئہ کو مٹادیگا رواہ احمد یہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے حدیث ابی ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا تہا وہ آیا اوسنے کہا مجھ سے بدلا لیجیے کچھ جواب ندیا جب وہ چلدیا اوسکو بلایا یہ آیت اوسکو سنائی اقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین اوسنے کہا یہ میرے لیے خاص ہے یا سارے لوگون کے واسطے ہے فرمایا سبکے لیے ہے رواہ مسلم بطولہ معلوم ہوا کہ گناہ صغیرہ نماز پڑہنے سے دور ہوتے رہتے ہین کبیرہ توبہ کرنے سے مٹ جاتے ہین پہر جسکا ایمان درست ہے مگر اوسکو توفیق توبہ کی نہوئی تو بہی اگر خدا چاہے تو بطریق خرق عادت کے اوسکو بخشدے کوئی مانع نہین ہے مگر بڑا عمدہ علاج گناہ کا کوئی گناہ کیون نہو یہی توبہ ہے اللہ ہم سبکو انابت واستقامت نصیب کرے رسالہ محو الحوبہ مین بیان توبہ کا رسالہ فتح الباب مین بیان مغفرت کبائر کا لکھا گیا ہے اللہم غفرا وتوفیقا۔

بیان خالی ہونیکا واسطے عبادت کے متوجہ ہونیکا طرف اللہ تعالیٰ کی

معقل بن یسار کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارا رب عز وجل کہتا ہے اے ابن آدم تو خالی ہو واسطے میری عبادت کے مین بہردونگا دل تیرا غنا سے تیرے دونون ہاتہ رزق سے اے ابن آدم تو دور نہو مجہ سے ورنہ مین بہردونگا دل تیرا فقر سے ہاتہ تیرے شغل سے رواہ الحاکم یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ مین بلفظ دیگر نزدیک ترمذی کے بہی آیا ہے عمران بن حصین کا لفظ یہ ہے جو شخص منقطع ہوا طرف اللہ کے کفایت کرتا ہے اللہ اوسکے مونت کو رزق دیتا ہے اوسکو جہان سے گمان نہین ہوتا رواہ ابن حبان والبیہقی

ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے سب ہموم کو ایک ہم معاد کا کر دیا کفایت کرتا ہے اللہ اوسکے ہم دنیا کو اور جسکو لیگئے ہموم اوسکے جابجا تھین پروا کرتا اللہ کہ وہ کس جنگل مین ہلاک ہوا رواہ ابن ماجۃ ۵

غم دین خور کہ غم غم دین ست		ہمہ غمہا فرو ترزین ست	

ابن عمر کا لفظ یہہ ہے من جعل الہم ہما واحدا کفاہ اللہ ہم دنیاہ ومن تشعبتہ الہموم لم یبال اللہ فی ای اودیۃ الدنیا اھلکہ رواہ الحاکم حاصل معنی اسکے وہی ہین جو اوپر گزر چکے ۔

بیان عمل صالح کا وقت فساد زمان کے

ابو ثعلبہ خشنی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اس آیت کے کیا معنی ہین علیکم انفسکم فرمایا تم معروف پر چلو منکر سے بچو جب تو دیکھے کہ بخل کی اطاعت کیجاتی ہے ہوی کا اتباع ہوتا ہے دنیا اختیار کی گئی ہر ذی رائے اپنی رائے پر ناز کرتا ہے اوسوقت تو اپنی جان کو لازم پکڑ عوام کے کام کو چھوڑ دے تمہارے پیچھے دن صبر کے چلے آتے ہین اونمین صبر کرنا ایسا ہے جیسے چنگاری کا ہاتھ مین لینا جو کوئی اون دنون مین صبر کریگا اوسکو اون پچاس آدمیون کا سا اجر ملیگا جو کہ اوسکی طرح کا عمل کرتے ہین رواہ الترمذی دوسری روایت مین اتنا اور آیا ہے کہ کہا گیا اے رسول خدا یہہ پچاس آدمی ہم مین سے ہین یا اونمین سے فرمایا بلکہ تم مین سے پچاس آدمی کا اجر ملیگا اس حدیث مین بشارت ہے اون لوگون کے لئے جو زمانہ فساد مین سنت و کتاب پر عمل کرتے ہین پھر اس عمل کے سبب سے آفات اہل زمان پر صابر ہین بشارت بھی کیسی کہ پچاس صحابی کے برابر اس ایک عامل بالحدیث کو اجر ملیگا اگر برابر ایک ہی صحابی کے اجر ملتا تو نجات دارین کے لئے بس ہوتا چہ جائے بپنجاہ صحابی کے وللہ الحمد اے اللہ تو ہمکو توفیق اتباع کی دے ابتداع سے بچا جیسا تونے ہمارے عقیدہ کو درست کیا ہے اسیطرح ہمسے کام بھی اچھے لے تجہیر یہہ

بات کچھ دشوار نہین ہے ؎

بیان جمے رہنے کا اچھے کام پر اگرچہ قلیل ہو

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے اے لوگو لو تم وہ عمل جسکی طاقت رکھتے ہو اللہ نہین ملول ہوتا یہانتک کہ تم ملول ہو بہت دوست اللہ کو وہ عمل ہے جسپر ہمیشگی ہو گو تھوڑا ہی کیون نہو دوسری روایت مین یون ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اوسپر ثابت رہتے تیسری روایت یہہ ہے کہ آپ سے پوچھا احب اعمال الی اللہ کونسا عمل ہے فرمایا ادومہ وان قل چوتھی روایت مین یون آیا ہے کہ ان احب الاعمال الی اللہ ادومہا وان قل رواہ الشیخان پانچوین روایت ام سلمہ سے یون ہے کہ انتقال نہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ اکثر نماز آپکی بیٹھکر ہوتی بہت محبوب عمل آپکو وہ تھا جسپر بندہ مداومت کرے گو ذرا سا ہو رواہ ابن حبان

بیان محتاجی و تہیدستی و فضیلت فقر وغیرہ کا

ابو الدردا نے مرفوعاً کہا ہے کہ تمہارے سامنے ایک سخت گھاٹی ہے نجات نپاویگا اوس سے مگر سبکبار رواہ البزار ؎

توره از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری	سبکروحان چو بوئے گل فرو بستند محملها

ام درداء کا لفظ یہہ ہے کہ مینے ابو الدرداء سے کہا تجھکو کیا ہوا ہے جو تو اور ون کیطرح طلب نہین کرتا کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا ہے فرماتے تھے تمہارے پیچھے ایک ٹیڑھی گھاٹی ہے بوجھل لوگ اوس سے نگذر سکینگے سو مین چاہتا ہون کہ اوس گھاٹی کے لئے ہلکا پھلکا بنون رواہ الطبرانی ؎

حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب جہان	آنچہ من در کار دارم اکثرش درکار نیست

ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین اللہ بچاتا ہے اپنے بندہ مومن کو دنیا سے اور وہ چاہتا ہے

اوسکو جیسے کہ بچاتے ہو تم اپنے بیمار کو کہانے پینے سے رواہ الحاکم و ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ آپنے
فرمایا مینے جہانکا جنت مین دیکہا اکثر جنت والے فقرا رہین جہنم مین جہانکا دیکہا اکثر ناری
بہی عورتین ہین رواہ الشیخان اسکو احمد نے بہی باسناد جید ابن عمرو سے روایت کیا ہے
مگر لفظ یہہ ہے کہ جہانکا مینے نار مین دیکہا اکثر نار والے اغنیا و نسا رہین حدیث ابو سعید مین
مرفوعاً آیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب تو اپنے بندہ مومن پر دنیا مین تنگی رزق کی کرتا
ہے اللہ نے جنت کا دروازہ کہولدیا کہ اسکو دیکہو یہہ مینے اوسکے لئے تیار کر رکہا ہے موسیٰ
نے کہا اے رب تیری عزت و جلال کی قسم ہے اگر وہ دست و پابریدہ ہوتا موہنہ کے بل چلتا
جسدن سے کہ تونے اوسکو پیدا کیا ہے قیامت تک اور انجام اوسکا یہہ ہے تو کبہی اوسنے
کوئی تکلیف نہین دیکہی پہر کہا اے رب یہہ تیرا بندہ کافر ہے تونے اسپر رزق کو کشادہ کردیا
ہے فرمایا دروازہ نار کا کہولد و کہا مینے اوسکے لئے یہہ تیاری کی ہے موسیٰ نے کہا اے رب
قسم ہے تیرے عزت و جلال کی اگر اوسکو ساری دنیا ملتی جسدن سے کہ تونے اوسکو پیدا کیا
ہے قیامت تک اور انجام اوسکا یہہ ہے تو اوسنے کبہی کوئی بہتری نہین دیکہی رواہ احمد
معلوم ہوا کہ انجام فقر کا ہمراہ ایمان کے جنت ہے انجام آسودگی کا ہمراہ کفر کے جہنم ہے خاک
پڑے اوس عیش پر جسکی عاقبت نار ہے بہتر ہے وہ محتاجی جسکی عاقبت خلد برین ہے اللهم قنا
ابن عمرو مرفوعاً کہتے ہین تم جانتے ہو کہ سب سے پہلے خلق خدا سے جنت مین کون آدمی جاویگا
کہا اللہ و رسول داناتر ہین کہا فقرا رمہاجرین جنکے سبب سے سرحدون کی حفاظت ہوتی ہے مکاره
سے بچاؤ رہتا ہے ایک اونمین کا مرتا ہے اوسکی حاجت اوسکے سینے مین ہوتی ہے اوسکو قضا ر
نہین کرسکتا ع دلکی دل ہی مین رہی بات نہونے پائی ۔ اللہ جن فرشتون سے چاہتا ہے
کہتا ہے تم جا کر اونکو سلام کرو وہ کہتے ہین ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہین تیری خلق مین
پسندیدہ ہین کیا ہم اونکے پاس جا کر اونپر سلام کرین اللہ فرماتا ہے یہہ وہ بندے ہین جنہون
نے مجہکو پوجا کسی چیز کو میرا شریک نکیا انکے سبب سے ثغور بند ہوتا تہا مکارہ سے بچاؤ ہوتا تہا اونمین کا کوئی مرجاتا تو اوسکی

حاجت اوسکے دل مین رہتی وہ اوسکو پورا نکر سکتا اوسپر ہر دروازے سے فرشتے آکریون کہتے ہین
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار رواہ احمد اس حدیث مین بیان ہے حسن
عاقبت جملہ اہل فقر کا گو اس جگہہ خاص فقراء مہاجرین کا نام لیا ہے ثوبان کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہے میری حوض عدن سے عمان تک ہوگی اوسکے کوزے جتنے آسمان کے تارے پانی برف
سے زیادہ سفید مزا شہد سے زیادہ شیرین سب سے زیادہ جو اوسپر آئینگے یہی فقراء مہاجرین ہونگے
کہا اونکا حال بیان فرمائیے فرمایا پریشان سر میلے کچیلے کپڑے نکاح نہین کرتے ہین چین کرنیوالی
عورتون سے کہولا نہین جاتا انکے لئے دروازہ جو حق اونپر ہے وہ دیتے ہین جو حق انکا ہے
وہ انکو نہین ملتا رواہ الطبرانی وھو فی الترمذی بنحوہ اس حدیث مین بہی اگرچہ ذکر
فقراء مہاجرین کا ہے مگر جو فقیر مومن شریک انکے حال وقال کا ہے اوسکا انجام بہی یہی ہوگا جو
انجام انکا ہے انشاء اللہ تعالے **ف** عمر بن عبد العزیز نے جب یہہ حدیث زبان ابو سلام
اسود سے سنی کہا لکن مینے تو منعمات سے نکاح کیا فاطمہ دختر عبد الملک سے میرے لئے دروازے
بہی کہولے گئے اب ضرور ہے کہ مین اپنا سر نہ دہوؤن تاکہ بال پریشان رہین نہ اپنا کپڑا دہوؤن
جو میرے بدن سے ملا رہتا ہے یہانتک کہ میلا کچیلا رہے رواہ الترمذی والحاکم واللفظ لہ
معلوم ہوا کہ باوجود آسودگی کے تواضعاً للہ میلے سر میلے بدن رہنا حوض کوثر پر جانیکا وسیلہ
ہے یہہ اور بات ہے کہ کوئی شخص یہہ کام بخل سے کرے نہ خاکساری سے کہ وہ کفران نعمت
ہے یہہ شکر احسان باریتعالے ہے ابن عمرو مرفوعاً کہتے ہین قیامت مین جب سب لوگ جمع ہونگے
تو کہا جاویگا کہ اس امت کے فقرا کہان ہین اون سے کہین گے تمنے کیا عمل کیا وہ کہینگے اے رب
ہم بلا مین پہنسے ہم نے صبر کیا تو نے دولت وسلطنت اوروںکو دی اللہ فرما دیگا تم سچ کہتے ہو پہر
وہ سب لوگون سے پہلے جنت مین جا دینگے دولت وسلطنت والون پر سختی حساب کی رہیگی کہا
مومن اوس دن کہان ہونگے فرمایا نور کی کرسیون پر ابر اونپر سایہ کریگا وہ دن ایمان والون
پر ایک گہڑی بہر سے بہی زیادہ کوتاہ تر ہوگا رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ یہان کے بادشاہ

وہان گدا ہونگے یہان کے فقیر وہان کے سلطان ہونگے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے فقرار
مسلمین جنت مین اغنیار سے آدہے دن پہلے جاوینگے یعنی پانسو برس رواہ الترمذی
تہہ وہ اغنیار ہونگے جنکا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے لائق مغفرت کے ٹہیرے ہین اونکا تو کچہہ ذکر
ہی نہین ہے جو غرہٗ دولت مین بے ایمان ہوکر مر گئے آتنے ظلم وکبائر کئے کہ لایق عفو نہ ٹہیرے حدیث
ابو سعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کی ہے اللھم احینی مسکینا و توفنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ
المساکین رواہ ابن ماجۃ حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ان اشقی الاشقیاء من
اجتمع علیہ فقر الدنیا وعذاب الآخرۃ یعنی سب مین بڑا بدبخت بدنصیب کمبخت وہ شخص
ہے جسپر دنیا کی محتاجی آخرت کا عذاب جمع ہوا ف آدمی چار قسم کے ہوتے ہین ایک وہ جو یہان
وہان دونون جگہہ اچہے رہے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار دوسرے وہ جو یہان وہان دونون جگہہ برباد ہوئے جیسے کافر فقیر وگدا یہہ
اشقی الاشقیار ہین تیسرے وہ جو یہان برے وہان اچہے رہین گے جیسے فقرار مومنین چوتہے
وہ جو یہان اچہے وہان برے ٹہیرینگے جیسے سلاطین شیاطین ف مسکین اوسکو کہتے ہین جسکی آمدنی
کم خرچ زیادہ ہو کانت لمساکین یعملون فی البحر فقیر وہ ہے جسکو فاقہ گہیرے رہے بقدر کفاف
بہی میسر نہ آوے امیۃ بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مانگتے
تہے بوسیلہ صعالیک مسلمین کے رواہ الطبرانی صعلوک کہتے ہین تہی دست فاقہ مست کو ابوذر
کو وصیت کی تہی کہ اپنے مافوق کیطرف نہ دیکہہ اپنے مادون کیطرف دیکہہ مساکین سے محبت رکہہ
اونکے پاس بیٹہہ اوٹہہ الحدیث رواہ ابن حبان کہتے ہین سلیمان علیہ السلام جب پاس
کسی مسکین کے بیٹہتے تو کہتے مسکین جالس مسکینا یعنی ایک مسکین دوسرے مسکین کے پاس
آبیٹہتا ہے ع سلیمان باہمہ حشمت نظرہا بود با مورش سمجہو تو سارے ابن آدم مسکین ہی مسکین
ہین مگر جبکہ کام ہی مسکین کا سا کرین تہبت پادشاہ باطن مین مسکین تہے تہبت مساکین باطن مین
بندہٗ درہم ودینار گذرے ہین اونکا حشر اہل سکنت مین ہوگا انکا حشر اہل دولت مین

چو فقر اندر لباس شاہی آمد	بہ تدبیر عبید اللہی آمد

اے اللہ تو مجھکو مسکین جلا مسکین مار مسکین اوٹھا مساکین مین پہونچا اس دولت ظاہری فانی کو حجاب نعمت وراحت جاودانی کا نکر تو کسی کی صورت کو نہین دیکھتا ہے سیرت و دل کو دیکھتا ہے ختم اللہ لنا بالحسنی حارثہ بن وہب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کیا خبر نہ دون مین تمکو اہل جنت کی ہر ضعیف مستضعف جنتی ہے اگر اللہ پہ قسم کہا بیٹھے تو اللہ اوسکو سچا ہی کردے الحدیث رواہ الشیخان ضعیف وہ مومن ہے جسکو مقدور نہین مستضعف وہ غریب ہے جسکو لوگ حقیر فقیر جانتے ہین ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے قیامت مین ایک بڑے موٹے آدمی کو لاوینگے وہ نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے بھی نہ ٹھیریگا رواہ الشیخان یعنی ایک بال کے برابر بھی کچھ قدر اوسکی نہو گی موٹے لوگ یہہ نہ سمجھین کہ بفحوائے الفربہ مخواہ مرد آدمی جسطرح یہہ دنیا مین بھاری بھر کم نظر آتے ہین اسیطرح انکا وزن وہان بھی بھاری ہوگا بلکہ وہان سب سے زیادہ بھی ہلکے بیقدر ہونگے جیسے ایک گھاس کا تنکا بے حقیقت محض ہوتا ہے وللہ الحمد مصعب بن سعد کہتے ہین سعد کو یہہ خیال ہوا کہ وہ اورون سے بہتر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ملتی تمکو مدد و روزی مگر بطفیل انہین ضعیفون کے یعنی پھر فخر کیا رواہ البخاری نسائی کا لفظ یون ہے جز این نیست کہ مدد کیجاتی ہے یہہ امت بسبب اپنے ضعفا کے اونکی دعا نماز اخلاص کیوجہ سے معلوم ہوا کہ اہل دولت وسلطنت وریاست کو جو کچھ ملتا ہے وہ صدقہ ہے انہین ضعفا کا اگر یہہ نہوتے تو انکی سلطنت و دولت بھی نہوتی اسیلئے یہہ بات ہے کہ انکی بد دعا سے زوال دولت ہو جاتا ہے انکی دعا سے سلطنت ملجاتی ہے

بر در میکدہ رندان قلندر باشند	کہ ستانند و دہند افسر شاہنشاہی

فضالہ بن عبید مرفوعاً کہتے ہین کہ آپنے یہہ دعا کی اے اللہ جو شخص تجھپر ایمان لایا ہے مجھکو تیرا رسول جانتا ہے تو اوسکو محبت اپنے دیدار کی دے قضا کو اوسپر آسان کردے دنیا اوسکو

کم دے اور جو شخص تجہپر ایمان نہین لایا نہ میری رسالت کی گواہی دیتا ہے اوسکو تو نہ محبت اپنے
دیدار کی دی نہ قضا کو اوسپر سہل کر اوسکو بہت دنیا دے رواہ ابن حبان سلف جب کسی
شخص کو بد دعا دیتے کہتے عمر و دولت زیادہ ہو یعنی تاکہ اوسکی آخرت تباہ ہو وہ یہان عیش
وفسق مین گرفتار ہو کر نعیم آخرت سے محروم رہے محمود بن لبید کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزین ہین ابن آدم اونکو مکروہ رکھتا ہے موت
حالانکہ موت فتنہ سے بہتر ہے قلت مال حالانکہ اس سے حساب کم ہوتا ہے رواہ احمد ثوبان
کا لفظ مرفوع یہہ ہے میری امت مین ایسے لوگ بہی ہین کہ اگر کوئی اونمین کا تم سے ایک دینار
یا ایک درہم یا ایک پیسا مانگے تو نہ دیا جاوے اللہ سے اگر وہ جنت مانگے تو اللہ اوسکو دیدے
وہ دو پرانی چادر والا بے حقیقت ہے لکن اگر اللہ پر قسم کہا بیٹھے تو اللہ اوسکو سچا کردے
رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب
لو اقسم علی اللہ لابرہ رواہ مسلم ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین بڑا رشک والا میرے اولیا مین
نزدیک میرے وہ مومن ہے جو کم عیال ہے نماز سے نصیب ور ہے اپنے رب کی اچہی طرح عبادت
کرتا ہے چہپکر اطاعت بجا لاتا ہے لوگون مین مخفی ہے انگلیون سے اوسکی طرف اشارہ نہین
کیا جاتا ہے رزق اوسکا بقدر کفاف ہے وہ اس حال پر صابر ہے اوسکی موت نے
جلدی کی اوسکے لیے رونے والیان کم ہین اوسکی میراث تہوڑی ہے رواہ الترمذی
یعنی ایسا شخص لایق رشک کے ہے خود اللہ پاک کو اوسپر رشک آتا ہے کہ دیکہو اسنے کیا کام
کیا ہے جسنے قلت وعلت وذلت دنیا پر صبر کیا اوسنے میدان جنت کا مار لیا ہے ؎

بیان زہد و اکتفا کرنیکا تہوڑی چیز پر

سہل بن سعد ساعدی مرفوعاً کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا ایسا کام بتاؤ کہ
جسکے کرنے سے اللہ اور لوگ مجھکو دوست رکہین فرمایا تو زہد یعنی بے رغبتی کر دنیا مین اللہ

تجھکو دوست رکھیگا زہد کر اوس چیز مین جو لوگون کے ہاتھہ مین ہے دوست رکھین گے تجھکو لوگ
رواہ ابن ماجۃ مراد مال ومتاع دنیا ہے **ف** شقیق بلخی سے پادشاہ نے کہا تہا زاہد بلخ
تمہین ہو جوابدیا کہ مین نہین ہون تم ہو کہا کیونکر کہا زاہد وہ ہے جو قلیل پر قناعت کرے دنیا کو
خدا نے قلیل فرمایا ہے قل متاع الدنیا قلیل سو تمنے اس قلیل پہ قناعت کی ہے ہم حریص ہین کہ
آخرت کی طلب مین گرفتار ہین پادشاہ نے رو دیا کہا سچ کہتے ہو پہر توبہ کی ابو ہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے
زہد دنیا مین دلکو تن بدن کو چین دیتا ہے رواہ الطبرانی ضحاک کہتے ہین ایک آدمی نے کہا
اے رسول خدا سب سے زیادہ زاہد کون شخص ہوتا ہے فرمایا جو قبر و بوسیدگی کو نہ بہولا دنیا کی آرائش
زاید کو اوسنے چہوڑا باقی کو فانی پر اختیار کیا روز فردا کو اپنے ایام مین نہ گنا اپنی جان کو مردون
مین شمار کر لیا رواہ ابن ابی الدنیا مرسلا **ب**

دنیا خوابی ست وزندگانی درروے	خواب ست کہ در خواب بہ بینی آنرا
امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست	فرداست درین بزم زما ہم اثری نیست

کسکو معلوم ہے کہ کل تک جئین گے یا نہین روز ہی تو لوگ مرتے چلے جاتے ہین کوئی کل مر گیا تہا
کوئی آج مر گیا کوئی کل مریگا یہہ سلسلہ ختم نہو گا **ع** تانتا لگا ہے ایک یہان سے وہان تلک ٭
ابو سعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ دنیا ہری بہری میٹھی ہے اللہ نے تمکو اوسمین
اپنا خلیفہ ٹہیرایا ہے دیکہتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو سو تم اللہ سے ڈرو عورتون سے بچو دنیا سے
الگ رہو مینے کوئی فتنہ بعد اپنے زیادہ مضر مردون پر ان عورتون سے نہین چہوڑا ہے رواہ
مسلم والنسائی ابن عمرو کا لفظ مرفوع یون ہے دنیا شیرین وسرسبز ہے جسنے اوسکو اوسکے حق
بموجب لیا اوسکو برکت ہوئی بہت سے لوگ خواہش نفس مین گہستے ہین نہین ہے انکو قیامت مین مگر آگ
رواہ الطبرانی فی الکبیر ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے بندے کو دنیا مین سے کوئی چیز نہین ملتی
مگر درجہ اوسکا نزدیک خدا کے گہٹ جاتا ہے گو وہ شخص بزرگ ہی کیون نہو رواہ ابن ابی الدنیا
حدیث طویل ابو عسیب مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہجور کہا کر ٹہنڈا پانی

پیکر کہا تم سے قیامت کو اس نعمت کا سوال ہوگا کہا سچ فرمایا ہان مگر تین چیزین ایک اتنا سن سے
ستر چھپے ایک ٹکڑا جس سے بھوک مرے ایک سوراخ جسمین گرمی سردی سے بچنے کو رہے روایہ احمد
عثمان بن عفان کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین کوئی حق ابن آدم کا سوائے ان خصلتون کے ایک گھر
جو اوسکو سایہ دے ایک کپڑا جو اوسکا ستر چھپاوے ایک سوکہا ٹکڑا روٹی کا پانی سمیت روایہ
الترمذی **ف** خلیل صاحب عروض بہت محتاج تھے ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے سوکھی
روٹی کا ٹکڑا پانی مین بھگو کر کہا رہے تھے کسی نے کہا یہہ کیا حال ہے کہا شکر خداوند ذوالجلال
بے خبز و ماء وظل ھذ النعیم الاجل تعنی روٹی پانی سایہ سب کچھہ تو ہے اس سے
زیادہ اور کیا نعمت ہوگی و للہ الحمد ابن عمرو سے ایک آدمی نے کہا کیا مین فقرا رمہاجرین مین
نہین ہون کہا تیرے پاس جورو ہے جسکے پاس تو آکر رات بسر کرتا ہے کہا ہان کہا تیرا گھر ہے
جہان تو بستا ہے کہا ہان کہا پہر تو تو اغنیا رمین سے ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بھی
ہے کہا ابتو بادشاہون مین سے ہے روایہ مسلم موقوفاً ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین پہلا
حساب دن قیامت کے بندے سے یہہ ہوگا کہ اوس سے کہا جاویگا کیا مینے تیرا بدن تندرست
نہ کیا تجھکو ٹھنڈے پانی سے سیراب نکیا روایہ ابن حبان یعنی صحت بدن آب سرد پر حساب
ہوئیگا کہ تندرست ہو کر کیا کیا آب سرد پیکر کیا کیا کوئی عبادت وطاعت ادا کی یا کوئی گناہ
صغیرہ کبیرہ بجا لایا اللھم یسر علینا حسابنا عائشہ سے فرمایا تو اگر مجھہ سے ملنا چاہتی ہے
تو کفایت کرتا ہے تجھکو دنیا سے اتنا توشہ جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے خبردار جو کبھی تو پاس
اغنیار کے بیٹھے تو کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھہ جب تک کہ اوسمین پیوند لگا کر نہ پہن لے روایہ
الترمذی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ عروہ نے کہا اوس دن سے عائشہ کسی کپڑے
کو بے پیوند لگائے نہ پہنتین ایک دن پاس سے معاویہ کے اسی ہزار درہم نزدیک اونکے آئے تھے
شام تک ایک درہم بھی باقی نہ رکھا لونڈی نے کہا بھلا ایک درہم کا ہمارے لئے گوشت ہی خرید لیا
ہوتا کہا تو یاد دلاتی تو مین ایسا ہی کرتی سبحان اللہ رحمہ وہمت اسکو کہتے ہین کہ پرانا پھٹا پیوندوار

دیتین اللہ کے لئے ہزارون درہم دم بھر مین دیدین اللھم وفقنا صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالےٰ نے گدڑی اسی جگہہ سے نکالی ہے گدڑی ہی مین لعل ہوتا ہے مگر ایسے لباس پر صبر کرنا کچھہ ٹھٹھا نہین ہے جو کوئی صبر کرتا ہے اوسیکو یہہ کمال ملتا ہے ؎

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر — آرے شود ولیک بخون جگر شود

صحیح ابن حبان مین آیا ہے کہ جب سلمان فارسی مرے انکا مال چودہ یا پندرہ درہم کو بکا فضالہ بن عبید کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خوشی ہوا وس شخص کو جسنے راہ پائی طرف اسلام کے عیش اوسکا کفاف تہا اوسنے قناعت کی رواہ الترمذی منذری نے کہا کفاف وہ ہے کہ کفایت سے زیادہ کچھہ نہ بچے سعید بن عبد العزیز سے کسی نے پوچھا رزق کفاف کیا ہے کہا ایک دن کہانا ایکدن بہوکا رہنا ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یہہ دعا آئی ہے کہ اے اللہ کر رزق آل محمد کا قوت یا کفاف رواہ الشیخان مراد آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذات جناب رسالت ہے یا سارے اہل بیت نبوت یہی سبب ہے کہ سادات کم رزق ہوتے ہین الا ماشاء اللہ تعالیٰ انہین کبہی ویسی سلطنت و دولت وحکومت نہ آئی جیسے قوم مغل پٹہان مین ہوئی لھم الدنیا ولنا الآخرۃ انشاء اللہ تعالےٰ جابر کہتے ہین گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار مین ایک بچہ مُحَرد مردار گوسفند پر اوسکا کان پکڑکر فرمایا تم مین کوئی شخص اسکو ایک درہم پر لینا چاہتا ہے کہا ہمتو مفت مین بہی نہ لین اسکو لیکر کیا کرینگے فرمایا بہلا اگر یہہ تمکو ملے کہا اگر یہہ زندہ بہی ہوتا تو بہی عیب دار ہوتا کیونکہ کان چہوٹے ہین ابتو یہہ مردار ہے فرمایا واللہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم یعنی قسم ہے اللہ کی دنیا اللہ پر اس سے بہی زیادہ خوار تر ہے تمپر رواہ مسلم یہی مضمون بلفظ دیگر ابن عباس سے مرفوعاً نزدیک امام احمد کے آیا ہے لفظ مذکور یہہ ہے والذی نفسی بیدہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذہ علی اھلھا اسی کے لگ بہگ بزار نے ابو الدرداء سے مرفوعاً روایت کیا ہے سہل بن سعد کا لفظ مرفوع یہہ ہے اگر دنیا نزدیک اللہ کے برابر پر پشہ کے ہوتی تو کسی کافر کو ایک گہونٹ پانی کا بہی اوس سے نہ پلاتا رواہ الترمذی یعنی دنیا ایک ذلیل نا بکار چیز ہے اسیلئے نابکارون

و لیلون کو دی گئی ہے اگر ذرا بھی عزیز ہوتی تو اونکو ہرگز نصیب نہوتی اسیلئے اللہ اپنے دوستون
کو محبت اس ناچیز کی نہین دیتا ہے دنیا کو اون سے اونکو دنیا سے الگ تھلگ رکھتا ہے حدیث
سلمان مین دنیا کو چرکین کی مانند فرمایا ہے جسکی بدبو سے آدمی ناک بند کر لیتا ہے رواہ الطبرانی
حدیث ضحاک بن سفیان مین مثال دنیا کی فضلۂ بنی آدم ٹھیرایا ہے رواہ احمد معلوم ہوا کہ جو لوگ
نرے دنیا دار ہین وہ رات دن گو کہاتے جھک مارتے ہین روایت ابی بن کعب مین ہے مطعم ابن آدم
کو دنیا کی مثال بتایا ہے پھر فرمایا کہ دیکھو انجام اس طعام کا کیا ہے رواہ ابن حبان وصححہ
مستورد سے مرفوعاً آیا ہے کہ دنیا آخرت مین اتنی ہے جیسے کوئی اپنی اونگلی دریا مین ڈبوئے پھر
دیکھے کتنا پانی لے آئی رواہ مسلم حدیث طویل ابی ہریرہ مین بندۂ درہم و دینار و خمیصہ یعنی
لباس پر دعاے ہلاکت فرمائی ہے رواہ البخاری یعنی اللہ مال دوست جامہ دوست کو
برباد کرے آبو مالک اشعری نے مرفوعاً کہا ہے دنیا کی لذت آخرت کی تلخی ہے دنیا کی تلخی آخرت
کا مزا ہے رواہ الحاکم کعب بن عیاض کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے
میری امت کا فتنہ مال ہے رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ یہ ہے دنیا گھر ہے اوسکا جسکے لئے
گھر نہین دنیا کے لئے وہی جمع کرتا ہے جسکو کچھہ عقل نہین رواہ احمد والبیہقی وزاد و
مال من لا مال لہ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین مجکو تمپر ڈر فقر کا نہین ہے ڈر تکاثر کا ہے یعنی
زیادتی مال و متاع دنیا کا ڈر خطا کا نہین ہے ڈر تمپر تعمد کا ہے رواہ احمد یعنی بھولے بھٹکے
کبھی سے خطا نہین ہوتی ہے اسکا چندان اندیشہ نہین ہے خوف اس بات کا ہے کہ کہین تم جان
بوجھہ کر گناہ خطا جرم تصور نکرو ابن شخیر نے مرفوعاً کہا ہے کہ تم پاس اغنیاء کے کم جایا کرو اسمین
یہ ہوگا کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھوگے رواہ الحاکم ف حافظ منذری نے ایک فصل مستقل
بیان مین عیش سلف کے لکھی ہے اوسکا خلاصہ صاحب تلخیص منذری نے ایک جزو مین کیا ہے
جسکا حاصل یہ ہے کہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب و اہل بیت
نے ہمیشہ تنگی ترشی کہانے پینے پہننے رہنے بسنے کی بھگتے فاقہ رات دن دست بستہ حاضر رہتا تھا اکثر دن

کہانے کو ملا تو دو دن ناغہ ہے موٹا کہانا بے چہنا جو کا آٹا یا کہجور یا نی پر گزر تہا لباس دیکہو تو ویسا ہی درشت و سخت و سنگین تہا اس جگہہ اون سب حدیثون کا ذکر کرنا مشکل ہے کتاب بڑہتی ہے حاصل یہہ ہے کہ اس زمانہ حاضر مین جس کسیکو سب سے زیادہ تنگ حال گرفتار افلاس پابند فقر اسیر احتیاج سمجہا جاوے وہ بہ نسبت زیست سلف و صلحا رکے گو یا بادشاہ وقت سب سے زیادہ آسودہ حال ٹہیرتا ہے اسکو بخوبی سمجہ لو سو وہ لوگ تو اوس حال پر اختلال مین شاکر ذو الجلال صابر و حامد رب متعال رہتے تہے ہم لوگ باوجود اس فراغت بال و حصول امانی و آمال کے ہر دم ناشاکی خدا عاکی جفا ہین انا للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اللھم تب علینا ووفقنا ۰

بیان رونے کا اللہ پاک کے ڈر سے

منجملہ اون سات گروہ کے جنکا ذکر حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً صحیحین مین آیا ہے اور اونکو دن قیامت کے اللہ کا سایہ رحمت ملیگا ایک وہ لوگ بہی ہین جنہون نے اکیلی جگہہ اللہ کو یاد کیا پہر اونکی آنکہون سے آنسو بہ چلے دوسری حدیث مین انس سے مرفوعاً یون مروی ہے جسنے یاد کیا اللہ کو پہر بہی آنسو اوسکے ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ زمین پر گرے وہ دن قیامت کے معذب نہوگا رواہ الحاکم ابو ریحانہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے حرام ہے آگ اوس آنکہہ پر جو روئی ڈر سے اللہ کے حرام ہے آگ اوس آنکہہ پہ جو جاگی راہ خدا مین رواہ احمد والنسائی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے دو آنکہین ہین جنکو آگ نہ چہوئے گی ایک وہ آنکہہ جو خوف خدا سے روئی دوسری وہ آنکہہ جسنے راہ خدا مین جاگ کر حراست کی رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہ گہسیگا آگ مین وہ شخص جو رویا ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ پہرے دودہ تہن مین جمع نہین ہوتا غبار راہ خدا کا اور دہوان جہنم کا رواہ الترمذی ابن مسعود کا لفظ یون ہے نہین ہے کوئی مومن کہ نکلے اوسکی آنکہہ سے آنسو گو برابر سر مگس ہی کے کیون نہو خوف سے خدا کے پہر وہ آنسو اوسکے موںہہ پہ گرے مگر حرام کر دیتا ہے اللہ اوسکو آتش دوزخ پر رواہ ابن ماجۃ والبیہقی والاصبہانی ابن ماجہ کی اسناد مقارب ہے

سلم بن یسار کا لفظ یہہ ہے نہ بہر آئی کوئی آنکہہ اپنے آنسو سے مگر حرام کر دیتا ہے اللہ سارا بدن
اوسکا آگ پر نہ بہا کوئی قطرہ رخسار پہ پہر اوس موںہہ کو سیاہی نہ لگے یا خواری آوے اگر کوئی رونیوالا
کسی امت مین روتا ہے تو وہ ساری امت مرحوم ہوجاتی ہے ہر چیز کا ترازو مین ایک مقدار و وزن
ہے مگر آنسو کہ یہہ آگ کے دریا کے دریا بجہا دیتا ہے رواہ البیہقی ہکذا مرسلا مطرف بن عبد اللہ
نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑہتے آپکے
سینہ سے آواز نکلتی ہے مثل آواز چکی کے بسبب رونے کے رواہ ابو داؤد دوسری روایت
مین یون آیا ہے کہ مثل دیگ کی آواز گریہ سنائی دیتی تہی سبحان اللہ سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تو خوف خدا سے نماز مین اور باہر نماز کے روئین امت اتنی سخت دل ہوگئی ہے
کہ انکو کسیطرح پر بہی خوف خدا سے ایک دن بہی رونا نہین آتا حدیث علی مین آیا ہے کہ بدر کے
دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے ایک درخت کے صبح تک نماز پڑہتے روتے رہے رواہ
ابن خزیمۃ ہیثم بن مالک کہتے ہین خطبہ پڑہا ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک آدمی آپکے روبرو رونے لگا فرمایا اگر حاضر ہو پاس تمہارے آجکے دن ہر مومن جسکے گناہ
مثل بڑے پہاڑون کے ہون تو وہ سب اس آدمی کے رونے سے بخشدئے جاوین اسلئے کہ
فرشتے اسکے لئے روتے دعا کرتے ہین کہتے ہین اللہم شفع البکائین فیمن لم یبک یعنے
اے اللہ تو قبول کرلے شفاعت ان رونے والون کی اونکے حق مین جو نہین روئے ہین رواہ
البیہقی وقال ہکذا جاء الحدیث مرسلا ابن عباس نے کہا جب اللہ نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر یہہ آیت اوتاری یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا
الناس والحجارۃ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن یہہ آیت اپنے اصحاب کو پڑہکر
سنائی ایکجوان بیہوش ہوکر گر پڑا آپنے اوسکے دلپر ہاتہہ رکہا دیکہا ہلتا ہے فرمایا اے جوان کہہ
لا الہ الا اللہ اوسنے کہا آپنے اوسکو جنت کی بشارت دی صحابہ نے عرض کیا یہہ ماجرا ہمارے
درمیان ہوا فرمایا تمنے یہہ قول خدا کا نہین سنا ہے ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید

رواه الحاکم ؛

بیان موت کے یاد کرنے کا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے تم بہت یاد کیا کرو قاطع لذات یعنی موت کو رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ نہین یاد کرتا کوئی شخص موت کو کسی تنگی مین مگر اوسکو کشادہ کردیتی ہے نہ کسی وسعت مین مگر اوسکو تنگ کردیتی ہے ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ قبر ایک روضہ ہے ریاض جنت سے یا ایک حفرہ ہے حفر نار سے رواہ الترمذی ابن عمر کہتے ہین ایک انصاری نے کہا اے رسول خدا کون آدمی بڑا عقلمند ہوشیار ہے فرمایا جو موت کو بہت یاد کرتا ہے موت کے لئے بڑی تیاری کر رہا ہے یہہ لوگ ہین بڑے دانا دنیا کا شرف آخرت کی کرامت یہی لیگئے رواہ الطبرانی فی الصغیر براء بن عازب نے کہا ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ایک جنازے مین سو بیٹھے آپ ایک قبر کے کنارے پہر اتنا روئے کہ زمین تر ہوگئی پہر فرمایا اے بھائیو اسدن کے لئے تیاری کرو رواہ ابن ماجۃ ابن عمر کا کندہا پکڑکر فرمایا رہ تو دنیا مین مثل غریب یا مسافر کے یہہ کہا کرتے جب تو شام کرے تو صبح کی راہ نہ دیکھہ جب صبح کرے تو شام کا انتظار نکر اپنی تندرستی سے کچھہ بیماری کے لئے لے اپنی زندگی سے کچھہ موت کے لئے لے رواہ البخاری معاذ نے کہا اے رسول خدا مجھے وصیت کرو فرمایا پوج اللہ کو گویا تو اوسکو دیکھہ رہا ہے گن اپنی جان کو مردون مین یاد کر اللہ کو پاس ہر پتہر درخت کے جب تجھسے کوئی برا کام ہو تو اوسکے مقابلہ مین کوئی اچہا کام کر ستر بستر علانیہ بعلانیہ رواہ الطبرانی انس کا لفظ یہہ ہے کہ کھینچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط کہا یہہ انسان ہے پہر کھینچا پاس اوسکے ایک دوسرا خط کہا یہہ اوسکی اجل ہے پہر ایک اور خط ذرا دور تک کھینچا فرمایا یہہ اوسکی امید ہے اس درمیان مین کہ انسان اسطرح پر ہے ناگہان جو قریب تر خط تہا وہ آگیا رواہ البخاری یعنی امید دہری رہتی ہے موت جلدی سے آکر گھیر لیتی ہے ابن مسعود نے

مرفوعاً کہا ہے کہ قیامت تو قریب آئی مگر لوگون کی حرص دنیا پر بڑہتی جاتی ہے یہہ اللہ سے دور
پڑتے جاتے ہین دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جنت نزدیک تر ہے تم سے جوتے کے تسمے سے بہی زیادہ
اسیطرح نار رواہ البخاری ابوہریرہ مرفوعاً راوی ہین کہ جلدی کرو تم عمل کرنے مین پہلے
اس سے کہ آوین فتنے جیسے ٹکڑے اندہیری رات کے صبح کریگا آدمی مومن ہوکر شام کرے گا
کافر ہوکر شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوگا اپنا دین تہوڑے سے دنیا کے عوض فروخت کریگا
رواہ مسلم وہ فتنے اسوقت مین ہر جگہہ بکثرت موجود ہین ابتو دنیا ایمان ٹہیر گئی ہے کسکا
دین کسکا اسلام کہان کا احسان ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک شخص سے وعظ مین فرمایا تو غنیمت جانلے پانچ چیزون کو پہلے پانچ چیزون کے جوانی کو
پہلے بڑہاپے کے صحت کو پہلے بیماری کے آسودگی کو پہلے محتاجی کے فراغت کو پہلے شغل کے حیات
کو پہلے موت کے رواہ الحاکم شداد بن اوس کا لفظ مرفوع یہہ ہے ہوشیار وہ شخص ہے
جسنے حساب لیا اپنی جان کا کام کیا مابعد موت کے لئے عاجز وہ شخص ہے جس نے پیروی کی
اپنی جان کی تمنا رکہے اللہ سے رواہ الترمذی یعنی گناہ کئے جانا اور اللہ سے امید
نجات کی رکہنا حماقت کی علامت ہے اعمش مرفوعاً کہتے ہین آہستگی ہر چیز مین اچہی ہے مگر آخرت
کے کام مین رواہ ابوداؤد انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب اللہ کسی آدمی کے ساتہ
ارادہ خیر کا کرتا ہے تو مرنے سے پہلے اوسکو توفیق عمل صالح کی دیتا ہے رواہ الحاکم ف
حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے عذر قطع کردیا اللہ نے اوس شخص سے جسکی موت مین دیر کی یہانتک
کہ وہ ساٹہہ برس کو پہونچ گیا رواہ البخاری سہل کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے میری امت مین
ستر برس کی عمر پائی بے شک خدا نے اوسکا عذر رکہو دیا مقدمہ عمر مین رواہ الحاکم جابر
بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے نکرو تم تمنا موت کی بیشک ہول مطلع کا بہت سخت ہے آدمی کی
سعادت ہے کہ اوسکی عمر لمبی ہو اللہ اوسکو رجوع نصیب کرے رواہ احمد ابوہریرہ مرفوعاً
کہتے ہین کوئی تم مین سے آرزو موت کی نکرے اگر نیک ہے شاید نیکی زیادہ ہو برا ہے تو شاید

بازرہے رواہ البخاری مسلم کا لفظ یہہ ہے نہین بڑہتی مومن کو اوسکی عمر سے مگر بھلائی انس کی
حدیث مین فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی شخص موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اوسپر نازل ہوا ہے اگر
بے کئے نہ بنے تو یون کہے اللهم احيني ما كانت الحياة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة
خیرا لی رواہ البخاری ومسلم

بیان خوف خدا کا

منجملہ اون سات گروہ کے جنکو دن قیامت کے اللہ کا سایہ ملیگا ایک وہ شخص بھی ہے جسکو
کسی عورت منصب وجمال والی نے بلایا اوسنے کہا مین ڈرتا ہون اللہ سے رواہ بتمامہ الشیخان
عن ابی ھریرۃ اس مقدمہ مین ایک حدیث کفل کی بھی گذر چکی ہے مطلب یہہ کہ خدا کے خوف سے
زنا نہ کیا باوجودیکہ داعی زنا موجود تھا عورت صاحب منصب وجمال تھی قصہ اون تین شخصون
کا جو اندر ایک غار کے پہنس گئی تہی اوپر گذر چکا ہے انمین ایک شخص وہ تہا جسنے ایک عورت کو پہنچ
دیکہہ پہر خوف خدا سے زنا نہ کیا یہہ حدیث ابوہریرہ سے بطولہ صحیحین مین مروی ہے دوسری حدیث
ابوہریرہ مین مرفوعاً قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسنے اپنی اولاد سے کہا تہا کہ بعد مرنے کے اوسکو
جلاکر اوسکی خاک ہوا مین اوڑا دین جب وہ مرگیا تو ایسا ہی کیا گیا اللہ نے کہا تونے یہہ کیون کیا
کہا اے رب تیرے ڈر سے اللہ نے اوسکو بخشدیا رواہ الشیخان بطولہ حدیث انس مین مرفوعاً
آیا ہے اللہ تعالے فرماویگا نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجھکو کسی دن یا ڈرا مجھسے
کسی جگہہ مین رواہ الترمذی ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ تعالے فرماتا ہے یعنی فرشتون سے
جب بندہ میرا ارادہ کسی برے کام کرنے کا کرے تو تم اوسکو نہ لکھو جبتک کہ نکرے جب وہ کر گذرے
تو ایک سیئہ لکھو اور جو اوس کام کو میری وجہ سے چھوڑدے تو ایک حسنہ لکھو حدیث رواہ الشیخان
دوسرا لفظ انکا یہہ ہے اللہ تعالے کہتا ہے قسم ہے میری عزت کی نہین جمع ہوتی میرے بندے پر دو
خوف دو امن جب وہ دنیا مین مجہہ سے ڈریگا تو مین قیامت مین اوسکو امن دونگا اور جو [illegible]

مجھسے امن مین رہیگا تو مین قیامت مین اوسکو ڈراؤن گا رواہ ابن حبان سہل بن سعد
کہتے ہین ایک جوان انصاری کے دلمین خوف خدا کا بیٹھ گیا جب ذکر نار کا ہوتا تو وہ رونا یانتک
کہ گہر مین پڑا رہتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا ذکر سنا اوسکے گہر آئے اوسنے اوٹھکر
معانقہ کیا مرکر گر پڑا فرمایا اسکی تجہیز کرو ڈرنے اسکے جگر کو پہاڑ دیا رواہ الحاکم والبیھقی بہز بن
حکیم کہتے ہین زرارہ بن ابی اوفی نے مسجد بنی بشیر مین امامت کی سورہ مدثر پڑہی جب اس آیت
پر پہونچے فاذا نقر فی الناقور مرکر گر پڑے رواہ الحاکم ابوالدردار کا لفظ مرفوع یہہ ہے
اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو رو و بہت ہنسو تہوڑا نکل جاؤ جنگل کو چیختے ہوئے رواہ البخاری

بیان رجا و حسن ظن کا ساتھ اللہ پاک کے

انس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے اللہ تعالے کہتا ہے اے ابن آدم اگر
آویگا تو پاس میرے زمین بھر خطائین لیکر پہر ملیگا تو مجھسے شریک نکرتا تہا تو کسی چیز کو ساتھ میرے
تو ملونگا مین تجھسے زمین بھر مغفرت لیکر رواہ الترمذی دوسری روایت مین یون آیا ہے آئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر اور وہ موت مین تہا فرمایا تیرا کیا حال ہے اوسنے
کہا اللہ سے امید رکہتا ہون یعنی مغفرت کی اپنے گناہون سے ڈرتا ہون فرمایا جمع نہین ہوتی
رجا و خوف کسی مومن کی دلمین ایسی جگہہ مین مگر اللہ اوسکی امید پوری کرتا ہے خوف سے اوسکو امن
دیتا ہے رواہ الترمذی معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون کہ سب سے پہلے
اللہ دن قیامت کے مومنون سے کیا کہیگا اور وہ اللہ سے کیا کہین گے کہا ہان فرمایا اللہ یہہ
کہیگا تم مجھسے ملنا چاہتے تہے وہ کہین گے ہان اے رب ہمارے فرماویگا کسلئے کہین گے عفو و مغفرت
کی امید پر فرماویگا تمہارے لئے میری مغفرت واجب ہوگئی رواہ احمد حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً
آیا ہے مین پاس گمان اپنے بندے کے ہون الحدیث رواہ الشیخان جابر کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن پہلے وفات سے فرمایا تہا نہ مرے کوئی تم مین مگر گمان نیک رکہتا

اللہ عزوجل سے رواہ مسلم واثلہ بن اسقع کا لفظ یہ ہے اللہ فرماتاہے مین ہون نزدیک گمان بندے اپنے کے اگر مجہہ سے نیک گمان رکہتاہے تو اوسکا فائدہ ہے اور جو بد گمان ہے تو اوسیکا نقصان ہے رواہ احمد وابن حبان ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے اللہ نے حکم کیا ایک بندے کو آگ مین جانیکا جب وہ کنارۂ نار پر پہونچا کہڑے ہوکر اودہر اودہر دیکہنے لگا پہر کہا قسم ہے اللہ کی میرا گمان تو نیک تہا اللہ نے فرمایا اسکو پہیر لاؤ مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون رواہ البیہقی ❖

کتاب الجنائز

بیان مانگنے عفو وعافیت کا اللہ پاک سے

انس کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون دعا افضل ہے فرمایا تو اپنے رب سے عافیت ومعافات دنیا وآخرت کی مانگ دوسرے تیسرے دن آکر پہر یہی کہا آپنے پہر وہی جواب دیکر فرمایا کہ جب تجہکو دنیا وآخرت مین عافیت ملے تو تو فلاح کو پہونچ گیا رواہ الترمذی ابوبکر صدیق کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پہ روکر فرمایا اللہ سے عفو وعافیت مانگو کسیکو بعد یقین کے عافیت سے بہتر کوئی چیز نہین دیگئی ہے رواہ الترمذی ابوہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ کوئی دعا بندہ کی اس سے بہتر نہین ہے کہ یون کہے اللهم انی اسألك المعافاة فی الدنیا والآخرة رواہ ابن ماجة ابومالک اشجعی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا مین اپنے رب سے کسطرح مانگون فرمایا کہہ اللهم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی یہہ کلمے دنیا وآخرت کو تیرے لئے جمع کردیتے ہین رواہ مسلم انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ دعا درمیان اذان واقامت کے مردود نہین ہوتی کہا ہم کیا کہین فرمایا اللہ سے عافیت دنیا وآخرت مانگو رواہ الترمذی

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین سوال کیا جاتا اللہ سے زیادہ تر محبوب عافیت سے رواہ
الترمذی عائشہ نے کہا بھلا اگر مین شب قدر دیکھون تو کیا کہون فرمایا یہہ کہہ اللھم انک
عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ الترمذی یعنی ۵

	کریما ببخشائے بر حال ما		کہ ہستم اسیر کمند ہوا

مبتلا کو دیکھکر کیا کہے

ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی کسی صاحب بلا کو دیکھے تو یون کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی
علی کثیر ممن خلق تفضیلا وہ بلا اوس شخص کو نہ پہونچیگی رواہ الترمذی والبزار والطبرانی ۵

بیان صبر کرنیکا جان و مال کی بلا پر

ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی صبر کرتا ہے اللہ اوسکو صبر دیتا ہے کسیکو کوئی عطا صبر سے
زیادہ کشادہ تر نہین دیگئی رواہ الشیخان ۵

	صبر ست علاج دل بیمار تو واقف		افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست

علقمہ کی لفظ مرفوع یہہ ہے صبر آدھا ایمان ہے یقین پورا ایمان ہے رواہ الطبرانی جعفر بن ابی طالب
کا لفظ یہہ ہے کہ صبر مسلمان کا ٹیکا ہے رواہ رزین ۵

	اتنی گزری جو ترے ہجر مین سو اسکے سبب		صبر مرحوم عجب مونس تنہائی تھا

ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے مثال مومن کی جیسے کھیتی کہ ہمیشہ ہوائین اوسکو ہلاتی رہتی ہین اسیطرح
مومن کو ہمیشہ کچھ نہ کچھ بلا پہونچتی رہتی ہے مثال منافق کی جیسے کہ درخت صنوبر کا جب ہلا جڑ سے
اوکھڑ گیا رواہ الترمذی مصعب بن سعد اپنے باپ سے مرفوعاً راوی ہین کہ مینے کہا اے رسول
خدا کسکی بلا زیادہ سخت ہے فرمایا انبیاء کی پھر جو افضل ہے پھر جو بعد اوسکے افضل ہے آدمی مطابق
اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے اگر دین مین سخت درشت ہے تو اوسکی بلا بھی سخت تر ہوتی ہے اگر دین

مین ہلکا ہے تو بقدر دین مبتلا ہوتا ہے بلا بندے پر چلی جاتی ہے یہانتک کہ وہ زمین پر چلتا ہے
اوسپر کوئی گناہ باقی نہین رہتا رواہ الترمذی ابو سعید کا لفظ یہ ہے کہ سخت تر بلا مین سب
لوگون سے انبیاء ہین پھر علماء پھر صالحین الحدیث رواہ الحاکم جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے
قیامت کو اہل عافیت جب ثواب اہل بلاء کا دیکھین گے تمنا کرینگے کہ کاش اونکی کہال قینچی سے کاٹی
جاتی رواہ الترمذی ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین شہید کو دن قیامت کے لاوینگے اوسکو حساب
کے لئے کھڑا کیا جاویگا صدقہ دینے والے کو لاوینگے اوسکو بھی حساب لینے کے لئے کھڑا کرینگے پھر اہل
بلا کو لاوینگے اونکے لئے نہ ترازو کھڑی ہوگی نہ نامۂ اعمال کھولا جاویگا بلکہ اونپر اجر بہا جر برساوینگے
یہانتک کہ عافیت والے تمنا کرینگے کہ کاش اونکی کہال مقراض سے کاٹی جاتی اللہ کا حسن ثواب
دیکھکر رواہ الطبرانی فی الکبیر انس مرفوعاً کہتے ہین عظمت جزا کی عظمت بلا سے ہوتی ہے اللہ
جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہے تو اونکو بلا مین مبتلا کرتا ہے جو راضی رہا وہ رضی ہوگا جو خفا ہوا
وہ خفگی اوٹھاویگا رواہ الترمذی ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے آدمی کے لئے نزدیک
اللہ کے ایک مرتبہ ہوتا ہے وہ کسی عمل سے اوس درجہ تک نہین پہونچتا اسلئے اللہ ہمیشہ اوسکو
کسی نہ کسی مکروہ مین مبتلا رکھتا ہے یہانتک کہ وہ اوس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہے رواہ ابن حبان
فی صحیحہ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین پہونچتا کسی مومن کو کوئی تعب یا مرض یا ہم
یا حزن یا ایذا یا غم یہانتک کہ کوئی کانٹا لگ جاوے مگر اللہ اوسکے لئے کفارہ اوسکی خطاؤن
کا کر دیتا ہے رواہ الشیخان عائشہ کا لفظ یہ ہے نہین لگتا کسی مسلمان کو کانٹا یا کچھ اوس سے
زیادہ مگر لکھا جاتا ہے اوسکے لئے ایک درجہ مٹائی جاتی ہے اوس سے ایک خطا رواہ مسلم
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے ہمیشہ رہتی ہے بلا مومن و مومنہ کو جان اولاد و مال مین یہانتک کہ
جب خدا سے ملاقات ہوتی ہے تو کوئی خطا بھی اوسپر باقی نہین رہتی رواہ الترمذی ابن عباس
مرفوعاً کہتے ہین جس کسیکو کوئی مصیبت مال یا جان مین پہونچی اوسنے اوسکو چھپایا لوگون سے شکایت
نہ کی تو اللہ پر حق ہے کہ اوسکو بخشدے رواہ الطبرانی عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جب کسی

بندے کے گناہ بہت ہو جاتے ہین اور کوئی عمل اوسکا ایسا نہین ہوتا ہے جو کفارہ ٹھیر سکے تو
اللہ اوسکو رنج مین مبتلا کر دیتا ہے وہ اوسکے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے رواہ احمد دوسرا
لفظ انکا یہہ ہے کہ جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ اوسکو گناہون سے ایسا خالص کر دیتا ہے
جیسے بھٹی لوہے کو صاف کر دیتی ہے رواہ الطبرانی ابو موسیٰ مرفوعاً کہتے ہین جب بندہ بیمار
یا مسافر ہوتا ہے تو اوسکے لیے وہ عمل جو کہ حالت اقامت وصحت مین کرتا تہا لکہا جاتا ہے رواہ
البخاری ابن عمر کا لفظ یہہ ہے نہین کوئی آدمی جسکے بدن مین کوئی بلا پہونچی مگر حکم دیتا ہے اللہ
عز وجل ملائکہ حافظین کو کہ لکہو اوسکے لیے ہر دن ہر رات وہ عمل خیر جو کیا کرتا تہا میرے اعتماد پر
رواہ احمد واللفظ لہ والحاکم یہی مضمون حدیث انس مین نزدیک احمد کے بہی آیا ہے اتنا
زیادہ ہے کہ اگر اوسکو شفا دے تو نہلا کر پاک کر دیتا ہے اور جو قبض کر لیا تو اوسکو مغفور مرحوم
فرماتا ہے اسد بن کرز نے مرفوعاً کہا ہے بیمار کی خطائین ایسی جہڑ جاتی ہین جیسے درخت کے پتے
رواہ ابن احمد فی زوائدہ ام العلاء سے وقت عیادت کے فرمایا تو خوش ہو جا بیماری مسلمان
کی اوسکی خطاؤن کو ایسا دور کرتی ہے جیسے آگ میل لوہے چاندی کا رواہ ابوداؤد ابوہریرہ
کہتے ہین جب یہہ آیت اوتری من یعمل سوء یجز بہ مسلمانون کو بہت شاق گزرا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لگے رہو سیدہی چال چلے جاؤ مسلمان کی ہر مصیبت کفارہ ہوتی ہے یہانتک
کہ ذراسی تکلیف اور کانٹا جو اوسکو لگتا ہے رواہ مسلم ابوبکر صدیق نے کہا اے رسول خدا
بعد اس آیت کے کیونکر درستی وصلاح ہو سکتی ہے لیس بامانیکم ولا امانی اہل الکتاب من
یعمل سوء یجز بہ ہم جو کام کرینگے ہمکو اوسکی سزا جزا ملیگی فرمایا اللہ تجہکو بخشے کیا تو بیمار نہین ہوتا
ہے کیا تجہکو غم نہین پہونچتا ہے کیا تجہکو سختی نہین ہوتی ہے کہا ہان فرمایا یہی تمہاری سزا جزا ہے
رواہ ابن حبان عطا بن یسار مرفوعاً کہتے ہین جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے اللہ تعالےٰ دو فرشتے
بہیجتا ہے کہتا ہے دیکہو یہہ اپنی عیادت کرنے والون سے کیا کہتا ہے اگر اوسنے اللہ کی حمد وثنا
بیان کی تو وہ اس حمد وثنا کو پاس اللہ کے لیجاتے ہین حالانکہ اللہ کو خوب معلوم ہے اللہ فرماتا ہے

اگر وفات دونگا مین اس بندے کو تو جنت مین داخل کرونگا اگر شفا دونگا تو اوسکے گوشت وخون سے بہتر گوشت وخون بدل دونگا اوسکے سیئات کا کفارہ کرونگا رواہ مالک مرسلاً حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے کسی مسلمان کو کوئی ایذا بیماری وغیرہ کی نہین پہونچتی مگر اللہ اوسکے سیئات کو دور کردیتا ہے جیسے پتے درخت کے جہڑجاتے ہین رواہ الشیخان ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے ہمیشہ اللہ کے کسی لونڈی غلام کو تپ اور درد سر رہتا ہے اور اونپر خطائین مثل احد کے ہوتے ہین یہہ دونون اونکو نہین چھوڑتے اور اونپر برابر دانہ رائی کے کوئی خطا باقی ہو رواہ ابویعلی یہی مضمون حدیث ابی الدرداء مین نزدیک احمد کے بھی آیا ہے مطلب یہہ کہ تپ ودرد سر سے سارے گناہ دور ہوجاتے ہین گو برابر کوہ احد کے کیون نہون مجھکو درد سر اکثر رہا کرتا ہے گرمی یا بدخوابی یا قبض سے سر بہر اکرتا ہے مین امید کرتا ہون کہ اللہ میرے گناہون کو عوض اس تکلیف کے بخشدیگا مجھپر رحم کریگا مین اپنے گناہون سے تائب ہوتا ہون ؎

بہ در آمد بندہ بگریختہ ۔ آبروئے خود بعصیان ریختہ

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسکا سر راہ خدا مین دُکہا اوسنے صبر کیا اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے رواہ الطبرانی والبزار ابوسعید خدری مرفوعاً کہتے ہین درد سر مومن کا اور جو کانٹا اوسکو لگتا ہے یا جو چیز اوسکو ایذا دیتی ہے اوسپر اللہ دن قیامت کے اوسکا درجہ بلند کرتا ہے اوسکے گناہ کا کفارہ فرماتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے اللہ مبتلا کرتا ہے اپنے بندے کو بیماری مین یہانتک کہ وہ بیماری ہر گناہ کا کفارہ ہوجاتی ہے رواہ الحاکم وللہ الحمد انس مرفوعاً کہتے ہین اللہ فرماتا ہے مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی نہین نکالتا مین کسی شخص کو دنیا سے اونمین اوسکا بخشنا چاہتا ہون یہانتک کہ پورا کرتا ہون ہر گناہ جو اوسکی گردن پر ہے اوسکے بدن کی بیماری رزق کی تنگی سے ذکرہ رزین ابوامامہ باہلی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کوئی بندہ کسی بیماری مین نہین پچہڑتا لکن اللہ اوسکو پاک کرکے اوٹھاتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر حسن کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے اللہ کفارہ کرتا ہے مومن سے اوسکی

ساری خطاؤن کو ایک دن کی تپ سے رواہ ابن ابی الدنیا دوسرا لفظ یہہ ہے کہ صحابہ امید رکھتے تھے کہ ایک رات کی تپ کفارہ ہے سارے گناہان گذشتہ کا رواہ ابن ابی الدنیا ایضاً یہہ اسلئے کہ تپ جب آتی ہے تو سارے بدن مین سر سے پاؤن تک سرایت کرجاتی ہے جس جس عضو سے جو جو گناہ ہوا ہے اوسکا کفارہ ہوجاتی ہے آدمی گناہون سے بالکل پاک ہوکر اوٹھتا ہے ب

	گرمش بسیر کوچۂ ہر استخوان کنم		تا آمدہ بشہر وجودم تپ غمت	

ایک روایت مین یہہ بھی آیا ہے کہ ایک دن کی تپ سال بھر کے گناہون کا کفارہ ہوجاتی ہے یہہ اسلئے ہے کہ آدمی کے بدن مین تین سو ساٹھہ جوڑ پیوند ہین سال بھر کے بھی اتنے ہی دن ہین جب تپ نے سب مفاصل مین اثر کیا تو اوتنے ہی دنکا کفارہ بھی ہوا سمجھو تو یہہ محض ایک حیلہ ہے رحمت کا ورنہ کہان ایک دن کی بیماری کہان سال بھر کا کفارہ کار بعنایت ست باقی بہانہ

ف عائشہ کا لفظ یہہ ہے کہ تپ حصہ ہے ہر مومن کا آتش دوزخ سے رواہ البزار انس مرفوعاً کہتے ہین اللہ تعالے کہتا ہے جب مبتلا کرتا ہون مین کسی اپنے بندے کو اوسکی دونون آنکھون مین اور وہ صبر کرتا ہے تو دیتا ہون مین اوسکو عوض اوسکے جنت رواہ البخاری ترمذی کا لفظ یون ہے اللہ فرماتا ہے جب لین مینے آنکھین کسی اپنے بندے کی دنیا مین تو نہین ہے جزا اوسکی نزدیک میرے مگر جنت دوسری روایت یہہ ہے کہ مینے جسکی آنکھین لین اور سارے صبر کیا امید اجر تو راضی نہین ہوتا مین اوسکے لئے ثواب کا سوائے جنت کے عرباض بن ساریہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب تبارک وتعالے سے راوی ہین کہ اوسنے کہا جب لین مینے دونون آنکھین کسی اپنے بندے کی اور وہ ساتھہ اونکے بخیل ہے تو اوسکے لئے سوا جنت کے کسی ثواب پہ مین راضی نہین ہوتا اگر اوس نے اس بلا پر میری حمد کی ہے رواہ ابن حبان عائشہ بنت قدامہ مرفوعاً کہتی ہین مشکل ہے اللہ پر یہہ بات کہ لے آنکھین کسی مومن کی پھر اوسکو نعیم مین داخل کرے رواہ احمد والطبرانی ؛

جسکے بدن کو کچھ دُکھ پہونچے وہ کیا کہے

عثمان بن ابی العاص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ جب سے مین مسلمان
ہوا ہون اپنے بدن مین درد پاتا ہون فرمایا جس جگہہ بدن مین درد ہے اوسجگہہ ہاتہہ رکہہ
تین بار بسم اللہ کہہ سات بار یہہ دعا پڑہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر
رواہ الشیخان مالک کا لفظ یہہ ہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد عثمان
کہتے ہین مینے یون ہی کیا اللہ نے وہ دکہہ دور کردیا جب سے مین ہمیشہ اپنے گہر والون وغیرہم
کو اس دعا کے پڑہنے کو کہا کرتا ہون ثابت بنانی کہتے ہین جب تجہکو دکہہ ہو تو دکہہ کی جگہہ ہاتہہ
رکہہ پہر بسم اللہ کہہ کے دعاے مذکور پڑہ پہر ہاتہہ اوٹہا پہر رکہہ اسکو طاق پڑہ انس بن مالک
نے مجہہ سے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے یون ہی فرمایا تہا رواہ الترمذی

بیان حجامت کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اگر تمہاری کسی دوا مین کچہہ خیر ہے تو حجامت مین ہے رواہ ابوداود
جابر کا لفظ مرفوع صحیحین مین یون ہے کہ شرطہ محجم یا شربت عسل یا لذعۃ نار مین ہے مگر مین داغ دینے
کو دوست نہین رکہتا سلمی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین کوئی آدمی درد سر
کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکرتا تہا مگر فرماتے کہ حجامت کر نہ پاؤن کی کمر
کہتے کہ مہندی کا خضاب لگا رواہ ابوداؤد والترمذی ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ شب
معراج مین جس گروہ ملائکہ پہ گزر ہوا انہون نے یہی کہا کہ تم اپنی امت کو حکم دو کہ حجامت کیا کرین
رواہ الترمذی ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اچہا بندہ حجام ہے خون دور کرتا ہے
پشت کو ہلکا کردیتا ہے آنکہہ کو روشنی بخشتا ہے بہتر دن حجامت کا سترہوان دن ہے یا انیسوان
یا اکیسوان الحدیث رواہ الترمذی ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے حجامت

سترہوین تاریخ کو وہ ہر دکھہ سے شفا پاویگا رواہ ابو داؤد یہی حکم اونیسوین بیسوین تاریخ کا ہے اسکو حاکم نے روایت کیا ہے مراو حجامت سے پچھنے لگانا ہے آوس سے خون فاسد نکلجاتا ہے امراض دموے سب دور ہوجاتے ہین بدن ہلکا آنکھہ پر نور رہتی ہے واللہ اعلم

بیان عیادت بیمار و دعاء بیمار کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً چھ حق ہر مسلمان کے ہر مسلمان پر آئے ہین منجملہ اونکے ایک بیمار پرسی بہی ہے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہہ ہے اللہ عز وجل دن قیامت کے فرماوے گا اے ابن آدم مین بیمار ہوا تہا تو نے مجھکو نہ پوچھا وہ کہیگا اے رب مین کسطرح تیری عیادت کرتا تو تو رب العالمین ہے اللہ کہیگا تجھے معلوم نتہا کہ فلان بندہ میرا بیمار ہے تو نے اوسکی عیادت نہ کی اگر تو اوسکی عیادت کرتا مجھکو اوسکے پاس پاتا اسیطرح یہہ آیا ہے کہ فلان شخص بہوکا تہا تو نے اوسکو نہ کہلایا فلان بندہ پیاسا تہا تو نے اوسکو پانی نہ پلایا اگر تو اوسکو کہلاتا یا پلاتا تو مجھکو اوسی کے پاس پاتا رواہ مسلم ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم عیادت کرو بیمارون کی ساتھہ جاؤ جنازون کے یہہ کام تمکو آخرت کی یاد دلاوینگے رواہ احمد وابن حبان دوسرا لفظ انکا یہہ ہے پانچ کام ہین جسنے اونکو ایکدن مین کیا اللہ اوسکو اہل جنت مین لکھہ لیتا ہے بیمار کی عیادت کی جنازہ پر حاضر ہوا روزہ رکہا جمعہ کو گیا کوئی گردن آزاد کی رواہ ابن حبان معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین پانچ کام ہین جسنے ایک بہی اونمین سے کیا اللہ تعالے اوسکا ضامن ہے بیمار کی عیادت کی جنازہ کے ساتھہ نکلا کسی امام کے پاس آیا اوسکی عزت و توقیر رکہی یا گھر مین بیٹھہ رہا لوگ اوس سے وہ لوگون سے سلامت رہا الخ رواہ الطبرانی وابو داؤد نحوہ من حدیث ابی امامۃ ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوچھا آج کس نے عیادت کی کسنے مسکین کو کہلایا کون ہمراہ جنازے کے گیا ابو بکر نے ہر کام پر کہا مین نے یہہ کام کیا فرمایا یہہ خصلتین کسی شخص مین جمع نہین ہوتین مگر وہ بہشت مین جاتا ہے

رواہ ابن خزیمۃ دوسرا لفظ مرفوع انکا یہہ ہے جوکوئی عیادت کرتا ہے کسی بیمار کی تو ایک منادی آسمان سے پکارتا ہے کہ تو اچہا اور تیرا چلنا اچہا تو نے جنت مین گہر لیا رواہ الترمذی وابن ماجۃ واللفظ لہ ۹

	اوسکی گلی مین لے گئے آزردہ کو اوسے		دی تہی دعا یہہ کسنے کہ جنت مین گہر لے

توبان سے مسلم کا لفظ یہہ ہے جب آدمی اپنے مسلمان بہائی کی عیادت کرتا ہے تو سبزہ زار جنت مین ہوتا ہے جب تک کہ پہر کر آئے پوچہا سبزہ زار جنت کیا ہے فرمایا میوہ خوری اوسکی ہے انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جس نے اچہی طرح وضو کر کے کسی برادر مسلمان کی عیادت بامید ثواب کے وہ ستر برس کی راہ تک جہنم سے دور ہو گیا رواہ ابوداؤد جابر مرفوعاً کہتے ہین جسنے عیادت کی کسی بیمار کی وہ رحمت مین گہسا یہانتک کہ بیٹہے جب بیٹہا تو رحمت مین غوطہ لگایا رواہ مالک بلاغا اسی کے لگ بہگ لفظ کعب بن مالک کا نزدیک احمد کے آیا ہے عمر بن خطاب کی حدیث مین مرفوعاً یون ہے کہ جب تو پاس بیمار کے جاوے تو اوس سے دعا طلب کر اوسکی دعا مثل دعا ملائک کے ہوتی ہے رواہ ابن ماجۃ افسوس ہے کہ اکثر لوگ اس نعمت سے غافل ہین بیمار لوگون سے دعا کا طلب کرنا فال بد جانتے ہین اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین ؛

بیمار کو کیا دعا دے بیمار کیا کہے

حدیث ابن عباس مین آیا ہے جسنے عیادت کی ایسے بیمار کی جسکی اجل حاضر نہین ہوئی ہے تو اوسکے پاس سات بار یہہ دعا کہے اسأل اللہ العظیم رب العرش الکریم العظیم ان یشفیک اللہ اوس بیمار کو اوس مرض سے عافیت دیگا رواہ ابوداؤد والترمذی منذری نے کہا دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیمار کے لئے بہت حدیثون مین آئی ہے ذکر اونکا اس کتاب کی شرط پر نہین ہے سعد بن مالک مرفوعاً کہتے ہین جس مسلمان نے اپنی بیماری مین چالیس بار لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہا پہر مر گیا تو اوسکو اجر ایک شہید کا ملیگا

اور جو اچہا ہو گیا تو سارے گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین رواہ الحاکم ؛

بیان عدل کا وصیت مین

حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ ہر مسلمان پر جسکے پاس کوئی چیز لایق وصیت کرنے کے ہو حق ہے کہ دو یا تین رات بسر نکرے مگر وصیت اوسکی پاس اوسکے لکہی رکہی ہو رواہ مالک وسلم انس بن مالک کہتے ہین ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے ایک آدمی نے آکر کہا کہ فلان شخص مرگیا فرمایا ابہی تو ہمارے پاس تہا کہا ہان فرمایا سبحان اللہ گویا غضب کا پکڑنا ہے محروم وہ ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا رواہ ابویعلی حکم مسئلہ وصیت کا مقالہ فصیحہ مین مفصل لکہا گیا ہے کہ وصیت واجب ہے یا سنت یا مستحب احادیث وصایا کو قرۃ العین میر علی حسن خان ابوالنصر نے کتاب تخریج الوصایا مطبوع مصر مین بہت اچہی طرح ضبط کیا ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے مرد عورت خدا کی طاعت کرتے ہین ساٹہہ برس تک پہر اونکو موت آتی ہے وہ وصیت مین ضرر دیجاتی ہین اونپر نار واجب ہوجاتی ہے الحدیث رواہ ابوداؤد ابن ماجہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ عمل کرتے ہین اہل شر کا ستر برس تک پہر وصیت مین عدل کرجاتے ہین عمل خیر پر انکا خاتمہ ہوتا ہے جنت مین چلے جاتے ہین ابن عباس نے مرفوعا روایت کیا ہے کہ ضرر دینا وصیت مین منجملہ کبائر کے ہے پہر تلک حدود اللہ پڑہا رواہ النسائی ابوسعید خدری کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے آدمی اگر اپنی حیات وصحت مین ایک درہم خیرات کرے تو سو درہم کی خیرات کرنے سے مرتے وقت بہتر ہے رواہ ابوداؤد وابن حبان ابوہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا کون صدقہ بڑا ہے یعنی اجر مین فرمایا یہہ کہ صدقہ دے تو اور تو تندرست ہو بخیل ہو محتاجی سے ڈرے تونگری کی امید رکہے اتنی دیر نکر کہ جب جان گلے مین پہونچے تب تو کہے فلان کو یہہ دو فلان کو وہ دو وہ تو اوس فلان کا پہلے ہی ہو چکا ہے رواہ البخاری ؛

بیان محبت لقاء اللہ کا

عائشہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی دوست رکہتا ہے ملنا اللہ کا دوست رکہتا ہے اللہ اوسکے ملنے کو جو کوئی مکروہ رکہتا ہے ملنا اللہ کا مکروہ رکہتا ہے اللہ ملنا اوسکا انہون نے کہا ہم سب ہی تو موت کو مکروہ رکہتے ہین فرمایا یہہ بات نہین ہے مومن کو جب خدا کی رحمت و رضوان وجنت کی خوشخبری سنائی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بہی اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہے کافر کو جب عذاب وسخط خدا کی بشارت دیجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا نہین چاہتا اللہ بہی اوسکے ملنے کو ناپسند کرتا ہے رواہ الشیخان والترمذی والنسائی یہی مضمون حدیث انس مین نزدیک احمد کے بہی بلفظ دیگر آیا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اذا احب عبدی لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرہت لقاءہ رواہ البخاری اس سے بڑہکر کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ لونڈی غلام اپنے مالک کو دیکہین مالک اونپر رحم وکرم کرے گناہ بخشے خطا معاف فرماوے لے اللہ تو مجہہ اپنا ملنا آسان کردے آپنے ملنے کی خوشی سب سے زیادہ مجہکو دے قبر مین تو ہو اور مین ہون بس بس ؎

جہانے مختصر خواہم کہ آنجا	ہمین جای من و جای تو باشد

جسکا کوئی آدمی مرگیا ہو وہ کیا کہے

حدیث ام سلمہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین کوئی بندہ جسکو کوئی مصیبت پہونچتی ہے اور وہ یون کہتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا مگر اللہ اوسکو اجر دیتا ہے بہتر اوس سے بدلا بخشتا ہے رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہے جب تم مین کسیکو کوئی مصیبت پہونچے تو یون کہے انا للہ الخ اللہم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی بہا وابدلنی بہا خیرا منہا حدیث ابی موسیٰ کی بمقدمۂ وفات ولد وبنا ربیت الحمد

پہلے اس کتاب مین گزر چکی ہے رواہ الترمذی وابن حبان ؛

بیان قبر کہودنے مردے کے نہلانے کا

حدیث ابی رافع مین مرفوعاً آیا ہے جسنے نہلایا کسی میت کو پہر چہپایا اوسکے عیب کو بخشیگا اللہ چالیس گناہ کبیرہ اوسکے جسنے قبر کہودی کسی اپنے بہائی کی یہانتک کہ چہپایا اوسکو اندر اوسکے تو گویا اسنے اوسکو ایک گہر مین رکہا یہانتک کہ وہ مبعوث ہو رواہ الطبرانی حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جسنے کفن کیا کسی میت کو پہناویگا اوسکو اللہ سندس واستبرق جنت کا عائشہ کا لفظ یہہ ہے جسنے نہلایا کسی میت کو ادا کیا امانت کو ظاہر نہ کیا اوسکے عیب کو وہ اپنے گناہون سے ایسا نکلا جیسے کہ آج اوسکی مان نے اوسکو جنا ہو رواہ احمد والطبرانی ابوذر مرفوعاً کہتے ہین تو زیارت کر گور کی وہ تجہکو آخرت کی یاد دلاویگی نہلا موتی کو بیشک کام کاج کرنا خالی بدن کا ایک بڑی موعظت ہے نماز پڑہ جنازے پر شاید یہہ نماز تجہکو غمگین کرے غمگین آدمی خدا کے سایہ مین ہوتا ہے ہر خیر کے سامنے آتا ہے رواہ الحاکم ؛

بیان جانیکا ہمراہ جنازے کے اور دفن کرنیکا

منجملہ حقوق ششگانہ مسلم کے مسلم پر ایک یہہ بہی ہے کہ جب وہ مرجاوے تو اوسکے پیچہے جاوے اسکو مسلم نے ابو ہریرہ سے بطولہ روایت کیا ہے دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جو شخص جنازہ پر حاضر ہوا تو اوسپر نماز پڑہے اوسکو ایک قیراط ثواب ملیگا جس شخص نے حاضر ہو کر دفن بہی کیا اوسکو دو قیراط ملین گے پوچہا دو قیراط کیا ہین فرمایا مثل دو بڑے پہاڑون کے ہین رواہ الشیخان مسلم وغیرہ کی روایت یہہ ہے کہ چہوٹا قیراط برابر احد کے ہوگا ؛

بیان کثرت مصلین کا نماز جنازہ پر

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین کسی مُردے پر ایک گروہ مسلمانون کا نماز نہین پڑہتا ہے جنکی تعداد سو نفر ہو پہر وہ سب اوسکی سفارش کرتے ہین مگر اللہ اونکی سفارش کو اوسکے حق مین قبول فرماتا ہے روا ہ مسلم ابن عباس کی حدیث مرفوع مین ذکر چالیس شخص کا آیا ہے جو مشرک نہین ہین یعنی اونکی شفاعت پذیرا ہوتی ہے روا ہ مسلم معلوم ہوا کہ بعضے نمازی بہی مشرک ہوتے ہین یہہ بات نہین ہے کہ جو کوئی نماز پڑہتا ہے یا روزہ رکہتا ہے وہ مشرک نہین ہوسکتا بلکہ باوجود ایمان ظاہری کے شرک بہی جمع ہوجاتا ہے دیکہو خود خدانے ہمکو اس بات کی خبر دی ہے فرمایا وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون اسیلیے یہہ بات فرمائی ہے کہ ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعھم اللہ فیہ روا ہ مسلم عن ابن عباس مرفوعاً یہہ بہی معلوم ہوا کہ نمازی مشرک کی شفاعت حق مین میت کے قبول نہین ہوتی ہے کیا خاک قبول ہو پہر خود درماندہ شفاعت کیا جتنے مسلمان پیر پرست گور پرست رائے پرست قیاس پرست بدعت دوست ہین اکثر مشرک مبتدع ہوتے ہین اُنسے نہ زندگی مین کچہہ فائدہ ہے نہ بعد موت کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مالک بن ہبیرہ مرفوعاً کہتے ہین کوئی میت مسلمان نہین ہے جسپر تین صفین مسلمانون کی نماز پڑہین مگر اوسکے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے امام مالک بموجب اس حدیث کے جب اہل جنازہ جمع ہوجاتے تو اونکی تین صفین کرتے روا ہ ابوداؤد **ف** عبداللہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے تعزیت کی کسی مصیبت زدہ کی اوسکو اجر ہے برابر اوسکے روا ہ الترمذی ابو بردہ کا لفظ یہہ ہے جسنے تعزیت کی کسی ایسی عورت کی جسکا بچا مرگیا ہے تو اوسکو جنت کی ایک چادر اوڑہا دینگے ؀

بیان جلد لیجانے جنازہ کا جلد دفن کرنیکا

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم جلدی کرو جنازہ مین اگر نیک ہے تو تم اوسکو طرف خیر کے

لئے جاتے ہو اور اگر کچھ اور طرح پر ہے تو ایک شر کو اپنی گردنون سے اوتار کر رکہتے ہو رواہ الشیخان ابن مسعود نے کہا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ جنازہ کے ہمراہ کسطرح چلین فرمایا دوڑنے سے کچھ کم اگر خیر ہے تو اودہر جلدی لیجانا چاہئے اگر اور طرح پر ہے تو اہل نار کو دور کرنا اچہا ہے رواہ ابوداؤد مسائل کفن دفن وغیرہ کے کتب فقہ سنت مین لکھے گئے ہین جیسے فتح المغیث وغیرہ مین یہہ جگہہ ذکر احکام کی نہین ہے ۞

بیان دعا کا واسطے میت کے ثنا کرنیکا میت پر

عثمان بن عفان رضی کی حدیث مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن میت سے فارغ ہوتے کہڑے ہوکر فرماتے تم استغفار کرو اپنے بہائی کے لئے ثابت رہنا مانگو واسطے اوسکے کہ وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہے رواہ ابوداؤد انس نے مرفوعاً کہا ہے ایک جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے اچہا کہا تین بار فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی دوسرا جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے برا کہا تین بار فرمایا کہ دوزخ واجب ہوگئی پہر کہا جسکو تمنے اچہا کہا وہ جنتی ہوا جسکو تمنے برا کہا وہ دوزخی ہوا تم خدا کے گواہ ہو زمین مین رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ معلوم ہوا کہ اہل تقوی ودین کا اچہا برا کہنا کسیکو موجب حصول جنت ودخول نار کا ہوتا ہے خدا نکرے کہ کسی مردے کو نیک مسلمان برا کہین ورنہ پہر اوسکی مٹی خراب ہے یہی مضمون حدیث انس کا حدیث عمر بن خطاب مین بہی مرفوعاً آیا ہے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جس مسلمان کے لئے چار آدمی خیر کی گواہی دیتے ہین اوسکو اللہ جنت مین لیجاویگا تین اور دو آدمی کا بہی ذکر آیا ہے مگر ایک آدمی کی گواہی کا حال نہین پوچہا رواہ البخاری انس کا لفظ یہہ ہے نہین مرتا کوئی مسلمان کہ چار ہمسایہ قریب اوسکے لئے گواہی دین کہ وہ سوا خیر کے اور کچھ نہین جانتے مگر اللہ تعالے فرماتا ہے مینے تمہارا جاننا اسکے حق مین قبول کیا جو بات اسکی تم نہین جانتے ہو وہ مینے اسکو بخشدی رواہ ابو یعلی وابن حبان

یہ محض ایک حیلہ ہے مغفرت کا ورنہ خدا کو کیا معلوم نہیں ہے چار کے کہنے پر کیا اتکا ہے بُرے کو اگر ہزار اچھا کہین تو وہ اچھا نہین ہوسکتا اچھے کو اگر لاکہہ بُرا کہین تو وہ بُرا نہین ہوسکتا حدیث ابو قتادہ مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازے پر بلائے جاتے تو میت کا حال دریافت فرماتے اگر لوگ اوسکو اچھا کہتے تو نماز پڑہتے ورنہ کہدیتے کہ تم پڑہو خود نہ پڑہتے رواہ احمد ابن عمر کا لفظ یہ ہے تم ذکر کرو خوبیان اپنے مردون کی باز رہو اونکی بُرائی کرنے سے رواہ ابو داؤد عائشہ مرفوعاً کہتی ہین تم برا مت کہو اموات کو وہ پہونچ گئے اپنے آگے بہیجے ہوئے کو رواہ ابن حبان فی صحیحہ

بیان اسکا کہ مرد زیارت قبور کرین عورتین نکرین

ابو ہریرہ نے کہا زیارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مان کی قبر کی روئے اور رولایا پہر فرمایا مینے اجازت چاہی تہی اپنے رب سے کہ اونکے لئے استغفار کرون مجھکو اجازت ندی مینے زیارت قبر کی اجازت چاہی اوسکی اجازت فرمائی سو تم قبرون کی زیارت کیا کرو وہ موت کو یاد دلاتی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ آپکی والدہ مومن نتہین ورنہ اذن استغفار کا ہوجاتا یہہ بہی معلوم ہوا کہ زیارت قبور کفار و فجار کی بہی تذکر موت کے لئے جائز ہے مگر اونکے لئے دعاے خیر نکرے ہان اون سے عبرت پکڑے اپنا مرنا یاد لائے اونکا انجام بد دیکہکر اپنا انجام درست کرے ؁

ببین کہ نقش الٰہا چہ باطل افتادست	یکے بگور غریبان شہر سیرے کن

ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہہ ہے مین منع کرتا تہا تمکو زیارت قبور سے سو تم قبرونکی زیارت کیا کرو کہ وہ دنیا مین بے رغبت کرتی ہے آخرت کو یاد دلاتی ہے رواہ ابن ماجۃ منذری نے کہا پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عموماً سب مرد عورتون کو زیارت قبر سے منع کیا تہا پہر مردونکو اجازت دی عورتون کے حق مین نہی بدستور باقی رہی انتہے ابن عباس مرفوعاً

کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات قبور پر اور اونپر جو قبرون کو مسجد ٹہیراتے ہین قبرون پر چراغ جلاتے ہین رواہ ابن ماجۃ والترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوارات قبور پر رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ یہہ لعنت عورتون پر بعد اذن زیارت قبور کے واسطے رجال کے ہے یہہ بات کہ صیغہ مبالغہ سے جواز زیارت کا واسطے نسا کے نکلتا ہے لعنت کثرت زیارت پر ہے نہ نفس زیارت پر ٹہیک نہین اسلیئے کہ اگلی حدیث مین لفظ زائرات بہی آچکا ہے پس مسئلہ یہی ٹہیرا کہ مرد زیارت کرین نہ عورتین ابن عمرو کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن کرکے پہرے گہر کے دروازے پر ایک عورت کو آتے ہوئے دیکہا وہ فاطمہ علیہا السلام تہین فرمایا تو گہر سے کہان گئی تہی کہا ان گہر والون کی تعزیت کیواسطے نکلی تہی فرمایا شاید تو اونکے ہمراہ کدا تک گئی اونہون نے کہا معاذ اللہ جب مینے آپسے سن لیا تو پہر وہان تک جانا کیسا فرمایا اگر تو وہان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکہتی جب تک کہ تیرے باپ کے دادا نہ دیکہتے یعنی بہت غصہ کیا رواہ ابوداؤد والنسائی معلوم ہوا کہ عورت کو ہمراہ جنازے کے جانا یا قبر پر جانا کسیطرح درست نہین ہے اگرچہ بعض اہل علم کا اس مسئلہ مین اختلاف ہے ؁

بیان گذر کرنے کا قبور ظالمین پر

ابن عمر کہتے ہین جب گذر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجر یعنی دیار ثمود پر ہوا اصحاب سے فرمایا تم داخل نہو ان معذبین پر مگر روتے ہوئے اگر رونا نہ آوے تو داخل بہی نہو کہین تمکو وہ بلا نہ پہونچے جو اونکو پہونچی تہی رواہ الشیخان دوسری روایت مین یون ہے لما مر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالحجر قال لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسهم ان یصیبکم ما اصابهم الا ان تکونوا باکین پہر اپنا سر چہپا کر جلدیئے جلدی کرکے اوس وادی سے نکل گئے معلوم ہوا کہ ظالمون کے گہر پر گذر کرنا نچاہیئے اگر گذرے تو روتے ورنہ اندیشہ ہے کہ مبادا کہین

اونکی طرح یہہ بہی کسی عذاب مین گرفتار نہو جاوے اعاذنا اللہ منہ ؂

بیان عذاب و نعیم قبر کا

عثمانؓ نے مرفوعاً کہا ہے قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے اگر اوس سے نجات ملے تو مابعد آسان تر ہے اگر نہ ملے تو مابعد سخت تر ہے قبر سے زیادہ کوئی جگہہ گہبراہٹ کی مینے نہ دیکہی رواہ الترمذی پڑھتے عثمانؓ یہ شعر روکر

فان تنج منہا تنج من ذی عظیمۃ	والا فانی لا اخالک ناجیا
مددلے پرتو لطف نبوی کوئی عمل	شمع تنہائی ظلمت کدۂ گور نہین

ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین آدمی جب مرجاتا ہے تو صبح شام اوسکی جگہہ اوسکو دکہائی جاتی ہے اگر جنتی ہے تو اہل جنت سے اور اگر دوزخی ہے تو اہل دوزخ سے کہتے ہین یہہ جگہہ ہے تیری جب تک کہ تجھکو خدا دن قیامت کے اوٹہاوے رواہ الشیخان ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مومن اپنی قبر مین ایک سبز باغ مین ہوتا ہے اوسکی قبر کو ستر گز چوڑا کردیتے ہین قبر منور ہو جاتی ہے جیسے لیلۃ البدر کا چاند تم جانتے ہو یہہ آیت کسکے حق مین اوتری ہے فان لہ معیشۃ ضنکا کہا اللہ و رسول ہی کو خوب معلوم ہے فرمایا مراد کافر کا عذاب ہے اوسکی قبر مین الحدیث رواہ ابن ماجۃ عائشہ نے کہا اے رسول خدا یہہ امت اپنی قبرون مین مبتلا ہوتی ہے مین ایک ضعیف عورت ہون میرا کیا حال ہوگا فرمایا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا و فی الآخرۃ رواہ البزار یعنی اللہ ایمان والون کو یہان وہان سب جگہہ ایمان پر ثابت رکہتا ہے جو کوئی ایمان پر مریگا اوسکو کچہہ ڈر نہین ہے حال سوال منکر و نکیر کا اور جواب ہی مومن و کافر و منافق کا احادیث کثیرہ مین مفصل آیا ہے یہہ سب حدیثین کتاب ترغیب ترہیب منذری مین لکہی ہین یہہ جگہہ اونکے ذکر کی نہین ہے سوال یہہ ہوتا ہے من ربک ما دینک ما ہذا الرجل الذی بعث فیکم جواب یہہ ہے ربی اللہ دینی الاسلام ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سوال جواب کو ابن حبان نے اپنی صحیح مین

براء بن عازب سے مرفوعاً بطول روایت کیا ہے ؛

کتاب البعث واھوال یوم القیامۃ

منذری نے کہا یہہ کتاب کچھہ ترغیب ترہیب مین صریح نہین ہے بلکہ حکایت امور مہولہ ہے جسکا انجام واسطے سعدا کی نعیم واسطے اشقیا کے جحیم ہے ہان اسکی لپیٹ مین کچھہ صریح کچھہ مشل صریح کے ہے انتہے اسلیے ہمنے بھی ذکر اوسکا اس کتاب مین چھوڑ دیا منذری نے ایک فصل بیان مین نفخ صور وقیام ساعت کی لکھی ہے دوسری فصل بیان حشر وغیرہ مین تیسری فصل ذکر حساب وغیرہ مین چوتھی فصل حوض وصراط ومیزان کے مقدمہ مین پانچوین فصل بیان شفاعت وغیرہ مین حاصل ان سب احادیث کا رسالہ حجج الکرامۃ مین بعبارت فارسی آچکا ہے جب کسی مومن مسلمان کی دنیا درست ہو گئی ایمان پر وہ اس جہان فانی سے گزر گیا تو ابما بعد مین آسانی پر آسانی ہے اور اگر خدانخواستہ نام کا مسلمان تھا نہ کام کا کبھی شرک کیا کبھی بدعت مین پھسا رہا کبھی گناہ کبیرہ کرتے کرتے مر گیا کبھی نفاق قلبی یا عملی پر چلدیا تو انجام اچھا نہوا اے اللہ تو ہمکو اسلام پر مار ہمارا حشر ہمراہ صلحا کے کر ہمکو اپنے محارم ومعاصی سے بچا شیطان کے بہکانے گمراہ کرنے سے نگاہ رکھہ تیری مدد ہو گی تو یہہ سب کام درست ہو جاوینگے بے تیری ہدایت وتوفیق کے ہم سے کیا ہو سکتا ہے اللھم وفقنا ؛

کتاب صفۃ الجنۃ

بیان جنت مانگنے کا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین پناہ نہ مانگی نار سے کسی بندے نے سات بار مگر نار کہتی ہے اے رب تیرا فلان بندہ مجھہ سے پناہ مانگتا ہے تو اوسکو پناہ دیسے سوال نہین کرتا کوئی

بندہ جنت کا سات بار مگر جنت کہتی ہے کہ اے رب تیرا فلان بندہ مجھے مانگتا ہے تو اوسکو جنت
مین داخل کر رواہ ابو یعلی باسناد علی شرط البخاری شلا نار یون کہتی ہے کہ اے
پروردگار تیرا بندہ گنہگار صدیق حسن خان مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اوسکو بچا اور جنت یون
کہتی ہے کہ وہ تجھسے میرا سوال کرتا ہے تو اوسکو جنت دے اللهم اجرنی من النار وانی اسألك الجنة یا
غفار انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے سوال کیا جنت کا تین بار جنت کہتی ہے اللهم ادخله
الجنة جسنے پناہ مانگی نار سے تین بار نار کہتی ہے اللهم اجره من النار رواہ الترمذی
یہہ بہی ایک حدیث مین آیا ہے کہ جب تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ اعلے جنت
ہے اوسکے اوپر رحمن کا عرش ہے اللهم انی اسألك الجنة جنة الفردوس واعوذبك
من النار نار الجحیم*

بیان اہل جنت کا

حدیث مرفوع انس مین آیا ہے البتہ جگہہ ایک کمان یا ایک تازیانہ تمہارے کی جنت مین بہتر
ہے دنیا و ما فیہا سے اگر ایک عورت نسا اہل جنت سے زمین کیطرف جہانکے تو ساری زمین
کو خوشبو سے بہر دے ساری زمین کو روشن کر دے اوڑہنی جو اوسکے سر پر ہے دنیا و ما فیہا
سے بہتر ہے رواہ الشیخان ابن مسعود کا لفظ مرفوع یون ہے جنت کی عورت کا یہہ حال ہے
کہ سفیدی اوسکی پنڈلی کی ستر حلون کے اندر سے نظر آتی ہے گودا پنڈلی کا باہر سے دکہائی دیتا
ہے یہہ اسلیئے کہ اللہ نے فرمایا ہے کانهن الیاقوت والمرجان یاقوت ایک پتہر ہے اوسکے اندر
اگر چہید کرکے ڈورا پرویا جاتا ہے تو باہر سے نظر آتا ہے رواہ الترمذی ابو سعید نے اسی
آیت کی تفسیر مین مرفوعا ذکر کیا ہے کہ اوسکے رخسار مین آئینہ سے زیادہ ترصاف نظر
آتا ہے ادنی موتی اوسکا ایسا ہے جو مابین مشرق و مغرب کو روشن کر سکتا ہے وہ ستر
کپڑے پہنے ہوگی نظر اندر گہس کر پنڈلی کا گودا دیکہہ لیگی رواہ احمد وابن حبان

اے اللہ تو مجھکو ایسی عورت بہشتی نصیب کر ؀

بیان حورعین کے گانے کا

علی علیہ السلام نے مرفوعاً کہا ہے جنت مین حورعین کا ایک میلا ہوگا وہان وہ اپنی آواز کو بلند کرینگی کہ مثل اوسکے کبھی کسی نے دیکھی سنی نہوگی وہ کہین گی نحن الخالدات فلا نبید نحن الناعمات فلا نبأس نحن الراضیات فلا نسخط طوبیٰ لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی یعنی ہم ہین ہمیشہ رہنے والیان کبھی ہلاک نہون ہم ہین چین والیان کبھی بُری نہون ہم ہین راضی رہنے والیان کبھی ناراض نہون خوشی ہو اوسکو جو ہمارے لئے ہے اور ہم اوسکے لئے ہین ع
گر بہشتی زہے طرب گر بگشم زہے شرف ؀

بیان جنت کے بازار کا

انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جنت مین ایک بازار لگیگا ہر جمعہ کو وہان لوگ آوینگے باد شمال چلیگی اونکے مونہہ کو کپڑونکو لگیگی حسن وجمال بڑہ جاویگا اپنے گہر پہر کر آوینگے گہر والے کہین گے واللہ تم تو بہت حسین خوبصورت ہوکر آئے ہو رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہہ ہے اہل جنت بازار کو جاوینگے مشک کے ٹیلون پر بیٹہین گے جب اپنی ازواج کے پاس پہرکر آوینگے یہہ کہین گے ہمکو تمہاری خوشبو آتی ہے جو پہلے نہ تہی وہ کہین گی تم بہی تو خوشبودار ہوکر آئے ہو جب تم ہمارے پاس سے گئے تہے یہہ خوشبو تمہارے پاس نہ تہی رواہ ابن ابی الدنیا موقوفاً مگر ایسے موقوف کو حکم مرفوع کا ہوتا ہے اسکے بعد منذری نے ذکر ملاقات باہمی وسواری اہل جنت کا کیا ہے پہر کہا ہے کہ جنت خیال سے باہر تجویز عقل سے حسن صفات مین اعلیٰ ہے سعد بن وقاص نے مرفوعاً کہا ہے کہ اگر ایک جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو سورج کی روشنی مثل تارون کے جاتی رہی رواہ الترمذی ؀

بیان خلود اہل جنت کا جنت مین

معاذ بن جبل نے مرفوعاً کہا ہے اے لوگو مین تمکو خبر دیتا ہون کہ بازگشت تمہارا طرف جنت کے یا نار کے ہے یہہ خلود ہے بلاموت کے یہہ اقامت ہے بلاظعن کے رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنی پہر کبہی موت آویگی نہ اسجگہہ سے کوچ ہوگا یہین ہمیشہ کا رہنا بسنا ہے اللھم ارزقنا الجنۃ ابوسعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنت والے جنت مین جاچکین گے ایک پکارنیوالا پکاریگا اب تم تندرست رہو کبہی بیمار نہوگے ہمیشہ جیتے رہو کبہی نہ مروگے جوان بنے رہو کبہی بوڑہے نہوگے چین کرو کبہی دکہہ نہ پاؤگے یہہ ہے قول اللہ تعالے کا ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جتنے آزار دنیا مین ہین جیسے بیماری موت بڑہاپا دکہہ درد یہہ جنت مین کچہہ نہوگا آرام ہی آرام ہوگا راحت ہی راحت ہوگی نعمت ہی نعمت ہوگی وللہ الحمد

بہشت انجا کہ آزارے نباشد		کسے را با کسے کارے نباشد	

دوسری روایت مین انسے مرفوعاً قصہ ذبح موت کا بصورت گوسفند آیا ہے موت کو روبروے اہل جنت ونار ذبح کرکے پکارینگے کہ یا اھل الجنۃ خلود فلا موت ویا اھل النار خلود فلا موت رواہ الشیخان معلوم ہوا مراد خلود سے دوام ہے نہ مدت دراز یہہ قول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اور انکے اصحاب کا کہ جنت باقی رہجاویگی نار ایک دن فنا ہوکر جہنم کے دروازے کہڑ کہڑ ہونگے اگرچہ موافق قول بعض صحابہ وتابعین کے ہے مگر خلاف ظاہر نظم قرآن ودلیل سنت سید ولد عدنان ہے جمہور اہلسنت کا مذہب یہی ہے کہ مراد دوام بلا فنا خلود بلا انقضا ہے ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنت والے جنت مین دوزخ والے دوزخ مین داخل ہوچکین گے موت کو لاکر سامنے جنت ونار کے ذبح کرینگے ایک منادی ندا کریگا یا اھل الجنۃ لاموت یا اھل النار لاموت اوسوقت اہل جنت کو خوشی پہ خوشی اہل نار کو

بیخ پربیخ ہوگا دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جب اللہ اہل جنت کو جنت مین اہل نار کو نار
مین داخل کر چکیگا تو ایک موذن درمیان ان کے کھڑے ہو کر یہ اذان دیگا کہ یا اھل الجنۃ لاموت
و یا اھل النار لاموت کل خالد فیما ھو فیہ رواہ البخاری ومسلم اسمین صاف فرمادیا
ہے کہ دونون فریق ہمیشہ کو جنت ونار مین رہ پڑے اب نہ موت ہے نہ فوت جنت کے
احوال مین رسالہ مثیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام ایک عمدہ کتاب ہے لائق دید
نہ قابل شنید مومن کامل کو اوسکے دیکھنے سے شوق حصول جنت کا دوبالا ہوتا ہے اعمال جنت
کی ہمت کو قوت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالی ہم سبکو جنت دے اپنے دیدار مقدس سے مشرف
فرماوے اگرچہ حال ہمارا مصداق اس مقال کا ہے ؎

نہ تو زاہد ہی مین جگہہ ملی نہ تو فاسقون سے یگانگی	تری وہ مثل ہوئی سن اے رضی نہ الی الذی نہ الی الذی

خاتمۃ الکتاب و عاقبۃ الخطاب

اب ہم اس مختصر کو جسکو ہمنے ملخص کتاب ترغیب ترہیب کا خلاصہ در خلاصہ کیا ہے آس ایک حدیث رضا
پر ختم کرتے ہین اللہ تعالی نے ہمارا خاتمہ بھی اپنی رضامندی پر فرماوے دنیا و آخرت مین ہم سے راضی
رہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم قال ان اللہ عزوجل یقول یا اھل الجنۃ فیقولون ربنا لبیک وسعدیک والخیر
فی یدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون ومالنا لاترضی یا ربنا وقد اعطیتنا
مالم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقول احل علیکم
رضوانی فلا اسخط علیکم ابدا رواہ البخاری ومسلم یعنی دن قیامت کے اللہ عزوجل
فرماویگا اے جنت والو وہ کہین گے اے رب ہمارے ہم حاضر تیار ہین ساری بہتری تیرے ہی ہاتھ
مین ہے فرماویگا تم راضی ہوئے وہ کہین گے ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم تجھہ سے اے رب ہمارے راضی نہون
حالانکہ تونے جو کچھہ ہمکو دیا ہے وہ کسی ایک کو بھی نہین دیا اللہ تعالی ارشاد فرماویگا کیا مین تمکو

اس سے زیادہ بہتر چیز بندون پہر کہیگا مین نازل کرتا ہون تمپر اپنی رضامندی خوشنودی
اب کبہی مین تمپر خفا ہونگا غصّا نکرونگا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ہمنے مانا کہ ہم سب سے
زیادہ گنہگار ہین لائق دہتکار پہٹکار ہین لکن آخر بندے تو اوسی ایک خداوند کے ہین
اوسکے رسول خاتم الانبیا رصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین ہین ہمنے سچے دل سے اللہ
تعالےٰ کلمہ طیبہ کی تصدیق کی ہے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ پر ایمان لائے ہین امت
اسلام مین داخل ہین اپنے افعال بد احوال خراب اعمال سو رکا اقرار کرتے ہین لڑکپن جوانی
مین جو کچہہ گناہ ہم سے ہوئے ہون اونکا منشا ہماری نادانی بیخبری بے علمی بدصحبتی تہی اب
ہم اون سب گناہون سے بالکل تائب ہوگئے ہین پہر اونہین جو ایسے گناہ ہونگے جنکو سوا
عالم الغیب کے کوئی بہی نہین جانتا اور وہ ابتک سب پر مستور رکہے گئے سو جب وہ ہمارے معاصی
یہان کسی پر ظاہر نہین ہوئے تو رحمت آلہی کب اسکی مقتضی ہوگی کہ یہان تو ہمیشہ ہمارے
عیبون کو چہپایا اب وہان اونکو ظاہر کریگا نہین بلکہ وہان بہی ہم اسیدِ مغفرت وستر رکہتے ہین
خدائی ببیند وحی پوشد ہمسایہ نمی بیند وحی خروشد اللّٰہم استر عوراتنا وآمن روعاتنا
رہے وہ گناہ جو ہم سے بعد جوانی کے ابتداے پیری مین ہوئے ہین خواہ کہلے گناہ تہے یا
چہپے سو جو خداوند کریم گناہان طفلی وجوانی کو بخشیگا کیا وہ معاصی پیری کو بخش نہین سکتا
ہے کہ ہم خواہی نخواہی نا اُمید ہوکر ایسے رحیم کریم غفار ستار سے بدگمانی کرین بیشک اب ہمپر
گناہ کرنا اس عمر مین نہایت بہاری ہوگیا ہے ہم نہین چاہتے کہ ہم سے کوئی خطا و قصور صادر
ہو مگر نفس وشیطان کے جال سے کسیطرح رہائی نہین ہوسکتی جب تک کہ اللہ تعالےٰ ہی مدد
نکرے دو برس سے چودہوین صدی ہجرت کی کیا شروع ہوئی ہے کہ سارے مسلمانون کا
رنگ ڈہنگ بدل گیا ہے پہلے دنیا اگر برابر ایک نقطہ کے فسق پرست گناہ دوست تہی تو اب
وہ نقطہ دائرہ ہوگیا ہے آگے دیکہا چاہئے کہ یہہ دائرہ برابر کرۂ زمین کے ہوتا ہے یا کرۂ
آسمان کے یا نفخ صور کا طالب بنتا ہے اب یہہ حالت اسلام کی ہے کہ لوگ اسلام کے نام پر

مضحکہ کرتے ہین دین لہو ولعب ٹہیر گیا ہے معاصی طاعت کی طرح محبوب ہوگئے ہین ایمانداری بد دینی کی طرح ناپسند ٹہیر گئی ہے علم کا کارخانہ بالکل باطل ٹہیر گیا جہل کا بازار گرم خوب ہو گیا اسوقت پر آشوب مین اگر کوئی شخص فقط نماز روزہ زکوٰۃ حج کو قائم رکہتا ہے اکل مال حرام سے بچتا ہے تو سمجہو کہ وہ جنید وقت شبلی زمان ہے آب وہ وقت کہان رہا کہ لوگ عبادت وزہد کو حکومت وسلطنت سے بہتر جانتے تہے خدا کے لئے پڑہتے پڑہاتے تہے علم کے پیچہے دولت پر لات مارتے تہے ہزار شخصون مین شاید دو چار یا دس پانچ فاسق بے اعتبار ہون تو ہون نہ اکثر مسلمان سیدہے سادہے سومن ہوتے تہے اظہار فسق وفجور سے شرماتے تہے اب تو ہزار مین ایک بہی متقی پرہیزگار کہین نظر نہین آتا ہے جو سیکڑون لوگون مین کوئی ایک خدا سے ڈر کر توبہ کر لیتا ہے تو اوس توبہ پر قائم نہین رہتا بلکہ اوس توبہ پر اپنی ندامت ظاہر کرتا ہی کہ ہائے افسوس مفت مین عیش برباد گیا عمر ضائع ہوئی کاش یہہ زندگی اوسی عشق وفسق مین گزرجاتی دنیا کا مزا تو کچہہ چکہہ لیتے ؎

بے غم عشق تو صد حیف زعمرے کہ گذشت		بیش ازین کاش گرفتار غمت مے بودم

یہہ کہانی غربت اسلام کثرت آثام کی طول وعرض مین کچہہ قصۂ امیر حمزہ و بوستان خیال سے کم نہین ہے کہانتک کوئی کہے اور سنے قیامت سر پہ آگئی ہے یہہ سب اوسکی نشانیان ہین فساق کو لازم ہے کہ اگر کچہہ بہی خدا سے شرم ہے تو رسالۂ بشارۃ الفساق کو پڑہ کر اپنے انجام بد سے آگاہ ہوکر سچے دل سے پکے ایمان سے توبہ نصوح کرین خدا ورسول کی طرف رجوع لاوین جو غریب غربا راہل اسلام ہین یا علما را نام اونکو چاہیئے کہ اس رسالہ عاقبۃ المتقین کو پڑہکر اللہ ورسول کے وعدۂ صادق پہ یقین لاوین اپنی مصیبت دنیا کو موجب عیش آخرت کا سمجہین اللهم لا عيش الا عيش الآخرة ؎

ہمت نگر کہ ہر ورق دفتر امید		صد پارہ کردہ ایم وبخوناب شستہ ایم

اپنی جراحت کو عین راحت خیال کرین نفس وشیطان کا دہوکا نہ کہاوین آپنے سارے حرکات

وسکنات لیل و نہار کو ہمراہ نیت صالحہ کے ایک عبادت کاملہ سمجھ لین ٥

	در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست		مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

قرآن وحدیث دونون اس بات کے گواہ ہین کہ اچھا انجام خاص اہل تقوی ہی کے لئے ہوگا قیامت کا دن گویا پرہیزگارونکی شادی کا دن ہے جسطرح کہ کفار ومنافقین و فساق کے لئے ماتم کا مہینا ہے یہہ دن جسکو دنیا کہتے ہین پہلا دن ہے اسکو بقا نہین ہے جب وہ دوسرا دن آویگا جسکو آخرت کہتے ہین تو اوسکو فنا نہو گی عقلمند وہ ہے جس نے اوس باقی کو اس فانی پر اختیار کیا ہے دنیا کو مزرعۂ آخرت سمجھا ہے اب یہہ پہلا دن تمام ہونے کو ہے تین پہر اس دن کے امم سابقہ کو ملے ہمنے اپنی دوکان وقت عصر کے پچھلے پہر مین کھولی ہے ہم جو کچھہ کما لین وہی غنیمت ہے ورنہ پھر بجز حسرت وافسوس کے کچھہ بھی ہاتھہ نہ لگے گا سودا اگر چڑھ جاویگا اللہ تعالے ہم سب غرباء کو ایسی توفیق بخشے کہ مطابق اس کتاب اور اسکی بڑی بہن بشارۃ الفساق کے عمل کرین اب تک جو کچھہ ہم سے غفلت یا ہوشیاری خواب یا بیداری مین سرزد ہوا ہے ہم اوس سب سے بصدق دل وزبان تائب ہین نئے سر سے ایمان کا کلمہ پڑھکر صراط مستقیم پر قائم ہونا چاہتے ہین اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین امین یا ارحم الراحمین غرۂ رجب ۱۳۰۱ھ ہجری کو یہہ رسالہ آغاز ہوا تھا آج منگل کے دن قبل مغرب بعد عصر کے اونیس دن مین بتاریخ نوزدہم رجب سنہ صدر ختم ہوا وللہ الحمد ختم اللہ لنا بالحسنیٰ واذا قنا حلاوۃ رضوانہ لا سنی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین و علی الہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ٭

تمت

خاتمۂ عاقبۃ المتقین از حافظ محمد خان شہیر افتخار الشعرا

میر صدیق حسن خان بہادر بخدا
تیرے نیروے بیان زورِ قلم کی کیا بات

قید تقریر سے باہر ہے ترا ضبطِ ثنا
ضبطِ تحریر سے خارج ہے تری قیدِ صفات

سب سے اعلےٰ ترا رتبہ ہے معظم تری شان
سب سے ارفع ترا پایہ ہے مکرم تری ذات

نسخۂ علم کی تشریح ہے تیری تقریر
مصحفِ خلق کی تفسیر ہین تیری عادات

صرفِ اخلاق حکیمانہ ہے تیرا ہر وقت
وقفِ انعام کریمانہ ہے تیری ذرات

تیرے ادنیٰ سے گدا کو یہہ غنا حاصل ہے
گنج قارون بھی جو ہاتھ آئے تو ہارے اکلات

علم کہتا ہے ترے سامنے یون چلا کر
بیکسی ہین ہے مری شرم تو مولی ترے ہات

خوب دیکہا ہے کہ شاہی سے فزون ہے تجھکو
رکھدین آگے ترے لاکر جو قلم اور دوات

ہین ترے لطف ادا حسن اشارت کے ثنا
کیا ہی مطبوع و دلاویز لکھی ترغیبات

کبھی دیکھی یہہ ادا اور نہ یہہ رنگ یہہ ڈہنگ
نہ یہہ انداز بیان اور نہ یہہ لطفِ نکات

مومنین اسکو کرین دیکھکے تقویٰ حاصل
متقین اسکو کرین دیکھکے ضبطِ اوقات

علم کے ساتھہ عبارت کا ہے یون ہنگامہ
نکلے جسطرح کسی عاشقِ بے دل کی برات

یا وہ علم سے یون ہے تری آوازِ قلم
جسطرح سامنے مہجور کے گائین برسات[1]

دیکھئے بھیجتے ہین چھاپکے صوفی کب تک
نہ مری جان کو آرام ہے نہ دلکو ثبات

ختم کرتا ہے دعائیہ یہ اب مدح طراز
تیرے اوصاف کہان اور کہان میری بات

ہے دعا سنج ترا والۂ اخلاق شہیر
کامگاری تری تا حشر ہو اور تیری حیات

اور خواہش ہے کہ اے آلِ رسولِ عربی
روزِ محشر مین اوٹھون اور چلون تیرے سات

[1] برسات بترکیب ہندی بمعنی وصل یار است ۱۲

خاتمۃ الطبع کتاب عاقبۃ المتقین از سید جمیل اللہ احمد سہوانی

حمد خالق کی اور میرا موہنہ	ہے بڑی بات اور چھوٹا موہنہ
نعت لکھنے کا اے قلم دعوی	او سیہ کار تیرا کالا موہنہ

اما بعد اہل ایمان کہ ہر ہین اور ہر آئین ارباب التقوی سے کہدو ذرا قدم بڑہائین شایقین دیکہین حاضرین سنین کہ یہہ کتاب رشادت ماب رہبر ستودگی اعمال فرمدای شائستگی افعال توشۂ آخرت سراپا خیر و برکت مفسر احکام کتاب و سنت مبشر حسن عاقبت وجنت دلیل جادۂ پرہیزگاری وکیل آمرزش و رستگاری باعث ازدیاد ایمان و یقین موسوم بہ **عاقبۃ المتقین** متعنا اللہ بہا و سائر المسلمین چکیدہ خامۂ عنبر شمامہ مہر سپہر بختیاری گوہر درج نامداری بحر زخار اقبال ابر دریا بار نوال کوہ وقار گردون افتخار بانی آئین عدل گستری موجد قوانین رعایا پروری معدن علم مخزن حلم خدا شناس اتقا اساس رافع اعلام دین و ملت قامع بنیان شرک و بدعت نواب والا جاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خان** بہادر دام لہ المجد و التفاخر مطبع خلائق مرجع نیکنام زنام مفید عام نام واقع میو سواد اکبر آباد مین بحسن اہتمام و خوبی انتظام خان والا شان لیاقت نشان منشی محمد احمد خان صوفی کے طبع ہوکر کحل الجواہر عیون آفاق ہوئی اور مسرت بخش قلوب مشتاق ہ

ہر سخن کہ اندر پس آن پردہ نہان بود	گوئی ہمہ از پردہ بیکبار بر آمد

اس کتاب کی صفت کا دعوی تو محض لن ترانی ہے نہ میری زبان مین گویائی ہے نہ قلم مین روانی ہے لیکن اقتضائے نمکخواری سے چپ بہی نہین رہ سکتا ہون کم سے کم اسقدر تو کہہ سکتا ہون کہ ہر نسخہ شائستگی اعمال بایستگی افعال کے لئے اکسیر ہے تعلیم اتقا و زہد و ورع مین خود ہی اپنا نظیر ہے مؤلف دام اقبالہ نے چشم یقین سے دکہا کر ثابت کر دیا کہ لطف زندگی پرہیزگاری سے

ہے کیفیت حیات دینداری سے ہے فاسقون نے نہ زندگی کا مزہ اوٹھایا نہ فاجرون نے حیات کا ثمرہ پایا تقوی عجیب نعمت ہے وکیل مغفرت کفیل جنت ہے جنکے ولمین پہ پرہیزگاری ہے آخرت مین اونهین کو رستگاری ہے پرہیزگارون پہ ہردم نزول رحمت باری ہے فاسقون کا کیا دہر سب اکارت ہے دارین مین اونکو ذلت و خواری ہے ؎

فضل و نادانئ ماہست درین رہ یکسان		انچہ خواندیم عبث انچہ نخواندیم عبث

اس نامہ ہدایت اثر مین علاوہ مضامین پسندیدہ کے عبارت سادہ پرکار مین ایک اثر خاص ہے یہہ امر حضرت مؤلف عم فیضہ کا شاہد عدل صدق گواہ صادق اخلاص ہے بندش الفاظ پر اہل ادب کا دل لوٹتا ہے نزاکت معانی کے ہر جی پر چوٹ ہے فصاحت دلنشین ہے سلاست قابل آفرین ہے ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم		کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

خداوند کریم اسکے پڑہنے سننے والونکو نفع عاجل و آجل بخشے مؤلف نامدار کو دین و دنیا کے مراتب حسن عاقبت عطا کرے ع این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

قطعہ تاریخ

اے امیر الملک سب کہتے ہین ظل اللہ تجھے — ہے خطاب ایسا ہی شایان شہریارونکے لئے

یون تری دریا دلی سے اہل عالم کو ہے فیض — نفع ہے بارش سے جیسے کشتکارونکے لئے

ہو گئی تجھہ تک رسائی لائے شکرانہ ہین اب — گنج باد آورد خسرو جو بدارونکے لئے

دعوی نظم و نسق اکبر کو کب زیبا ہوا — یہہ تو شایان ہے ترے کچھہ اہلکارونکے لئے

کیا کرین تیرا زمانہ ہے کرین کیونکر شکار — پیستے ہین دانت شیر اپنے شکارونکے لئے

عام ہے تیری نگاہ لطف یون عالم کے ساتھہ — شفقت مادر ہو جیسے شیرخوارونکے لئے

تیرا جلوہ یون مسرت بخش ہے مخلوق کو — ہو ہلال عید جیسے روزہ دارونکے لئے

تو ہے یون عزت دہ نام آوران روزگار — مہر جیسے باعث تنویر تارون کے لئے

شہرتا دارائی دلوت مین کیون نہ اعدا کے لئے — تیغ ہے مردے ہوتے ہین موزون مزارونکے لئے

ہے ہزارونکو تمتع ایک تیری ذات سے — ایک تیری ذات ہے گویا ہزارونکے لیے
بے طلب دینا فزون امید سے ہمیز وکار — ہے کرم اتنا تو مجھ سے ہیچکارون کے لیے
تجھکو پروا ہے خوشامد کی نہ بدگوئی کا خوف — ہے بلند و پست یکسان شہسوارونکے لیے
ایک پر کیا منحصر ہے باعث رونق ہے تو — علم و دین و دولت و اقبال چارونکے لیے
یون سیادت ہے ترے آفاق مین مانی ہوئی — جون خلافت تھی مسلّم چار یارون کے لیے
اسطرح وابستہ تیرے عہد سے ہے علم و فضل — جسطرح مخصوص ہے اُردی بہارونکے لیے
یون قلم بیچین ہے لکھنے کو تیرے ہاتھ مین — جسطرح گلگون سواری مین ترارونکے لیے
واہ کیا بیمثل یہ نامہ لکھا تو نے کہ ہے — رہنمائے راہ تقوی دین شعارونکے لیے
کردیا ثابت دلائل سے بصد خوبی کہ ہین — عاقبت کی خوبیان پرہیزگارونکے لیے
غافلون کو ہے معلم از پے حسن عمل — ہے رفیق ہوش افزا ہوشیارونکے لیے
ہے مبرہن سنت و قرآن سے نافع کیون نہو — مایہ دار علم کو بیمایہ دارون کے لیے
اوسکے الفاظ اہل معنی کو وہ لطف انگیز ہین — بادۂ پر کیف جیسے مے گسارون کے لیے

یون لکھو مصرع سال طبع تم اسکا جمیل
ہے یہ حسن عاقبت پرہیزگارونکے لیے
۱۳ ھ ۲

صحت نامہ عاقبۃ المتقین

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۱۰	منتظرہ	منتظر	۱۹	۲۱	بہن	ہیں
۳	؍؍	بہی	ہی	۲۲	۱۳	چڑنا	چڑتا
۴	۱۳	ابمان	ایمان	۲۲	۱	گو	گویا
؍؍	۱۴	آجباتا	آجاتا	۲۹	۸	بیں	ہیں
؍؍	۱۶	دنیا	دینا	۳۲	۱۰	سینے	اپنے ہاتھوں اور گفتگو
؍؍	۱۷	نتشہد	تتشہد	۳۳	۱۷	حدمث	حدیث
؍؍	؍؍	اللہ	الہ	۳۵	۱۵	یاک	پاک
۵	۶	حب	عجلت	۳۶	۹	نادوینا	لادوینا
؍؍	۱۵	ہے	ہے	۳۷	۱۳	البقّاع	البقاع
۷	۷	حنیفا	حنیفًا	۴۴	۱	ہیں ہے	ہیں بھی
۸	۱۶	یغزنک تقلب	ولا یغزنک تقلب	۴۵	۹	مسعود	سعود
۱۲	۱۵	گناہ	اجر	۴۶	؍؍	پچیس	پچیس
۱۳	۳	اوسکے	انشا اوسکے	۵۰	۵	مرنوعا	مرفوعا
۱۵	۴	الآاثار	الآثار	۶۵	۲	سب سے	سب سے بہتر
؍؍	؍؍	افتفائہم	اقتفائہم	۶۷	۱۲	سلیان	سلمان
۱۷	۵	ہوج	عوج	۶۸	۵	سنیحر	سنیچر
۱۸	۸	علم بہی	عالم بہی	۶۹	۱۱	آیا ہے	آتا ہے
۱۹	۱۱	فقیہہ	فقیہ	۷۰	۱	وار	دار

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۰	۱۹	سے	اجر سے	۹۹	۱۸	حضرت موت	[illegible] موت
۷۱	۱۱	جالی	جابلی	۱۰۱	۱	سہیل	سہیل
[illegible]	۱۲	رر	رر	۱۰۵	۷	تغزا	تغزا
۷۴	۱۰	صدقے	صدقہ	۱۰۷	۱۰	سناق	شناق
[illegible]	۱۷	ف	رواہ ابن خزیمۃ	۱۱۴	۶	ودبارہ	[illegible]
۷۵	۳	بحید	بیجید	۱۱۴	۱۵	راشد بن سعد	راشد بن سعد
۷۶	۱۰	الترمذی	الطبرانی	۱۱۵	۹	نوات آشنہ	[illegible]
۸۱	۳	جب	جب اپنے	۱۱۵	۱۰	یاد روت	[illegible]
رر	۱۰	بہی	ماہی	۱۱۸	۱۳	حباتے	بناتے
۸۲	۱۲	لنبا	لنبا سا بانا	رر	۱۹	گانے سے	[illegible]
۸۴	۳	آدمی	بہت آدمی	۱۲۳	۵	مختصر	مختصر
رر	۱۴	مہبطا	منہبطا	۱۲۶	۴	المخازق	المخارق
رر	رر	مشغول	مشغول	۱۲۸	۱۹	مونہہ پر	مونہہ
[illegible]	۱۵	مجہند	مجتہد	۱۲۹	۱۸	پہنچی	پہنچی
۹۵	۵	انکو	اونکو	۱۳۱	۷	الا	لا
[illegible]	۱۰	حدیث	حدیثیں	۱۳۳	۱۳	خلق	خلق کے
[illegible]	۱۹	ملیبہ	ملبیہ	۱۳۵	۲	کیاکرو	[illegible] کرو
۹۶	۱	انکی	اونکی	۱۳۶	۱۱	یہہ	وہ
[illegible]	۷	انکا	اونکا	۱۳۸	رر	المسلم	المسلم
۹۸	۱۹	اپنی	ابہی	۱۴۴	۱۷	دواعہ	وداعہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا
۱۴۸	۱	پونچھہ	پوچھہ	۲۱۷	۴	سرپا
״	۱۳	لیے اللہ	اللہ	״	۱۲	خزاغی
۱۵۰	۳	خرام	حزام	״	۱۸	انس ہین
״	۱۳	کرا ویگا	کرا ویگا	۲۲۲	۱۴	رحمت پر
۱۵۳	۱۴	کود	کرو	۲۲۶	۶	الھوم
۱۵۷	۱۸	کہ	تاکہ	۲۲۸	۲	فقرا رمین
۱۵۸	۱۷	اونسے	اوسنے	״	۱۷	انہین کا
۱۶۲	۹	دلیل الطالب	ہدایۃ السائل	۲۴۲	۴	بہزین
۱۶۷	۱۸	اصراء	آمَراء	۲۴۳	۲	لے
۱۶۸	۵	یعلی	یعلی والطبرانی	۲۵۴	۹	لنصر
۱۷۳	۲۰	ہوجاتی	ہوتی	۲۵۳	۴	سب ہی
۱۷۴	۱۱	باہم بھڑکانے	بھڑکانے باہم	۲۵۵	״	شفاعت
۱۸۱	۱	کہ فلان	کہا فلان	—	—	—
۱۸۲	۸	پرست	بت پرست	״	۲۰	الو
۱۸۳	۱۸	الصّلٰة	الصِّلۃ	۲۶۲	۸	طرب گر
۲۰۹	۶	گئی ہے	گئے	۲۶۳	״	جنتی
	۱۹	ابویعلی	ابولیلی	۲۶۶	۲	گرم خوب
۲۱[illegible]	۲۱	العقل	الفعل	۲۶۸	۱۷	والہ